دواء القلب القاسی

بتذکیر الموت للناسی

طبع فی مطبع مفید عام الکائن
فی بلدۃ اکبر آباد
سنہ ١٣٠٥ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوھم ایھم احسن عملا والصلوٰۃ والسلام علی خیر
خلقہ محمد وآلہ وصحبہ لا ینبغی بعدہ لا **امابعد** یہ ایک تحریر مختصر ہے بیان مین موت
وجنازہ وقبر کے اس زمانہ آخر مین بسبب غربت اسلام کے لوگون نے یاد کرنا موت وبرزخ کا ترک
کردیا ہے اگرچہ رات دن سیکڑون مرد عورت کو مرتے دیکھتے ہین لکن اپنی موت کسی کو ہرگز یاد نہین
آتی بلکہ سختی دل کی اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ابھی مردہ کی جان بھی نہین نکلی ہے حالت احتضار
ہے کہ اوسکی جگہہ کے طالب ہوتے ہین خواہ نوکری چاکری ہو یا کوئی اور حق واجب الاخذ یہہ
سب نشانی ہے اس بات کی کہ ایسے شخص کا دل سخت ہوتا ہے دل کی سختی سے انسان کا غالبًا خاتمہ
بالخیر نہین ہوتا اس نگارش مین چند احادیث وآثار وغیرہا کا ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ طالب نجات اوسپر
مطلع ہو کر اپنی جان پر رحم کرے اور حالت ایمان پر مرنے کی فکر کرے کیونکہ موت کا وقت کسی کو
معلوم نہین ہے اور کچھہ بیمار ہونے اور حرب وضرب کرنے پر بھی منحصر نہین ہے بہت سے

دلوگ اچھے بھلے تندرست کہاتے پیتے یکایک مرجاتے ہین جنکی عمر بظاہر لائق مرنے کے نہین ہوتی ہے اور بہت سے آدمی بیمار پڑکر جان دیتے ہین پہر وہ بیماری بہی طرح طرح کی ہوتی ہے اور مدت بھی اوس مرض کی مختلف ہوا کرتی ہے کوئی ذرا سا بیمار ہوکر سفر آخرت کرجاتا ہے کوئی مہینون بلکہ برسون پاؤن رگڑتا ہے بہرحال کیفیت موت کی حق مین ہر بندہ کے جدا ہے اور کمیت امراض کی واسطے ہر شخص کے علحدہ ہے سب سے بہتر موت اوس شخص کی ہے جو راہ خدا مین مرتا ہے اور اس دار فانی سے ایمان واخلاص پر اوٹھہ جاتا ہے سو یہ بات ہر کسی کو حاصل نہین ہوتی ہے مظنہ اس سعادت کا اوسی شخص کے حق مین ہے جو موت کو اکثر یاد رکہتا ہے اور اوسپر اثر اس یاد کا نمایان ہوتا ہے ورنہ یون تو ہر بشر کو موت کا الیقین ہے لکن جبکہ نتیجہ اوسکا کچہہ نہ نکلا تو پہر یہ یقین کوئی نفع نہین دیتا بلکہ موجب قساوت قلب کا ہوجاتا ہے ونعوذ باللہ منہ

مقدمہ

حدیث سہل بن سعد مین آیا ہے کہ ایک مرد حضرت کے صحابہ مین مرگیا اصحاب اوسکی ثنا وصفت کرنے لگے اور اوسکی عبادت کا ذکر کیا حضرت خاموش تھے جب وہ چپ ہولئے تب حضرت نے فرمایا ھل کان یکثر ذکر الموت کیا وہ موت کا بہت سا ذکر کیا کرتا تہا کہا نہین فرمایا فھل کان یدع کثیرا مایشتھی یعنی کیا وہ بہت سی اپنی خواہش کی چیزین چہوڑ دیتا تہا کہا نہین فرمایا مابلغ صاحبکم کثیرا مما تذھبون الیہ یعنی نہین پہنچا یار تمہارا بہت اون چیزکو جدہر تم جاتے ہو رواہ الطبرانی باسناد حسن انس کہتے ہین صحابہ نے سامنے حضرت کے ایک شخص کی عبادت واجتہاد کا ذکر کیا فرمایا کیف ذکر صاحبکم الموت یعنی یہ تو کہو کہ وہ موت کی یاد کرنے مین کیونکر تہا کہا ہمنے نہین سنا کہ وہ ذکر موت کرتا ہو فرمایا لیس صاحبکم ھناک رواہ البزار یعنی جیسا تم اوسکو سمجھتے

وہ ویسا نہین ہے ولہذا حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ ایک مرد انصاری نے کہا تہا ای رسولخدا من اکیس الناس واحزم الناس یعنی بڑا عقلمند ہوشیار آدمی کون ہے فرمایا اکثرہم ذکرا للموت واکثرہم استعدادا للموت اولئک الاکیاس ذہبوا بشرف الدنیا وکرامۃ الاخرۃ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الموت والطبرانی فی الصغیر باسناد حسن ورواہ ابن ماجۃ مختصرا باسناد جید یعنی جو موت کو بہت یاد کرے اور موت کے لئے خوب سی طیاری کرے وہی لوگ بڑے ہوشمند وچالاک ہین دنیا وآخرت کی خوبی وبزرگی لے گئے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا ای الموصنین اکیس کون ایماندار بڑا دانا ہے فرمایا اکثرہم للموت ذکرا واحسنہم لما بعدہ استعدادا اولئک الاکیاس ورواہ رزین فی کتابہ ایضا یعنی جو موت کا ذکر بہت کیا کرتا ہے اور مابعد موت کے لئے خوب سی مستعدی رکہتا ہے وہی بڑا دانشمند دور اندیش ہے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو لازم ہے گو وہ کیسا ہی عابد مجتہد متقی ہو کہ موت کو نہ بہولے بلکہ اوسکا ذکر دل مین اور محفل مین اکثر کیا کرے اس ذکر سے اوسکو اپنی موت بہی آتی رہیگی اور دوسرون کی موت سے عبرت بہی حاصل ہوا کریگی اور یہ یاد اوسکو دنیا مین زاہد اور آخرت مین راغب بنائیگی اور سبب حسن خاتمہ کی ہوگی انشاء اللہ تعالی جو کہ مجکو مقصود لکہنے سے اس رسالہ یاد دلانا موت وجنازہ وبعض احوال قبر ونحوہا کا ہے لہذا نام اس تذکرہ کا **دواء القلب القاسی بتذکیر الموت للناسی** رکہا ہے

باب ۱

اسمین یہ ذکر ہے کہ موت کا بہت سا یاد کرنا اور اوسکے لئے طیار ہونا مستحب ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اکثروا ذکر ہادم اللذات یعنی الموت رواہ ابن ماجۃ والترمذی

وحسنہ والطبرانی باسناد حسن یعنی اے لوگو تم بہت یاد کرو اوس چیز کو جو کاٹنے والی ہے
لذتون کی یعنی موت ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ فانہ ماذکرہ احد
فی ضیق الا وسعہ ولا ذکرہ فی سعۃ الا ضیقہا علیہ یعنی یہ موت وہ شئ ہے کہ جو کوئی اسکو
تنگی مین یاد کرتا ہے تو یہ اوسکو کشادہ کردیتی ہے اور اگر کشایش مین یاد کرتا ہے تو اوس کشادگی
کو اوس شخص پر تنگ کردیتی ہے مین کہتا ہون پہلا اثر حق مین دیندار کے ہے اور دوسرا اثر
حق مین دنیادار کے اور دونون اثر نافع ہین ولله الحمد اسی مضمون کو بزار نے انس سے رفعاً
باسناد حسن روایت کیا ہے ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے فانہ ماکان فی کثیر الا قلاوالا
قلیل الا اجزاہ رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنی موت کے ذکر سے بہت چیز تہوڑی
ہوجاتی ہے اور تہوڑی چیز بہت حدیث ابوذر مین آیا ہے کہ اونہون نے حضرت سے پوچہا تہا
کہ صحف موسی مین کیا تہا فرمایا سارے مضامین عبرت کے تہے عجبت لمن ایقن بالموت
ثم ھو یفرح عجبت لمن ایقن بالنار ثم ھو یضحک الحدیث رواہ ابن حبان یعنی
تعجب ہے اوس شخص سے جسنے کہ یقین کیا موت کا پہر وہ خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اوس شخص
سے جسکو یقین ہوا آگ کا پہر وہ ہنستا ہے ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت اپنے مصلے پر
آئے لوگون کو دیکہا کہ وہ گویا دانت نکالے ہنستے تہے فرمایا اگر تم ہادم لذات کو بہت سا یاد کرتے
تو وہ تمکو اس ہنسی سے مشغول کردیتی تم اسکو بہت سا یاد کیا کرو کیونکہ قبر پر کوئی دن نہین آتا ہے
لکن وہ اوس دن مین گفتگو کرتی ہے کہتی ہے مین ہون گہر غربت کا مین ہون گہر تنہائی کا مین
ہون گہر خاک کا مین ہون گہر کیڑون کا پہر جب بندۂ مومن دفن ہوتا ہے تو قبر اوس سے یہ
بات کہتی ہے مرحبا واہلا جو لوگ میری پشت پر چلتے تہے تو اونمین سب سے زیادہ مجکو پیارا تہا
اب جو آج کے دن مجکو تجہپر قابو ملا ہے تو سیر ابرتاؤ اپنے ساتہہ دیکہے گا پہر مد بصر تک کشادہ ہوجاتی

ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولدیا جاتا ہے اور جب بندۂ فاجر یا کافر دفن ہوتا ہے تو قبر اوس سے یہ بات کہتی ہے کہ جو لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے تو اون سب مین مجکو سب سے زیادہ دشمن تہا آج کے دن جو مین تیری والی وارث ہوئی تو اب تو میرا برتاو اپنے سانہہ دیکہے گا پہر وہ اوسپر اسطرح ملجاتی ہے کہ اوسکی پسلیان تتر بتر ہو جاتی ہین حضرت نے اپنی بعض اونگلیان بعض مین داخل کر کے بتایا اور فرمایا ستر تنین یعنی اژدہے مقرر ہوتے ہین کہ اگر ایک بہی اونمین کا زمین مین پہونک مارے تو زمین کوئی چیز نہ اگائے جب تک کہ دنیا باقی ہے وہ سانپ اسکو نوچتے کسوٹتے ڈستے ہین یہانتک کہ نوبت حساب کتاب کی آلئے پہر فرمایا انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب والبیھقی اس حدیث سے تفرقہ انجام مومن و فاجر کا معلوم ہوا ایمان و فجور کے مقابلہ سے یہ بات بہی نکلی کہ مراد مومن سے اس جگہہ عامل صالح ہے اور فاجر سے فاسق پہر انجام فاسق و کافر کا ایک سا بتایا اس سے یہ ثابت ہوا کہ فسق کا رشتہ کفر سے نزدیک ہے اور ایمان سے دور اگرچہ فاسق مرتکب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا مانا کہ خلود نہوا دوزخ مین جانا تو مقرر رہا یہ بلا کیا کم ہے اللھم اغفر احدیث عثمان یا عمار مین فرمایا ہے کفی بالموت واعظا رواہ الطبرانی یعنی اگر کوئی شخص نصیحت و عبرت پکڑنا چاہے تو اوسکو موت واسطے اس کام کے کفایت کرتی ہے موت کو یاد کرے سب عیش آرام دنیا کا بہول جائیگا کسی لذت و حلاوت کا مزا نپائیگا کسی اور واعظ کی کیا حاجت ہے اگر سمجہہ ہووے ۵

کز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنی	٦	بجامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی

براء بن عازب کہتے ہین ہم ایک جنازہ مین حضرت کے ساتہہ تہے کنارۂ قبر پر خوب سا روئے یہانتک کہ مٹی تر ہو گئی پہر فرمایا ای بہائیو لمثل ھذا فاعدوا رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن

یعنی اس جیسے دنکے لئے طیاری کرلو مرآد طیاری سے یہی عمل صالح کرنا ہے جو کہ سبب نجات کا
عذاب قبر وآخرت سے ہو ابن عمر کہتے ہاین حضرت نے میرے دوش کو پکڑ کر فرمایا کن فی الدنیا
کانک غریب او عابر سبیل یعنی رہ دنیامین جیسے کوئی غریب یا راہ کا مسافر ہوتا ہے
الحدیث رواہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے وعد نفسک فی اصحاب
القبور یعنی اپنی جان کو قبر والونمین گن لے ابن عمر کہتے تھے توجب شام کرے توصبح کی راہ
ندیکھہ اور جب صبح کرے توشام کی راہ ندیکھہ اپنی صحت سے مرض کے لئے اور اپنی حیات سے موت کے
لئے کچھہ لیلے رواہ البخاری ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا فانک لاتدری یا عبد اللہ ما
اسمک غدا یعنی اے عبداللہ کل تجکو معلوم نہوگا کہ تیرا نام کیا ہے یعنی ہر شخص ہول قبر سے ایسا
ہوش وحواس باختہ ہوگا کہ اپنا نام تک بہی بہولجائیگا معاذ نے کہا تہا ای رسول خدا مجھے
کچھہ وصیت کرو فرمایا اعبد اللہ کانک تراہ واعدد نفسک فی الموتی رواہ
الطبرانی باسناد جید یعنی عبادت کر اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے اور گن لے جان
اپنی مردونمین اسمین ارشاد ہے طرف اخلاص عمل اور یاد مرگ کے ایکبار ابن عمر گہر کی دیوار پر مٹی
لگاتے تہے حضرت کا گزر ہوا فرمایا یہ کیا ہے کہا اس دیوار کو درست کرتا ہون فرمایا الامر اسرع
من ذلک رواہ ابوداؤد والترمذی وصححہ وابن ماجۃ وابن حبان یعنی موت اس سے
بہی زیادہ ترشتابکار ہے یعنی کہین یہ نہو کہ دیوار درست ہونے نپائے اور موت آپکڑے
تم کس شغل مین پہنسے ہو ابن مسعود کہتے ہاین حضرت نے ایک خط مربع کہینچا اور ایک خط
اوسکے بیچ مین پہر اور خطوط خرد گرد اوسکے پہر فرمایا یہ انسان ہے یہ اوسکی اجل ہے جو اوسکو
کہیرے ہوئے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے یہ اوسکی امید ہے اور یہ چہوٹی لکیرین اوس کے
اعراض ہین اگر یہ خط چوک گیا تو دوسرے نے نوچا اور اگر وہ چوکا تو اسنے نوچا رواہ البخاری

واھل السنن یعنی اجل ہرچہار جانب سے اوسکو محیط ہے اب وہ کس طرح موت سے بچ سکتا ہے ایک جانب سے اگر بچ گیا تو اور جوانب سے تو نہین بچ سکیگا سہنداوسکے طول امل کو دیکھو کہ اجل سے آگے بڑھا ہوا ہے ٥

بازی خور روزگار بودم ہمہ عمر بی مایہ بفکر سود ماندم ہمہ جا	از بخت امیدوار بودم ہمہ عمر بی وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے قیامت قریب آئی اور لوگون کی حرص دنیا پر بڑھتی جاتی ہے اور وہ اللہ سے زیادہ تر دور ہوتے جاتے ہین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی عمر گھٹتی ہے اور گناہ بڑھتے ہین مگر کچھہ فکر وخیال نہین دوسرا لفظ عبداللہ کا رفعاً یہ ہے الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک رواہ البخاری یعنی جنت ودوزخ تمسے تسمۂ پاپوش سے بھی زیادہ تر قریب ہے مراد اس سے قرب اجل ہے کیونکہ مرتے ہی حال جنتی ودوزخی ہونے کا معلوم ہو جاتا ہے دفن ہونیسے پہلے ہی انجام کار کھل جاتا ہے ابوہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ جلدی کرو عمل کرنے مین فتنون پر جیسے ٹکڑے کالی رات کے صبح کریگا مرد مومن ہوکر اور شام کریگا کافر ہوکر اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر اپنا دین ذراسے سامان دنیا کے لئے فروخت کر دیگا رواہ مسلم اس ہمارے زمانہ آشوب نشانہ مین مصداق اس حدیث کا بخوبی موجود ومشہود ہے یہ معجزہ ہے رسول خدا صلعم کا کہ جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا حدیث انس مین فرمایا ہے کہ اللہ جب کسی بندہ کے ساتھہ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اوسکو کام مین لیتا ہے پوچھا کیونکر فرمایا مرنیسے پہلے توفیق عمل صالح کی دیتا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما اس سے معلوم ہوا کہ جو بد مرنیسے پہلے نیک ہوکر مرے وہ مغفور ہوتا ہے ٥

آدمی ز انچشم حال نگر	ازخیال پری و دی بگذر

ف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اعذر اللہ الی امرئٍ اخر اجلہ حتی بلغ ستین سنۃ رواہ البخاری یعنی طے کر دیا اللہ نے عذر اوس شخص کا جسکی اجل مین دیر کی یہانتک کہ وہ ساٹھہ برس کو پہنچا سہل کا لفظ مرفوع یہ ہے من عمر من امتی سبعین سنۃ فقد اعذر اللہ الیہ فی العمر رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما یعنی مرد ہفتاد سالہ منقطع العذر ہوجاتا ہے ؏

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو	رندی و خراباتی در عین شباب اولی

ولہذا حدیث ابی ہریرہ مین اوس شخص کو جسکی عمر بڑی اور عمل اچھا ہو خیار فرمایا ہے رواہ احمد وابن حبان والبیہقی ابوبکرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا ای رسول خدا کون آدمی بہتر ہے فرمایا من طال عمرہ وحسن عملہ پوچھا کون بدتر ہے کہا من طال عمرہ وساء عملہ رواہ الترمذی وصححہ والطبرانی باسناد صحیح والحاکم والبیہقی ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی موت کو ہر دن بیس بار یاد کریگا اوسکا حشر ہمراہ شہیدون کے ہوگا بہر حال یاد کرنا موت کا مورث انزعاج خاطر و طلب خروج اس دار فانی سے اور باعث توجہ کا ہر لحظہ طرف دار باقی کے ہوتا ہے اسجگہ کوئی انسان دو حال سے خالی نہین ہوتا یا تو ضیق و نقمت مین ہوتا ہے یا سعت و نعمت مین سوان دونون حالت مین اوسکو حاجت ذکر موت کی ہوتی ہے کیونکہ اس ذکر سے صعوبت شدت اور غفلت نعمت مین خفت آجاتی ہے بعض نے کہا ہے کہ ذکر موت مین قصر امل و انتظار اجل ہوتا ہے موت کے لئے نہ کوئی نفس معلوم ہے اور نہ مرض معلوم اور نہ زمن معلوم اسلئے ہوشیار لوگ پہلے سے اوسکے لئے طیاری کرتے ہین اور کمر بستہ مستعد ہو رہتے ہین **حکایت** یزید رقاشی رحمہ اپنے نفس کو عتاب کرتے اور کہتے تہے

افسوس ہے تجھپر اے نفس بعد موت کے کون تیری طرف سے نماز پڑہیگا کون روزہ رکہیگا
اسی طرح اور خطابات کرتے پہر کہتے اے لوگو تم اپنی جانوں پر باقی عمر مین گریہ وزاری نہین کرتے
بہلا جسکا وعدہ موت اور جسکا گہر قبر اور جسکا فراش خاک نمناک اور جسکا مونس کرم ہو اور
خوف فزع اکبر اوسکو ہلا دے وہ کب نیند کا مزہ لیسکتا ہے ۵

اسراق یتقلب فی قلق	فکان تقادا مضجعہ

عمر بن عبد العزیز رح علماء کو جمع کرکے ذکر موت واہوال قیامت وسوء حساب وپل صراط کا سنتے
پہر کوئی او نمین بہانتک رو تا کہ گویا سامنے اوسکے جنازہ رکہا ہے **حکایت** سفیان
ثوری جب موت کو یاد کرلیتے تو کئی دن تک کہانا پینا چھوٹ جاتا کوئی کچھ پوچھتا تو کہتے مین
نہین جانتا یوسف بن اسباط جب ساتھ کسی جنازے کے جاتے تو قریب ہوتا کہ مرجاتے
لوگ اونکو نعش پر ڈالکر گہر لاتے محمد لفاف کہتے تہے یاد موت مین تین چیزین حاصل ہوتی
ہین تعجیل توبہ قناعت نفس نشاط عبادت اور نسیان موت سے تین باتین ملتی ہین تاخیر توبہ
وحرص دنیا اور کسل طاعت مین سو تم سکرات وغمرات وحرارت وصعوبت موت مین فکر کیا کرو
کہ یہ مفرح قلوب ومبکی عیون ومفرق جماعات وہاذم لذات وقاطع امنیات ہے ۵

نصیبک مما تجمع الدہر کلہ	رداوان فیہما وحنوط

وقال آخر ۵

انظر لمن ملک الدنیا باجمعہا	ہل راح منہا بغیر القطن والکفن

حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے تہے اے لوگو تم وہ قوم نہو جنکو آرزوون نے ہلاک کردیا ہے وہ
دنیا سے بے حسنہ کے نکلے او نمین کا کوئی شخص یہ بات کہتا ہے کہ مجکو اپنے رب کے ساتھ حسن
ظن ہے حالانکہ وہ جہوٹا ہے اوسکو اگر اللہ کے ساتھ نیک گمان ہوتا تو وہ اچہا عمل طریقہ

راستی پر کرتا کما اشار الیہ قولہ تعالیٰ وذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم الآیہ
بقیہ بن ولید اپنے اخوان کو خط لکہتے کہ دیکہو تم غرور سے بچو کہین یہ نہ کیجیو کہ امید وار لقاء وطول عمر
ہوکر سیئات مین پہنس جاؤ اور اللہ پر تمنا ہی امانی کرو یہ کام کرنا آہن سرد کا کوٹنا اور ہوا کا
مٹہی سے ناپنا ہے بلکہ اللہ کے لئے اتنا قیام کرو کہ تمہارے پاؤن سوج جائین الذین
یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم الآیہ حضرت نماز شب مین اتنا قیام کرتے کہ
پاؤن پر ورم آجاتا جب کہا تو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا **ف** جسطرح یاد کرنا موت
کا مستحب ہے اسی طرح موت کا مانگنا بسبب کسی مصیبت مال وجسد واہل وولد کے
منع ہے حدیث انس مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی تم مین موت کی اگر نیک ہے شاید نیکی
زیادہ کرے اور اگر بد ہے شاید بدی سے باز آئے رواہ مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ
مراد باز آنیسے یہ ہے کہ توبہ بجا لائے گناہ کرنا چھوڑ دے مرنیسے پہلے طالب رضا ہی الٰہی ہو جائے
دوسرا لفظ یہ ہے کہ آرزو نکرے کوئی تم مین مرنے کی بسبب نازل ہونے کسی ضرر کے
اور اگر بے اس آرزو کے نہ بنے تو یون کہے اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی
وتوفنی ما کانت الوفاۃ خیرا لی رواہ مسلم والبخاری وابو داؤد والترمذی
والنسائی جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تمنا نکرے کوئی شخص موت کی کہ ہول مطلع کا سخت ہے
سعادت یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد باسناد
حسن والبیہقی مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ تمنا نکرے تم مین کوئی مرنے کی اور نہ
دعا مانگے اوسکی قبل آنے موت کے کیونکہ جب وہ مرجائیگا تو اوسکا عمل منقطع ہوجائیگا
اور مومن کو تو اوسکی عمر سے خیر ہی بڑہتی ہے **حکایت** حضرت پاس عباس کے گئے وہ
بیمار تھے اونہون نے تمنا مرنے کی کی فرمایا ای عباس تو موت کی آرزو نہ کر اگر تو نیک

ہے تیری نیکی بڑہے گی یہ تیرے لئے اچہا ہوگا اور اگر تو بُرا ہے اور دیر مین مرا تو شاید تو اپنی
بُرائی سے باز آئے یہ بہی تیرے لئے بہتر ہے تو ہرگز مرنا نہ چاہ رواہ احمد والحاکم وقال
صحیح علی شرطھما علمانے کہا ہے اللہ نے موت کو اعظم مصائب بنایا ہے اور اوسکا نام
مصیبت رکہا ہے فرمایا فاصابتکم مصیبۃ الموت یہ اسلئے کہ مرنے مین ایک حال سے
دوسرے حال کی طرف تبدل اور ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف انتقال کرنا ہوتا ہے سو
یہ ایک مصیبت عظمی اور رزیۂ کبری ہے اس سے بڑہکر یہ مصیبت ہے کہ انسان موت سے غافل اور
ذکر مرگ سے روگردان و عاطل ہوجائے حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ اگر بہائم موت کو جان لین
تو پہر تمکو کوئی جانور فربہ کہانے کو نہ ملے ابو الدرداء نے کہا موت بہتر ہے واسطے ہر مومن
کے جو کوئی میرے قول کی تصدیق نکرے وہ یہ آیت پڑہے وما عند اللہ خیر للابرار
حسان بن اسود نے کہا یہ اسلئے بہتر ہے کہ موت مین وصول حبیب کا طرف حبیب کے ہوتا ہے
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب **ف** اہل علم کہتے ہین کہ جب کوئی شخص دین
کی بربادی دیکہے تو اوس دم تمنا اور دعای موت کرنا جائز ہے حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے
ساعت قائم نہوگی یہانتک کہ ایک شخص ایک شخص کی قبر پر گزریگا اور کہیگا کاش مین اسکی
جگہہ پر ہوتا رواہ مالک اور دعای ماثور مین آیا ہے واذا اردت بالناس فتنۃ
فاقبضنی الیک غیر مفتون مالک نے کہا عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے تہے اللھم
قد ضعفت قوتی وکبرسنی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا
مقصر چنانچہ کچہہ زیادہ دن نگزرے کہ اونکا انتقال ہوگیا ابو عبد اللہ غفاری جب دیکہتے کہ
لوگ طاعون سے بہاگتے ہین تو بار بار کہتے یا طاعون خذنی الیک اور یوسف علیہ السلام
نے کہا تہا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین لکن یہ کچہہ صریح طلب موت مین

نہین ہے بلکہ دعا ہے اس امر کی کہ جب کبھی موت آئے تو اسلام پر آئے اسی طرح یہ قول مریم علیہا السلام کا یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا ؟ ✤

باب ۲

اسمین ذکر اون امور کا ہے جو موت و آخرت کو یاد دلائین اور دنیا مین بے رغبت بنائین ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے اپنی مان کی قبر کی زیارت کی خود روئے اور آس پاس والون کو رولایا اور فرمایا مینے اپنے رب سے اذن چاہا تہا کہ مین اسکے لئے استغفار کرون مجکو اذن ندیا مینے اجازت زیارت قبر کی چاہی مجہے اجازت دی سو تم زیارت کرو قبرون کی کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ قبر کافر قریب کی زیارت کرنا جائز ہے یعنی واسطے تذکر موت وتیسر عبرت فوت کے مگر اوسکے لئے مغفرت مانگنا جائز نہین ہے اگر یہ بات کسی کے لئے درست ہوتی تو سب سے زیادہ استحقاق استغفار کا واسطے والدہ حضرت کے تہا مگر آمنہ مومنہ نہین اسلئے اذن استغفار کا نہوا ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے مینے منع کیا تہا تمکو زیارت قبور سے سو تم اونکی زیارت کیا کرو کہ اسمین عبرت ہے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح ابن مسعود نے رفعًا کہا ہے مینے نہی کی تہی تمکو زیارت قبور سے سو تم اب اونکی زیارت کیا کرو کہ وہ قبرین دنیا مین بے رغبت کرتی ہین اور آخرت کو یاد دلاتی ہین رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن حدیث بریدہ مین فرمایا ہے مینے منع کیا تہا تم کو قبرون کی زیارت کرنیسے اب اذن ہوا محمد کو زیارت کرنے کا مان کی قبر کو سو تم اونکی زیارت کرو کہ یہ قبرین مذکر آخرت ہین رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابو ذر کا لفظ رفعًا یون ہے زر القبر تذکر بہ الآخرۃ واغسل الموتی فان معالجۃ جسد

خاوٍ موعظة بليغة وصل على الجنائز لعل ذلك ان يحزنك فان الحزين
فی ظل اللہ یتعرض کل خیر رواہ الحاکم وقال رواتہ ثقات یعنی تو زیارت کر قبر
کی کہ وہ تجکو آخرت یاد دلائیگی اور نہلا مردون کو کہ علاج کرنا خالی بدن ایک بڑی نصیحت ہے اور
نماز پڑہ جنازون پر شاید تجکو غم لگے غمگین اللہ کے سایہ مین ہوتا ہے ہر خیر کے روبرو آتا ہے
ان حدیثون مین ذکر ہے اس امر کا جو زیارت قبور سے مطلوب ہے اسکے سوا جو کام زائر کریگا وہ
بدعت یا شرک ہوگا کسی حدیث مرفوع صحیح مین حکم سفر کا واسطے زیارت قبور کے نہین
آیا ہے گو پیغمبر کی قبر کیون نہو پہر پیر یا استاد یا شیخ پیر کی زیارت قبر کو جانے کا کیا ذکر ہے
اسی لئے یہ سفر حرام ٹہیرا ہے یہانتک کہ بعض محققین نے واسطے قبر سید الانبیاء علیہ السلام
کے بہی سفر کرنے کو ناجائز کہا ہے منذری رح کہتے ہین حضرت نے پہلے سب مردون عورتون
کو نہی عام کی تہی زیارت قبور سے اب ان حدیثون مین مردون کو اذن زیارت کا دیا اور
حق مین عورتون کے نہی مذکور بدستور قائم رہی اور بعض نے کہا یہ رخصت عام ہے لکن
صحیح وہی قول اول ہے ابن عباس کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلعم نے زائرات
قبور کو اور اون لوگون کو جو قبرون پر مسجدین بناتے اور چراغ جلاتے ہین رواہ ابو داؤد
والترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً
یہ ہے کہ ان رسول اللہ صلعم لعن زوّارات القبور رواہ احمد والترمذی
وقال حسن صحیح وابن ماجۃ وابن حبان الغرض زیارت قبور کی واسطے زہد کے دنیا
مین اور رغبت حاصل ہونے کی آخرت مین اور دعا کرنے کی واسطے مردون کے ہے نہ اسلئے
کہ اوسپر پہول چڑہائین چراغ جلائین چادر وغلاف ڈالین گنبد بنائین گچ کاری کرین
وہان بیٹہکر عرس بجالائین دور دور سے چل کر زیارت کو آئین نذر و نیاز لائین منت

مانگین حاجت طلب کرین اوسکے گرد پھرین اوس طرف سجدہ کرین مقبور کو پکارین اوس سے
مدد ظاہری یا باطنی چاہین کہ یہ سب افعال شرکیہ و کفریہ و بدعیہ ہین مردہ کیسا ہی خدا کا
مقبول بندہ کیون نہو وہ زندون کی دعا و صدقہ و استغفار کا محتاج و منتظر ہوتا ہے زندہ
ہرگز کسی مردہ کا محتاج نہین ہے نہ دین مین نہ دنیا مین اور نہ مردہ کسی زندہ کو کچھہ نفع پہنچا
سکتا ہے اسلئے کہ حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آچکا ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اوسکا
عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیز ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے نفع لیا جائے
یعنی بعد اوسکی موت کے تیسرا فرزند صالح جو اوسکے لئے دعا کرے رواہ مسلم اس سے
یہ معلوم ہوا کہ بجز ان اعمال ظاہر کے کوئی فیض باطن کسی مردہ سے کسی زندہ کو حاصل
نہین ہوتا ہے اگر کوئی عمل باطن موثر ہوتا تو ضرور حضرت ہمکو اوس پر مطلع فرما جاتے و
اذ لیس فلیس بلکہ سب موتی سے زیادہ استحقاق اس افاضۂ باطنی کا ہمارے حضرت
کو ہوتا مگر حضرت نے حدیث عطا ابن یسار مین یہ فرمادیا ہے کہ اللھم لا تجعل قبری وثنا
یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد رواہ مالک
دوسری روایت مین آیا ہے لا تجعلوا قبری عیدا پس جب حضرت کی قبر مطہر منور مبارک
پر ہجوم کرکے آنا ممنوع ٹھیرا تو اب کسی اور قبر سے فیض حاصل کرنا کب درست رہا پھر ہمکو
گذر کرنے سے قبور ظالمین اور اونکے شہرون پر منع فرمایا ہے ابن عمر کہتے ہین حضرت جب
حجر دیار ثمود پر پہنچے تو آپنے اصحاب سے کہا تم ان معذبین پر داخل نہو مگر روتے ہوئے
اگر نہ روؤ تو پھر انپر داخل بھی نہو کہین وہ عذاب جو اونکو پہنچا تھا تمکو نہ پہنچے رواہ الشیخان
دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب گذر آپکا حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسھم ان یصیبکم ما اصابھم الا ان تکونوا باکین پھر اپنے سر پر مقنع

ڈال کر جلد چلے یہانتک کہ اوس وادی سے نکل گئے **ف** علی مرتضےٰ ایک مقبرے پر گذرے کہا ای قبر والو تم ہمکو اپنی خبر سناؤ یا ہم تمکو خبر دین ہمارے پاس یہ خبر ہے کہ تمہارا مال بٹ گیا عورتون نے خاوند کر لئے گھرون مین اور ہی لوگ آبسے پھر کہا واللہ اگر انکو قدرت ہو تو یہ یون کہین کہ بہنے کوئی زاد تقویٰ سے بہتر نہین دیکھا ابو العتاہیہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

یا عجباً للناس لو فکروا	وحاسبوا انفسهم والصروا
واعتبروا الدنیا الی غیرها	فانما الدنیا لهم معبر
لا فخر الا فخر اهل التقی	غداً اذا ضمهم المحشر
لتعلمن الناس ان التقی	والبر کانا خیر ما یدخر
عجبت للانسان فی فخره	وهو غداً فی قبره یقبر
ما بال من اوله نطفة	وجیفة آخره یفخر
اصبح لا یملك تقدیم ما	یرجو ولا تاخیر ما یحذر
واصبح الامر الی غیره	فی کل ما یقضی وما یقدر

ف اہل علم نے کہا ہے کہ دل کی سختی کئی چیزون سے نرم پڑتی ہے ایک زیارت قبور سے دوسرے حضور مجالس وعظ سے تیسرے سُننے سے اخبار عُبّاد و زہاد و سابقین کے چوتھے ذکر موت سے یہ موت قاطع لذات مفرق جماعات متیم بنین وبنات ہے **حکایت** ایک عورت نے عائشہ سے کہا تھا ای مان قلب قاسی کی کیا دوا ہے کہا یہ ہے کہ تو موت کو بہت یاد کیا کر اوسنے ایسا ہی کیا اوسکا دل نرم پڑ گیا وہ شکر ادا کرنیکو پاس عائشہ کے آئی ایک فائدہ ذکر موت مین یہ ہے کہ وہ انسان کو ارتکاب معاصی اور دنیا پر خوش ہونے سے باز رکھتی ہے اور مصیبتون کو ہلکا کر دیتی ہے اگر ایک شخص پر قصاص

ثابت ہوجائے پہر اوسکو طرف قصاص گاہ کے کہینچکر لیجائین تو ہرگز اوسکو دعیہ معاصی کا اور نہ نظر طرف کسی زینت و شہوت دنیا کے باقی رہیگی بلکہ اوسپر ہر مصیبت آسان ہوجائیگی بخلاف اوس شخص کے جو طول امل رکہتا ہے کہ اوسکا حال برخلاف اسکے ہوگا ایک علاج سختی دل کا یہ ہے کہ محتضرین کا مشاہدہ کرے اونکی سکرات و نزعات کو دیکہے کہ کس طرح اونکی جان نکلتی ہے اور کس قدر کرب عظیم اونکو ہوتا ہے اس شدت و کرب کے دیکہنے مین بڑی عبرت حاصل ہوگی اسلئے کہ یہی ماجرا ہر انسان پر عنقریب گذرنے والا ہے اور جس کسیکو مردون سے اتعاظ نہوا تو اوسکو کوئی موعظت نفع نکریگی **حکایت** حسن بصری ایک بیمار کی عیادت کو گئے تہے وہ اسکو سکرات موت مین گرفتار پایا اوسکی کربت و شدت کو دیکہہ کر گہر آئے رنگ چہرہ کا دگرگون تہا گہر والون نے کہانا لاکر سامنے رکہا کہا تم کہاؤ فانی رایت ما شغلنی عن مثل ذالک یعنی مینے ایسی چیز دیکہی ہے جسنے مجکو اس کہانیسے باز رکہا **حکایت** ایک شخص کو دیکہا کہ قبرستان مین بیٹہا ہوا کچہہ کہاتا ہے کہا تجکو مشاہدہ سے ان قبور کے کچہہ عبرت نہین ہوئی کہ تجہے اس شہوت اکل سے باز رکہتی اہل علم نے کہا ہے جو شخص زیارت قبور کو جائے وہ ہوگا ہوا اسلئے کہ سیر شکلی عبرت سے حجاب ہوجاتی ہے اور کسی معصیت کا عزم نکرے کہ ایسے عازم کو اعتبار حاصل نہین ہوتا اور دنیا مین زاہد ہوکر جائے اسلئے کہ راغب فی الدنیا کو قاسی القلب ہونا لازم حالی ہے ولہذا اکثر لوگون کو زیارت قبور سے کچہہ عبرت حاصل نہین ہوتی بلکہ اونکو ملاحظہ قبور اولیاء سے بہی رونا نہین آتا اور نہ دل مین رقت پیدا ہوتی ہے بلکہ جسطرح کسی باغ و نہر مین سیر کو جمع ہوتے ہین اسی طرح زیارت گاہ بہی ایک مجمع اجتماع باہمی کا ہوجاتا ہی حالانکہ یہ جگہہ تنزہ کی نہین ہے بلکہ تفکر کی ہے اپنے انجام کو سوچے جسطرح کہ سلف صالح کا شیوہ تہا کہ حاضر القلب اور خاشع ہوتے تہے اور کہتے تہے السلام علیکم دار قوم مؤمنین

وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اِس مشیت سے مراد اونکی یہ تھی کہ ہم بھی بہت جلد تمسے آکر ملنے والے ہین اسلئے کہ موت کا آنا متحقق ہے ورنہ عادۃً اسمین مشیت کا کچھہ دخل نہین ہے ۵

امروز گرازرفت حریفان خبری نیست	فردا ست درین بزم زما ہم اثری نیست

قبور مسلمین مین جوتا پہنکر یا سوار ہوکر نہ چلے پھرے کہ کہین دابہ بول وروث نکرے کہ سارا ثواب زیارت کا برابر بول دابہ کے بھی نہ ٹھیرے جب قبر پر کھڑا ہو تو عبرت پکڑے اور سوچے کہ کس طرح یہ زیر خاک گیا اور اہل واحباب سے جدا ہوا اب بات کا جواب تک نہین دیسکتا ہے اور چاہتا ہے کہ اگر پھر دنیا مین آئے تو عمل صالح کرے مگر یہ بات اوسکی قبول نہین ہوتی ہے اور اگر وہ قبر کسی سلطان یا امیر کی ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ بعد اوس عزت کے اب کس ذلت مین گرفتار ہے یا تو قائد جیوش وعساکر اور انیس اصحاب وعشائر تھا اور جامع اموال وذخائر اب بعد موت کے جو ناگہان بغیر میعاد پر آگئی اور درستی وطیاری زادراہ کی نکرسکا کس طرح طعمہ کرم ہوگیا ہے اور اگر وہ قبور اخوان واصحاب کے ہون تو یہ تامل کرے کہ ایکدن یہ لوگ بلوغ آمال وجمع اموال وبناء دور وغرس بساتین وصحت اجسام ولذیذ طعام ونفیس لباس مین تھے اب وہ سارے آمال منقطع ہوگئے نہ گھربار کام آیا نہ مال ومنال نہ اہل وعیال خاک نے محاسن وجوہ کو مٹا دیا زمین نے اعضا کو پراگندہ کردیا سارے اجزا تتر بتر ہوگئے عورتین رانڈ ہوگئین اطفال یتیم ہوگئے زندگی مین کیا کچھہ عزت تھی اب کس قدر ذلت ہے یہ خیال کرکے کبھی صحت جسم وطول امل پر دھوکا نہ کھائے ہمنے بہت سے اصحاب واحباب دیکھے ہین جنکو بےوقت موت آگئی کسی شخص کو یہ امید نہ تھی کہ وہ ان دنون مین مرجائیگا سو جو حال اونکا ہوا وہی حال ہمارا بھی ہونیوالا ہے اوسوقت پشیمان ہونا کچھہ سودمند نہوگا ندامت وتلافی مافات کا وقت تو جبتک ہے کہ موت نے آکر نہین گھیرا ہے **حکایت** حسن بصری کہتے تھے

تم مین جب کوئی قبرستان مین جا کر کھڑا ہو تو حال مین اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح اونکی
آنکھین اونکے گالون پر بہہ گئین اونکی زبانون کو کیونکر مٹی نے کھالیا یہ وہی زبانین ہین
جنسے وہ لوگون پر زبان درازی کرتے تھے صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے آب
انکے دانت خاک مین بکھر گئے بدن کیڑون کی غذا ہو گیا **ف** اس جگہہ پر شعرانی رح نے مختصر
تذکرہ قرطبی مین ذکر احیاء ابوین حضرت کا اور اونکے ایمان لانیکا بحوالہ تالیف سیوطی رح لکھا ہے
لکن وہ روایات بمقابلہ روایت صحیح مسلم کے لائق حجت کے نہین ہوسکتی ہین اور نیز خلاف
صراحت فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہین جسمین یہ لکھا ہے کہ و والدا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر ابراہیم علیہ السلام کے باپ اور نوح کا بیٹا اور لوط کی بی بی سب علیہم
تھے اس سے کچھہ منقصت اون انبیاء علیہم السلام یا جناب رسالت کے لازم نہین آتی ہو کہ جسکے
لئے یہ تکلف روا رکھا جائے ایسے مسائل مین ہمارے نزدیک سرے سے خوض ہی کرنا ٹھیک نہین
ہے سکوت و توقف بہتر ہے نفی و اثبات دونون سے واللہ اعلم ؁

باب ۳

اسمین خبر کرہی مومن کے مرنیکا اور سکرات موت اور بعض اعضا کا بعض کو رخصت کرنا اور ذکر رجا و حسن ظن و خوف کا

عائشہ کہتی ہین حضرت کے سامنے ایک ڈولچی یا پیالہ پانی کا رکھا تھا اوسمین
دست مبارک ڈال کر منھہ پر ہاتھہ پھیرلتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ ان للموت
سکرات پھر ہاتھہ اوٹھا کر کہنے لگے فی الرفیق الاعلی یہانتک کہ جان قبض ہوگئی
اور ہاتھہ جھک پڑا عائشہ نے کہا مین کسی ایک پر رشک نہین کرتی کہ اوسکی موت سہل
ہوگی بعد دیکھنے اوس شدت کے جو حضرت کی موت مین ہوئی رواہ البخاری و الترمذی

اس سے معلوم ہوا کہ موت کی سختی انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوتی ہے اس ذریعہ سے اونکے درجات
بلند ہوتے ہین یہ شدت کچھ گناہون کے سبب ہی سے نہین ہوتی ہے گو کسی پر بوجہ
اوسکے گناہ کے بھی ہوتی ہو مطلب اس جگہہ فقط بیان کرنا تکلیف موت و سختی فوت کا
ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے انتقال کیا اور وہ میری گود مین تھے درمیان گلے و سینہ
کے سو مین مکروہ نہین رکھتی شدت موت کو واسطے کسی شخص کے بعد رسول خدا صلعم
کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہ ہے نہین دیکھا مینے کسی کو کہ اوسپر وجع رسول خدا صلعم سے
سخت تر ہو متفق علیہ چوتھا لفظ یہ ہے کہ مینے حضرت کو موت مین دیکھا آپکے پاس
ایک پیالہ تھا اوسمین ہاتھ ڈال کر منہہ پر مسح کرتے اور فرماتے اللھم اعنی علی منکرات
الموت او سکرات الموت رواہ الترمذی وابن ماجۃ **حکایت** حضرت
نے کہا ایک گروہ بنی اسرائیل کا ایک مقبرہ پر آیا کہا ہم دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے سوال
کرین کہ بعض اموات کو ہمارے لئے باہر نکالے وہ ہمکو موت کی خبر دے چنانچہ ایسا ہی کیا
اتنے مین ایک مردنے قبر سے اپنا سر نکالا سیاہ رنگ برہنہ سر اثر سجدہ کا درمیان دونون
آنکھون کے تھا کہا اے لوگو تم کیا چاہتے ہو مجکو مرے ہوئے سو برس ہوئے ابتک حرارت
موت کی مجھسے ساکن نہین ہوئی تم اللہ سے دعا کرو کہ مجکو پھر ویسا ہی کردے جیسا کہ مین تھا
رواہ ابن ابی شیبہ ۵

ہزار بار خم و کوزہ کردہ اند مرا	ہنوز تلخ مزاجم ز مرگ شیرین کار

یہ بھی آیا ہے کہ آدمی تو کرب و سکرات مین گرفتار ہوتا ہے اور اوسکے بعض مفاصل بعض
پر سلام رخصت کرتے ہین اور کہتے ہین علیک السلام تفارقنی وافارقک الی
یوم القیامۃ ۵

ہمہ تو دیع یکدگر بکنید	ای کفدست و ساعد و بازو

روایت ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم سے پوچہا کہ تونے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک گرم سیخ
کو تر صوف مین رکہکر کہینچین فرمایا ہمنے تجہپر موت کو آسان کردیا تہا موسی علیہ السلام سے پوچہا
کہ تمنے موت کو کیسا پایا کہا جیسے ایک کنجشک زندہ کو گرم توے پر ڈالدین نہ موت آتی ہے
کہ چین پائے نہ نجات ملتی ہے کہ اوڑجائے یا جیسے کوئی قصاب کسی بکری کی کہال اودہیڑے
موت تلوارون کی مار سے اور آرون کے چیرنے سے اور قینچیون کے کترنے سے زیادہ ترسخت ہے
ابو نعیم نے رفعاً روایت کیا ہے کہ دیکہنا ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب سیف سے عیسی
علیہ السلام نے حوارین سے فرمایا تہا تم اللہ سے دعا کرو کہ تمپر سکرات موت کو آسان کردے
انتہے الہی میرے رب توجہپر سکرات موت کو آسان کردیتا تو میرے گناہ پر نظر نہ کر اپنے کرم و
فضل کو دیکہہ ایہا الناس خلوا بینی و بین ارحم الراحمین **حکایت** عمرو بن عاص
کے بیٹے نے وقت موت پدر کے حال مرنیکا پوچہا کہا واللہ اے بیٹے گویا میرا بدن ایک چاہ
آتش مین ہے اور مین ایک سوراخ سوزن سے سانس لیتا ہون اور میری جان گویا ایک شاخ
خاردار ہے جو قدمون سے دماغ تک کہینچی جاتی ہے علما نے کہا ہے اللہ نے انبیا و اولیا
پر جان نکلنے کی سختی زیادہ ترکی ہے تاکہ اونکے درجات کو بلند کرے اور عامہ مومنین کے
لئے کفارہ و عقوبت ذنوب ٹہیرائی ہے بسبب سابقہ علم ازل کے ورنہ اوسکو یہ قدرت تہی
کہ وہ بغیر ابتلا اونکے درجات عطا کرتا واللہ اعلم غرضکہ موت ایک خطب افظع داہی اشنع وکاس
ابشع وحادث ہادم لذات قاطع شہوات اقطع راحات اجلب کریہات مفرق اعضاء و اعضا
ہے **حکایت** طبیب نے قارورہ رشید کا دیکہکر کہا تہا کہ اس شخص کے قوے مختل ہوگئے
یہ زندہ نرہیگا ہارون نے کفن طیار کیا قبر کہدوائی اور کہا ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی

سلطانیہ پہراوسی رات مرگئے رح **حکایت** علی مرتضی کے سامنے ایک برتن لائے کہ اوس سے پانی پیین ہاتہہ مین لیکر اوراوسکی طرف دیکہکر کہا کہ فیک من طرف الکحیل وخد اسیل **حکایت** دوآدمی ایک زمین پرجہگڑتے تہے اور آپسمین خصومت کرتے اللہ نے ایک خشت دیوارکو اوس مین سے گویا کردیا اوسنے کہا ای دونون شخصو تم سنو کہ مین ایک بادشاہ تہا پادشاہان دنیا مین سے تینے ہزار برس بادشاہی کی ہزار شہر بنائے ہزار بکر سے شادی کی پہر مرکر مٹی ہوگیا ہزار برس تک خاک بنا رہا پہر ایک کمہار نے مجکو لیکر برتن بنایا مین لوگون کے استعمال مین رہا یہانتک کہ ٹوٹ گیا پہر ہزار سال تک خاک رہا پہر ایک شخص نے مجہے لیکر اینٹ بنائی مین اس دیوار مین لگایا گیا تم کس بات پر نزاع کرتے ہو یہ خصومت تمہاری ناحق ہے ولنعم ماقیل ؎

ازتن چو رود روان پاک من وتو	خشتی دونہند درمغاک من وتو
آنگاہ براے خشت گور دگران	درکالبدی کشند خاک من وتو

اس طرحکی حکایات بہت ہین عبرت کے لئے یہی چند کلمات کفایت کرتے ہین ع درخانہ اگر کس ست یکحرف بس ست **ف** حدیث ابن عمر و مین فرمایا ہے کہ موت تحفہ ہے مومن کا رواہ البیہقی فی شعب الایمان طیبی نے کہا ہے یہ اسلئے کہ موت ذریعہ ہے پہنچنے کا سعادت کبری تک اور وسیلہ ہے حصول درجہ علیا کا انسان اسکی وجہ سے نعیم ابدی تک جا پہنچتا ہے یہ فقط ایک نقل کرنا ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کو اگرچہ بظاہر فناء واضحلال ہے ولکن حقیقت مین ولادت ثانیہ ہے اور ایک باب ہے منجملہ ابواب جنت کے کہ اوس سے جنت مین جاتے ہین اگر موت نہوتی تو جنت کسطرح ملتی مراد تحفہ سے وہ خیر ہے جو اوسکے لئے نزدیک اللہ کے مقرر ہے کہ اوس تک لبے اس موت کے پہنچنا نہین ہوسکتا ہے بریدہ کا

لفظ مرفوع یہ ہے کہ مومن عرق جبین سے مرجاتا ہے رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن ماجۃ اسکے کئی ایک معنی ہین ایک یہ کہ مراد اس سے سہولت ہے یعنی اوسکو کچھہ شدت موت کی نہین ہوتی ہے مگر اسی قدر کہ ماتھے پر پسینا آجائے دوسرے یہ کہ یہ ایک علامت ہے خیر کی جبکہ وقت موت کے ظاہر ہوتی ہے یہی قول ہے ابن سیرین کا تیسرے یہ کہ یہ کنایہ ہے کد وجد کا طلب حلال اور ریاضت فی العبادۃ مین وقت موت تک چوتھے یہ کہ یہ کنایہ ہے شدت موت سے یہ اسلئے کہ تحمیص ذنوب کی اور رفع درجات کا ہو سلمان فارسی رفعاً کہتے ہین میت کو وقت موت کے دیکھو اگر ماتھے پر پسینا آسکے اور آنسو بہین اور نتھنے پھیل جائین تو یہ ایک رحمت ہے طرف سے اللہ کے کہ اوسپر اوتری ہے اور اگر اونٹ کی طرح بلبلائے اور رنگ میلا ہو جائے اور باچھون مین پھین آجائے تو یہ عذاب ہے خدا کا جو اوسپر اوترا ہے عبید اللہ کہتے تھے کبھی مومن پر اوسکی خطائین باقی رہجاتی ہین تو اوسکا بدلا وقت موت کے دیاجاتا ہے اوسکے ماتھے پر پسینا آجاتا ہے بعض نے کہا یہ پسینا شرم کا ہوتا ہے اپنی تقصیر پر اللہ کی مغفرت ومسامحت دیکھکر شرما جاتا ہے کوئی صدیق وولی ونیک بندہ ایسا نہین ہے کہ سامنے خدا کے جاکر نہ شرمائے کیونکہ اپنی اساءت اور بدی جناب باری مین اور اوسکا احسان اپنے حق مین دیکھتا ہے ابن مسعود نے کہا ہے کہ یہ عرق جبین بقیہ ہے ذنوب کا جسکی سزا وقت موت کے ملتی ہے یعنی گناہون سے پاک کرنیکے لئے سختی کیجاتی ہے تاکہ دنیا سے حالت شدت پر نکلے اور حضرت رب جل وعلا مین پاک ہوکر حاضر ہو قرطبی کہتے ہین کبھی یہ تینون علامتین ظاہر ہوتی ہین اور کبھی ایک یا دو ہمنے فقط عرق جبین ہی دیکھا ہے وذلک بحسب تفاوت الاعمال واللہ اعلم **ف** حدیث انس مین فرمایا ہے کہ موت کفارہ ہے ہر مسلمان کا رواہ ابونعیم بسند حسن صحیح اہل علم نے کہا ہے یعنی مرض وقبر مین جو دکھہ

دور دیتا ہے وہ بمنزلہ کفارہ کے ہے کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جس مسلمان کو کچھ اذیت بیماری وغیرہ کی پہنچتی ہے اللہ اوسکے سیئات کو دور کر دیتا ہے جسطرح کہ درخت خشک کے پتے جھڑ پڑتے ہین سو طا مین رفعاً آیا ہے اللہ جسکے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے اوسکو مصیبت پہنچتی ہی دوسرے حدیث مین فرمایا ہے اللہ عزوجل کہتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت وجلال کی کہ نہین نکالتا مین کسی بندہ کو دنیا سے اور مین اوسپر رحم کرنا چاہتا ہون یہانتک کہ ہر خطا جو اوسنے کی ہوتی ہے اوسکے عوض کوئی بیماری بدن مین یا کوئی مصیبت اہل وولد مین یا تنگی معیشت مین یا کمی رزق مین کر دیتا ہون یہانتک کہ ایک ذرہ برابر خطا باقی نہین چھوڑتا اسپر بھی اگر کچھ باقی رہجاتا ہے تو موت مین سختی کرتا ہون پھر وہ مجھسے ایسا ملتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان نے جنا ہو یہ برخلاف اوس مسلمان کے ہے کہ جسکو اللہ تعالی دوست نہین رکھتا ہے بقرینۂ حدیث کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مجھے قسم ہے میری عزت وجلال کی نہین نکالتا مین کسی بندہ کو دنیا سے اور مین اوسکو عذاب کرنا چاہتا ہون یہانتک کہ دیتا ہون اوسکو عوض ہر حسنہ کا جو اوسنے کیا ہوتا ہے بھرپور صحت بدن مین وسعت رزق مین آرام عیش مین امن قوم مین یہانتک کہ ایک ذرہ بھر نیکی نہین باقی چھوڑتا پھر اگر اسپر بھی کوئی چیز رہ جاتی ہے تو موت کو اوسپر آسان کر دیتا ہون یہانتک کہ وہ مقبوض ہو کر میری طرف آتا ہے اور اوسکے لئے کوئی حسنہ نہین ہوتا جسکے سبب سے وہ آگ سے بچے اسی جگہہ سے حدیث ابو داؤد مین عبید اللہ بن خالد سے رفعاً بسند صحیح آیا ہے کہ موت ناگہان پکڑ ہے اسف کی یعنی خدا کے غضب کی علامت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے موت فجاءت راحت ہے واسطے مومن کے اور پکڑ ہے غضب کی واسطے کافر کے بیہقی کا لفظ یہ ہے اخذۃ الاسف للکافر وراحۃ للمومن وکذا رواہ رزین ابن عباس نے کہا ہے کہ داؤد علیہ السلام دن شنبہ کے

مرگ مفاجات سے مرے تھے عمر بن خطاب نے کہا ہے مومن پر جب کچھہ گناہ باقی ہوتا ہے کہ وہ اوسکو
اپنے عمل سے نہین پہنچتا تو اللہ اوسپر سکرات موت کو سخت کردیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے درجہ
کو جنت مین پہنچ جاتا ہے اور کافر جب دنیا مین نیکی کرتا ہے تو اوسپر موت آسان کردیجاتی ہے
تاکہ ثواب اوسکی نیکی کا پورا ہو جائے پھر وہ آگ مین جائے واللہ اعلم **حکایت** انس کہتے
ہین حضرت ایک جوان کے پاس آئے وہ موت مین تھا فرمایا تو آپکو کیسا پاتا ہے کہا اللہ سے امید
رکھتا ہون اور اپنے گناہونسے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتین یہ دونون باتین دل مین کسی
بندے کے ایسے محل مین مگر دیتا ہے اوسکو اللہ امید اوسکی اور امن بخشتا ہے اوسکو خوف سے
رواہ الترمذی واستغربہ وابن ماجۃ قال الحافظ اسنادہ حسن مسلمان جب
مرنیکو ہو تو چاہیے کہ گمان اوسکا ساتھہ اللہ کے نیک ہو جائے جابر کہتے ہین حضرت نے تین
دن وفات سے پہلے فرمایا تھا لایموتن احد کم الا وھو یحسن الظن باللہ تعالی رواہ
البخاری ومسلم وابو داؤد وابن ماجۃ ابن ابی الدنیا نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
کہ ایک قوم کو اونکے سوء ظن باللہ نے ہلاک کردیا تھا اللہ نے فرمایا ہے وذلکم ظنکم الذی
ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین مین کہتا ہون جبکہ شارع نے ہمکو طرف
حسن ظن کے بلایا اور فرمایا ہے کہ ہم وقت مرگ کے راجی رہین نہ مایوس تو پھر وہ شخص بڑا
بیوقوف ہے جو کہ باوجود اس ندب وطلب کے بھی بدگمان ہو کر اپنی عقبیٰ تباہ کرے ۵

خاک بر فرق قناعت بعد ازین	گر طمع خواہد ز من سلطان دین

حکیم ترمذی نے رفعاً روایت کیا ہے کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ جمع نہین کرتا ہون مین اپنے
بندے پر دو خوف اور نہ دو امن سو جو کوئی ڈرا مجھسے دنیا مین امن دیتا ہون مین اوس کو
آخرت مین اور جو کوئی امن مین رہا مجھسے دنیا مین ڈراتا ہون اوسکو آخرت مین اہل علم کہتے

ہین صورت حسن ظن باللہ کی یہ ہے کہ نسبت حق سبحانہ وتعالیٰ کے یہ گمان رکھے کہ وہ مجھپر رحم کریگا اور میرے قصوروں سے تجاوز فرمائیگا اور سارے گناہ میرے بخشدیگا کیونکہ اوسپر یہ بات آسان ہے ٥

رقم سپید وسیاہ من نزبین شکستہ نگاہ من	چہ من ؟چہ قدر گناہ من خجلم زنام غفور تو

اس حسن ظن کو وقت وجود امارات موت کے شہود مین لانا مستحب ہے اگرچہ یہ حسن ظن ہر وقت مین مطلوب ہوتا ہے لقولہ صلعم لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن بربہ عزوجل پس وقت موت کے موکد تر ہے امام نووی وغیرہ نے کہا ہے کہ حیات مین خوف ورجا دونون حد اعتدال پر رہین اور مرتے وقت رجا کو غالب کرے تاکہ ثمرہ اس رجا کا دن قیامت کے میسر آئے انسان کو کبھی یہ حسن ظن حالت سلامت مین مرض وغیرہ سے ہوتا ہے لکن پھر بیماری مین مبدل بسوء ظن ہوجاتا ہے اور اوسی بدگمانی پر وہ مرجاتا ہے اوسکا ثمرہ عدم رحمت وعدم تجاوز وعدم مغفرت پاتا ہے نسئال اللہ لنا ولکم العافیۃ جس شخص کو موت حاضر ہو جو لوگ اوسکے پاس ہین اونکو چاہیے کہ اوسکو یاد حسن ظن باللہ کی دلائین تاکہ وہ اسی حالت پر مرے اور زمرہ مین اس حدیث مرفوع ابوہریرہ کے داخل ہوجائے انا عند ظن عبدی بی رواہ الشیخان دوسرا لفظ یون ہے فلیظن بی خیرا تیسرا لفظ یہ ہے فلیظن بی ما شاء یہ بطریق تہدید کے ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ من مات منکم وھو یحسن الظن باللہ دخل الجنۃ مد للا ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ ابو داؤد وابن حبان والترمذی والحاکم ولفظہ من حسن عبادۃ اللہ یعنی جو کوئی حسن گمان پر ساتھہ اللہ کے مریگا وہ ساتھہ ناز کے بہشت مین جائیگا اللھم ارزقنا گمان نیک خود ایک عمدہ عبادت ہے گویا موت عبادت پر آئی ولمذا

ابن مسعود نے کہا ہے قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہر گمان نہین کرتا کوئی بندہ ساتھ
اللہ کے گمان نیک مگر اللہ اوسکو وہی گمان اوسکا عطا کرتا ہے کیونکہ ساری خیر اوسی کے ہاتھ
مین ہے ابن عباس نے کہا تم جب کسی کو مرتے ہوئے دیکھو تو اوسکو خوش خبری سناؤ
تاکہ وہ اپنے رب سے ہمراہ حسن ظن کے ملے اور جب کسی کو صحیح پاؤ تو اوسکو ڈراؤ تاکہ وہ
گناہ سے بچے فضیل بن عیاض کہتے تھے خوف افضل ہے رجا سے جبکہ بندہ صحیح ہو پھر جب
اوسپر موت نازل ہو تو رجا افضل ہے خوف سے ٥

گنہ راست شادی مرگ دیدم		الٰہی تا غفور است شنیدم

حکایت معتمر کہتے ہین میرے باپ جب وفات کرنے لگے مجھسے کہا ای بیٹے مجھے کچھ
رخص سنا شاید مین اللہ سے ساتھ حسن ظن کے ملون ابراہیم تیمی نے کہا ہے سلف دوست
رکھتے تھے اسبات کو کہ وقت حضور موت کے بندہ سے ذکر اوسکے محاسن اعمال کا کرین
تاکہ گمان اوسکا ساتھ رب عزوجل کے نیک ہو جائے حکایت ثابت بنانی
کہتے ہین ہمارے پڑوس مین ایک جوان تھا اتراتا اوسکو وفات آئی اوسکی مان اوسپر گر کر
کہنے لگی اے بیٹے مین تجکو اسی دن سے ڈراتی تھی اوسنے کہا ای مان میرا رب کثیر المعروف
ہے اور مجکو آجکے دن امید ہے کہ بعض معروف اوسکے مجسے منعدم نہون اللہ نے اوسکو
اس حسن ظن پر اس حالت مین رحم کیا اور بخشدیا حکایت عمر بن ذر اللہ سے بہت ڈرتے
تھے جب وفات ہونے لگی تو کثیر الرجا ہو گئے امام ابو حنیفہ و ابو رواد اونکی عیادت کو گئے تھے جب
وہان سے پھرے تو سنا کہ وہ یہ دعا کرتے ہین یارب انعد بنا و فی اجوافنا التوحید لا
اراك تفعل پھر کہا اللھم اغفر لمن لم یزل علی مثل حال السحرۃ فی الساعات التی
قد غفرت لھم فانھم قالوا آمنا برب العالمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا القصص

بعد لک حرام فرحمۃ اللہ علیک یعنی اللہ تمپر رحمت کرے اب بعد تمہارے وعظ کہنا حرام ہے **حکایت** طبری نے ذکر کیا ہے کہ یحیی علیہ السلام عیسی علیہ السلام سے جب ملتے تو عابس یعنی ترشرو ہوتے اور عیسی علیہ السلام جب یحیی علیہ السلام سے ملتے تو متبسم ہوتے ایکدن عیسی نے کہا تم مجسے خشک روئی سے ملتے ہو گویا اللہ کے رحمت سے نا امید ہو تو یحیی نے کہا تم مجسے بخندہ پیشانی ملتے ہو گویا تم عذاب خدا سے امن مین ہو اللہ نے دونونکو وحی بھیجی کہ ان احبکما الی احسنکما ظنا بی **حکایت** زید بن اسلم کہتے تھے ایک آدمی کو دن قیامت کے لائینگے حکم ہوگا اسکو آگ مین لیجاؤ وہ کہیگا ای رب میری نماز میرا روزہ کہان گیا اللہ فرمائیگا آجکے دن مین تجکو اپنی رحمت سے نا امید کرونگا جسطرح کہ تو میرے بندون کو مجسے نا امید کرتا تھا **ف** منذری نے ترغیب رجا و حسن ظن باللہ مین خصوصًا نزدیک موت کے یہ حدیث انس کی رفعًا سمعًا لکھی ہے کہ قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے ای بیٹے آدم کے تو جبتک مجکو پکاریگا اور میری امید رکہیگا مین تجکو بخشتا رہونگا تجسے کچھہ ہی کیون نہو مین کچھہ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر تیرے گناہ ابر آسمان تک پہنچ جائینگے پہر تو مجسے مغفرت چاہیگا تو مین تجکو بخشدونگا ای ابن آدم اگر تو زمین بہر خطائین لیکر میرے پاس آئیگا اور مجسے اس حالت مین ملیگا کہ تو نے کسی چیز کو میرا شریک نکیا ہوگا تو مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر آؤنگا یہ حدیث بڑی بشارت بخشش ہے واسطے ہمسے گناہگارون کے معلوم ہوا کہ حسن ظن باللہ سے سارے گناہ معاف

ہوجاتے ہین مگر شرک کہ یہ وہ بد بلا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیگا یہ شرک الوہیت مین بہ نسبت ربوبیت کے زیادہ تر ہوا کرتا ہے بلکہ توحید ربوبیت اکثر مشرکین مین موجود تھے یہ سارا ہنگامہ بعثت انبیاء و رسل کا اور یہ تمام قتال و جدال و حرب و ضرب و زلازل و قلاقل واسطے اسی توحید الوہیت کی ہوا سارے قرآن مجید مین بہی ذکر ہے اور سارے پیغمبرون کی دعوت اسی توحید الوہیت کی طرف تہی اسی کے انکار پر حکم جہاد کا صادر ہوا اسی کے قبول پر وعدہ حفظ جان و مال کا درمیان مین آیا شرک کے ستر درہے ہین جب تک انسان اہتمام کامل نہین کرتا ہے ہرگز شرک سے نہین بچسکتا مومن کو چاہئے کہ ابواب شرک پر بخوبی واقف ہو اسلئے کہ بعض گناہ مین تو جہل عذر بہی ہو سکتا ہے خواہ قبول فرمایا جائے یا رد ہو کر سزا دیجائے مگر شرک و کفر مین ہرگز جہل کسی جاہل کا عذر خواہ نہین ہوسکتا ہے اور نہ اس عذر لنگ پر مغفرت ہوسکتی ہے سو نام کے مسلمان تو بہت ہین مگر کام کے مسلمان نایاب ہوگئے اللہ تعالیٰ کا کہنا آنکھون سے دیکھہ لیا و ما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ہمنے رسالہ انفکاک و رسالہ لواء معقود مین کچھہ تھوڑا سا ذکر شرک و توحید کا لکھا ہے یہ حسن ظن باللہ اوسی وقت نافع ہوسکتا ہے کہ صاحب ظن صاحب شرک نہو موحد پاک اعتقاد ہو ورنہ کچھہ فائدہ اس حسن ظن کا ہمراہ عقیدہ و عمل و قول و حال شرک کے نہین ہے فاعتبروا منہ یا اولی الابصار **ف** فضیلت خوف مین احادیث صحیحہ آئی ہین حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ سات شخصون کو اللہ اپنے سایہ مین جگہہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے کوئی سایہ نہوگا منجملہ اونکے ایک وہ شخص ہوگا جسکو ایک عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اوسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون رواہ الشیخان یعنی بخوف خدا اوس سے حرام نکیا اللہ نے فرمایا ہے واما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو شخص کسی کبیرہ

گناہ کو اللہ سے ڈر کر چھوڑ دیتا ہے زنا کاری ہو یا سود خواری یا شراب نوشی یا لواطہ یا گانا بجانا
یا ناچنا یا اور کچھ وہ مستحق مغفرت و جنت کا ٹھہرتا ہے وللہ الحمد اعضا کے گناہ کبیرہ چار
سو ایک ہین اور دل کے گناہ ۷۰ عدد انکو واسطے ترک کرنیکے معلوم کر لے اسی طرح شرک
کے ستر باب ہین اور بدعت کے بہتر باب اور کفر کے چار سو ابواب ان سب کو دریافت کر کے
اپنے حال و قال و اعمال و افعال کو اونپر عرض کرے جس گناہ کا صدور اپنی ذات سے نہ پائے اوسپر
اللہ کا شکر ادا کرے اور آیندہ کو ہمت باندہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ زمانہ مستقبل مین بہی
مین مرتکب اوسکا نہون گا اور جس گناہ کا ارتکاب اپنی ذات مین معلوم کرے ظاہراً یا باطناً
خواہ وہ ایک گناہ ہو یا کئی گناہ تو فی الفور اوس سے توبہ کرے یہ توبہ کرنا فوراً اوسپر بنص
کتاب و سنت واجب ہے اصرار سے نوبت کفر کی آجاتی ہے اللہم احفظنا خصوصاً تفتیش مراتب شرک
و کفر و بدع مین بڑا اہتمام رکہے کہ گناہ کے لئے تو بہت سے اسباب مغفرت کے ممکن ہین اور بعد وجود
شرک کے عقیدۃً ہو یا عملاً یا قولاً یا حالاً کوئی وسیلہ مغفرت کا باقی نہین رہتا ہے عافانا اللہ من
ذلک حدیث ابن عمر مین قصہ کفل کا آیا ہے یہ ایک شخص تہا بنی اسرائیل مین حضرت نے
فرمایا کان لا یتورع من ذنب عملہ یعنی کسی گناہ کو کر کے توبہ نکرتا یا کسی گناہ پر نہ رکتا
ہر ایک گناہ کر گزرتا ایک بار ایک عورت کو ساٹھ دینار دیکر راضی کیا وہ ڈر سے خدا کے رونے
لگی اسنے یہ حال دیکہکر کہا تو اللہ سے ڈرے اور مین نہ ڈرون نہین مین تجھسے زیادہ لائق
ڈرنیکے ہون جا یہ روپیہ لیجا مینے تجکو دیا واللہ آج سے مین ہرگز اللہ کی معصیت نکرونگا
پہر اوسی رات وہ مرگیا اوسکے دروازے پر یہ لکہا ہوا پایا ان اللہ غفر للکفل یعنی اللہ
نے کفل کو بخشدیا لوگ تعجب مین رہگئے رواہ الترمذی وحسنہ والحاکم وقال
صحیح الاسناد معلوم ہوا کہ اللہ کا خوف ایسی چیز ہے جسنے سارے اگلے پچھلے گناہ کفل کے

ایک قوم پھر ڈرنے اور توبہ کرنے پر معاف کر دئیے ولله الحمد یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے
نہ فاتحہ کا اسی طرح حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ تین شخصون کا آیا ہے کہ وہ ایک غار مین
بند ہو گئے تھے ہر ایک نے اپنے عمل صالح کا ذکر کیا اللہ نے پتھر غار کے منہہ پر سے سرکا دیا
اونہون نے نجات پائی منجملہ اونکے ایک وہ شخص تھا جسنے مزدوری ایک مزدور کی بعد
ایک مدت دراز کے مع جملہ نفع تجارت کے ڈر سے اللہ کے حوالہ کی تھی رواہ الشیخان
بطولہ اسی طرح دوسری حدیث ابو ہریرہ مین قصہ اوس شخص کا آیا ہے جسنے مرتے وقت
وصیت کی تھی کہ مجھے جلا کر میری آدہی خاک خشکی مین اور آدہی دریا مین اوڑا دینا اللہ نے
اوسکو جمع کر کے پوچھا کہ تو نے یہ کام کیون کیا اوس نے کہا من خشیتك یارب وانت
اعلم اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان یہ حدیثین کچھہ منافی حسن ظن ورجا کی وقت موت
کے نہین ہین اسلئے کہ ڈرنا اپنے گناہون سے ہمراہ امید مغفرت کے اور بات ہے اور ناامید
ہونا رحمت خدا سے بسبب کثرت ذنوب کے اور بات ہے ولہذا حدیث انس مین فرمایا ہے
یقول الله تعالی اخرجوا من النار من ذکرنی یوما اوخافنی فی مقام رواہ الترمذی
وحسنہ والبیھقی اس جگہہ اللہ کی وسعت رحمت کو دیکھنا چاہئے کہ کسی ایک دن ایک جگہہ
کے ایکبار ڈرنے پر نار سے نجات کا حکم دیا حالانکہ بہت جگہہ بہت دن بارہا اوسنے گناہ
کیا ہوگا اور کچھہ خیال خوف کا نہ آیا ہوگا لکن تمام عمر مین اگر ایکبار بھی خوف خدا نے اوسکو
آپکڑا ہے اور کسی گناہ کرنیسے باز رکھا ہے تو یہ ہی سبب مغفرت وخروج کا نار سے ہوگا
ولله الحمد پھر اوس شخص کے درجات عالیات کا کیا ذکر ہے جسنے اکثر گناہون کو خدا کے
خوف سے ترک کیا ہے یا سرے ہی سے مارے ڈر کے اردگرد کسی گناہ کبیرہ کے نہین گیا ہے
یا اگر اوس سے اتفاقا کوئی گناہ ہو گیا تھا تو فی الفور اوس سے تائب ہو گیا ہے اور اصرار

نہین کیا کیونکہ ایسا شخص بہی حکم مین بے گناہ کے ہوجاتا ہے رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور ۝

الٰہی واقف خیل گناہم	نو یسید تابکی عصیان پناہم
الٰہی تاغفور ت سمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ دیدم

اس سے بڑہ کر یہ حدیث ابوہریرہ کی ہے رفعًا یقول اللہ عزوجل اذا اراد عبدی ان یعمل سیئۃ فلا تکتبوہا علیہ حتی یعملہا فان عملہا فاکتبوہا بمثلہا وان ترکہا من اجلی فاکتبوہا حسنۃ الحدیث رواہ الشیخان یعنی گناہ ہوجانے پر بہی ایک ہی گناہ قائم کیا جاتا ہے اور گناہ نکرنے پر بعد ارادہ کے ایک نیکی لکہی جاتی ہے معلوم ہوا کہ کار بر عنایت است باقی بہانہ

باب ۱۴ میت کی تلقین وغیرہ کا ذکر ہی

حدیث ابوسعید خدری مین فرمایا ہے تلقین کرو تم اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ اسلئے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ ہو خاتمہ اوسکا اس کلمہ پر وقت موت کے لکن ہوتا ہے یہ کلمہ توشہ اوسکا طرف جنت کے رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے جسکا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ بہشت مین جایگا رواہ ابی داؤد عثمان رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جو مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ وہ جنت مین داخل ہوگا رواہ مسلم حدیث جابر مین فرمایا ہے دو چیزین واجب کرنے والی ہین ایک مرد نے کہا کیا ہین ای رسول خدا فرمایا جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مرا اور وہ شریک نہین کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی شئے کو تو

داخل ہوگا وہ جنت مین رواہ مسلم یعنی مشرک کو جہنم مین خلود ہوگا اور موحد آگ سے بہرحال رہائی پائیگا اعتبار خاتمہ کا ہے کہ شرک پر مرا یا توحید پر ولہٰذا حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم مراد حرمت آتش سے خلود نار ہے مثل کفار کے اسمین بشارت ہے واسطے موحد کے مغفرت و دخول جنت کی وللہ الحمد عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے تم پاس اپنے مُردون کے جاؤ اور اون کو لا الہ الا اللہ یاد دلاؤ یہ وہ چیز دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے روایت ابونعیم مین رفعاً آیا ہے احضروا موتاکم ولقنوہم لا الہ الا اللہ وبشروہم بالجنۃ یہ وہ مصرع ہے کہ اسجگہ مرد حکیم حیران رہجاتا ہے اور سب سے زیادہ اسی دم شیطان ابن آدم سے قریب ہوتا ہے جان بدن سے نہین نکلتی یہانتک کہ ہر عضو متالم ہوتا ہے اسلئے ساتھ محتضر کے کلمہ پڑہے تاکہ وسیلہ نطق ہو کیونکہ جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوتا ہے اوسکا خاتمہ سعادت پر ہوتا ہے شیطان اوسدم پاس محتضر کے آکر اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اسلئے اگر ایکبار بھی اوسنے اس کلمہ کو کہہ لیا ہے تو اب بار بار اوسکو تکلیف نہ دے اسلئے کہ الحاح مین یہ خوف ہے کہ کہین شیطان اوسکی زبان پر گرانی نکرے جسکے سبب سے سوء خاتمہ ہوجائے مقصود تلقین سے یہ قدر ہے کہ موت ابن آدم کی ایسے حال پر ہو کہ اوسکے دل مین مضمون لا الہ الا اللہ کا موجود ہو کیونکہ مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل مین نظر کیجاتی ہے اور اوسکے سبب سے نجات ہوتی ہے حرکت لسان تو فقط ایک ترجمہ ہے ما فی القلب کا ورنہ پھر کیا حاصل بعض سلف نزدیک مرد عالم کے فقط ذکر حدیث تلقین پر کفایت کرتے تھے **ف** موت کا مکروہ رکھنا برا ہے اور تلقی اوسکے ساتھ رضا و سرور کے مرغوب فیہ ہے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ کہا ای نبی خدا

کیا مراد کراہیت موت کی ہے ہم سبہی تو موت کو مکروہ رکہتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہے
لکن مومن کو جب بشارت رحمت ورضوان وجنت کی دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنے کو محبوب
رکہتا ہے تو اللہ بہی اوسکا ملنا چاہتا ہے اور کافر کو جب بشارت عذاب وسخط خدا کی
دیجاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے رواہ
الشیخان والترمذی وابو داؤد اسکو احمد ونسائی نے بہی بسند جید ابو ہریرہ سے مطولاً
روایت کیا ہے دوسر لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا احب عبدی
لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت لقاءہ رواہ مالک والشیخان
والنسائی مراد لقاء سے اس جگہہ موت ہے اسلئے کہ یہ لقاء بے موت کے میسر نہین ہوسکتی ہے
درمیان بندہ اور رب کے یہی موت حجاب ہے ٥

می فروشد خویش را اول خرید ارشما	بی فنائی خود میسر نیست دیدار شما

حدیث فضالہ ابن عبید مین فرمایا ہے ای اللہ جو شخص تجہپر ایمان لایا ہے اور اوسنے میری
رسالت کی گواہی دی ہے تو اوسکو اپنا ملنا محبوب کردے اور موت کو اوسپر آسان فرما
اور اوسکو تہوڑی دنیا دے اور جو برخلاف اسکے ہے اوسکے ساتہہ برخلاف اسکے کر
الحدیث رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی **ف میت کے پاس لغو نہ بکے کلمہ**
بخیر کرے اوسکو دعا دے ام سلمہ رفعاً کہتی ہین تم جب پاس بیمار یا میت کے حاضر ہو
تو اچہی بات کہو فرشتے تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہین الحدیث رواہ مسلم واہل السنن
دوسر لفظ یہ ہے تم دعا نکرو اپنی جانون پر مگر خیریت کی اسلئے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین تمہاری
بات پر اسی جگہہ سے علما نے کہا ہے کہ حاضر ہونا صلحا واہل علم کا نزدیک میت کے
مستحب ہے تاکہ اوسکو توبہ اور شہادتین کی یاد دلائین اور اوسکے لئے اور اخلاف میت کے

لئے دعای خیر کرین تاکہ اونکو نفع حاصل ہو حدیث شداد بن اوس مین فرمایا ہے کہ جب تم
پاس میت کے آؤ اوسکی آنکھین بند کردو بصر پیچھے روح کے جاتی ہے اور اچھی بات کہو اسلئے
کہ اہل میت کی بات پر فرشتے آمین کرتے ہین رواہ ابن ماجۃ بکر بن عبد اللہ مزنی
تابعی جب مردہ کی آنکھ بند کرلیتے تو کہتے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر تسبیح کہتے
سفیان نے کہا والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ابو میسرہ زاہدی نے جعفر معلم کی حالت
موت مین آنکھ بند کردی تھی جعفر عابد تھے بعد موت کے اونکو خواب مین دیکھا کہا بہت
بھاری مجپر تیرا آنکھہ بند کرنا میرے مرنیسے پہلے تھا واللہ اعلم **ف وقت احتضار**
کے شیطان پاس مردہ کے آتا ہے اور اوسدم ڈر بری خاتمہ کا ہوتا ہے
اہل علم نے کہا ہے کہ وقت مرنیکے دو شیطان نزدیک مردہ کے آکر ایک داہنی طرف اور
دوسرا بائین طرف بیٹھتا ہے داہنی طرف والا باپ کی صفت پر ہوتا ہے کہتا ہے ای فرزند
مین تیرا شفیق ومحب ہون تو دین نصاری پر مرکہ یہ بہترین ادیان ہے بائین والا صفت
مادر پر ہوتا ہے کہتا ہے میرا شکم تیرا ظرف میرا سینہ تیرا سقایہ میری ران تیرا فرش تھا
تو دین یہود پر مر یہ سب دینون سے بہتر دین ہے اسکو ابو الحسن قابسی مالکی وغزالی نے کتاب
کشف علوم الآخرہ مین اور قرطبی نے تذکرہ مین لکھا ہے جب سانس حلق مین آتی
ہے تب فتنے پیش کئے جاتی ہین ابلیس اپنے اعوان کو خاصۃً اوس مردہ پر مقرر کردیتا
ہے وہ اس حال شدید وہول فظیع مین جہان عقل کے پاؤن لڑکھڑاتے ہین احبار
ناصحین محبین کی شکل مین متمثل ہوتے ہین جیسے ماں باپ بھائی بہن یار آشنا دوست
یگانہ اور کہتے ہین کہ ای فلان اب تو مرتا ہے اور ہم تجسے پہلے مرچکے ہین تو یہودی ہوکر
مرکہ دین مقبول نزدیک اللہ کے یہی ہے اگر اوسنے نہ مانا اور انکار کیا تو دوسری قوم آکر

یہ کہتی ہے کہ تو نصرانی مر کہ یہ دین ہے مسیح کا اسی دین سے اللہ نے دین موسی کو منسوخ کیا تھا غرضکہ اسی طرح ہر ملت کے عقائد کا ذکر کرتے ہین اللہ کو جسکا گمراہ کرنا منظور ہوتا ہے وہ بہک جاتا ہے **وھو قولہ تعالیٰ** ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا یعنی فی الدنیا ای عند الموت بعد اذھدیتنا ای قبل ذلک زمانا طویلا اور جب کسی بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا ہوتا ہے اور اوسکی ہدایت و تثبیت منظور ہوتی ہے تو رحمت ہمراہ جبریل علیہ السلام کے آکر شیاطین کو کھدیڑتی ہے اور چہرہ سے شخص کے پونچھ ڈالتی ہے اور سد میت مسکراتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سے بشارت پاتا ہے جبریل علیہ السلام اوس سے کہتے ہین ای فلان تو مجھے نہین پہچانتا مین جبریل ہون یہ تیرے دشمن ہین شیاطین تو ملت حنیفیہ و شریعت خلیلیہ پر مر انسان کو اس بات سے بڑھکر کوئی فرحت نہین ہوتی **وھو قولہ تعالیٰ** الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ پھر اوسکی جان نکلجاتی ہے **حکایت** امام احمد وقت انتقال کے بیہوش ہوجاتے پھر ہوش مین آتے کئی بار کہا لا بعد لا بعد عبداللہ اونکے فرزند نے پوچھا یہ آپ کیا کہتے ہین کہا شیطان میرے سامنے کھڑا ہے انگشت بدندان مجھسے کہتا ہے فتنی مین کہتا ہون لا بعد لا بعد یہانتک کہ مرجاؤن **حکایت** امام ابوجعفر قرطبی سے کہا تھا لا الہ الا اللہ کہو کہا نہین جب افاقہ مین آئے تو یہ ذکر کیا کہا دو شیطان میرے یمین و شمال سے آئے ایک نے کہا کہ یہودی مر کہ یہ خیر ادیان ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر کہ یہ خیر ادیان ہے مینے دونون سے کہا نہین نہین تم مجھسے یہ کیا بات کہتے ہو حالانکہ مینے اپنے ہاتھ سے کتاب ترمذی و نسائی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ لکھا ہے ان الشیطان یاتی احدکم قبل موتہ فیقول لہ مت یھودیا مت

یعنی تفریق [illegible]

نصرانیا سویہ لاکہنا میرا اونکو جواب دینا تہا کچھہ مینے یہ جواب تمکو نہین دیا تہا قرطبی کہتے ہین اس طرحکا ماجرا بہت سے صلحاء کو پیش آیا بعض کا جواب الاشیطان کو تہا نہ ملقن کو مجاہد نے کہا ہے نہین مرتا ہے کوئی مومن لکن اوسپر اہل مجالسہ اوسکے عرض کیے جاتے ہین جنکے پاس وہ نشست برخاست کیا کرتا تہا اگر اہل لہو تہے تو وہی اور اگر اہل ذکر تہے تو وہی **حکایت** ربیع بن سبرہ کہتے ہین مین شام مین ایک شخص کی موت پر حاضر ہوا اوس سے کہا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا اشرب واسقنی یعنی مجھے شراب پلا ایک دوسرے شخص سے ملک اہواز مین کہا تہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ جواب دیا دہ یازدہ دوازدہ یہ آدمی اہل قلم مین ملازم کچہری کا تہا اوسپر حساب میزان لنے اوسدم غلبہ کیا **حکایت** ایک شخص پیر دن دوشنبہ پنجشنبہ کے خراج مقرر تہا اوس سے حالت احتضار مین کہا لا الہ الا اللہ کہہ وہ دوشنبہ پنجشنبہ کہتے کہتے مرگیا **حکایت** بصرہ مین ایک شخص سے کلمہ کہنے کو کہا وہ یہ شعر پڑہنے لگا

یارب قائلۃ یوما وقد سالت	این الطریق الی حمام منجاب

ایک عورت نے اس شخص سے رستہ حمام کا پوچہا تہا وہ اوسکو بہکا کر اپنے گہر لیگیا اور اوسپر عاشق ہوگیا اوسکے غلبۂ عشق مین مرتے دم یہ بیت پڑہتا تہا عیاذا باللہ من مثل هذا الموت ونعوذ به من الفتن والمحن امام عبد الحق نے کتاب العاقبہ مین اس قصہ کو بطولہا لکہا ہے **حکایت** قرطبی کہتے ہین بعض دلالون پر اشتغال دنیا غالب تہا جب مرنے لگا تو اونگلیون پر حساب کرتا تہا اسی طرح ایک شخص سے کہا تہا کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا علف نم الحمارۃ یعنی تمنے مادہ خر کو چارہ کہلا دیا یا نہین ایک بازاری سے کہا تہا کلمہ پڑہ وہ کہنے لگا ۳ ونیم چارم چہارم ہے ایک اور شخص سے کلمہ پڑہنے کو کہا

اوسنے کہا ناولینی قدحی مجھے میرا پیالہ دیدو **حکایت** ایک شخص جنس پوری تولتا تھا
اوسکو موت آئی اوس سے کہا کلمہ پڑہ اوسنے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھپر کلمہ پڑہنے کو آسان کردے
زبان ترازو کی میری زبان پر رکہی ہے مجھے کلمہ کہنے سے روکتی ہے اسلیے کہ مین ترازو
کو ذرا اسی چیز سے جھاڑتا نہ تھا اور جو میل کچیل گرد غبار ہوا سے جمع ہوجاتا تھا اوسکو صاف
نکرتا تھا **حکایت** ایک آدمی سے وقت احتضار کے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کہا مین نہین
کہہ سکتا پوچھا کون مانع ہے کہا ایک دن ایک عورت میرے پاس کہڑی ہوئی اپنے
لئے سندیل خریدکرتے تھے مینے اوسکے محاسن مین نظر کی تہی **حکایت** ایک اور شخص
سے کہا کلمہ کہہ کہا نہین کہہ سکتا ہون پوچھا کس وجہ سے کہا مین اپنے ہمسایونکو اپنی
زبان سے ستاتا تھا **حکایت** ایک شخص سے کہا لا الہ الا اللہ کہہ کہا مجھے قدرت نہین ہے
کہا کسلئے آخر توکیا کرتا تھا کہا مین جب کسی عورت سے تخلیہ کرتا تو میرا دل اوسکے بوسہ لینے کو
چاہتا اگر وہ راضی ہوجاتی اسی طرح ایک اور مرد سے کہا تھا کہ کلمہ کہہ اوسنے کہا مین نہین
کہہ سکتا پوچھا توکیا کام کرتا تھا کہا مجھسے جب گناہ ہوجاتا تو مین بہ نسبت اللہ کے خلق سے
زیادہ ترشرماتا **حکایت** ایک شخص سے کہا قل لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا استطیع
پوچھا ما کنت تصنع کہا وقعت فی زنا مرۃ فی عمری یعنی مینے تمام عمر مین ایکبار زنا
کیا تھا ایک اور شخص سے کہا کلمہ پڑہ کہا مین نہین پڑہ سکتا کہا ماذا کنت تفعل تو
کیا کرتا تھا کہا ایکبار میری جورو بیمار ہوگئی تہی مینے اپنے غلام سے حرکت کی یعنی اغلام کیا
انتہٰی والحکایات فی ذلک کثیرۃ نسأل اللہ العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ مین کہتا ہون
ظاہر یہ ہے کہ ان لوگون نے اپنے گناہون سے تحفظ نہین کیا بلکہ مصر رہے اور موفق بہ توبہ
وانابت نہین ہوئی ورنہ وہ کون بشر ہے جس سے کوئی گناہ نہین ہوا یا نہین ہوتا ہے

سوای انبیاء علیہم السلام کے لیکن توبہ محاء ذنوب ہوتی ہے علاوہ اسکے جسطرح کہ ایک شان اللہ تعالی کی نکتہ نوازی ہے اسی طرح ایک شان اوسکی نکتہ گیری ہے ولہذا ایمان کو درمیان خوف ورجا کے ثابت کیا ہے اور امن ویاس کو کفر بتایا ہے کتب سنن مین آیا ہے کہ ایک عورت نے بلی باندہ رکھی تھی نہ اوسکو کہانا دیا نہ رہا کیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہاتی وہ اس خطا پر جہنم مین ڈالی گئی اور ایک عورت فاحشہ نے ایک پیاسے کتے کو جو مارے پیاس کے زبان نکالے ہوئے تہا پانی پلا دیا وہ بہشت مین گئی انسان کو چاہیے کہ یوم الحساب سے پہلے اپنے نفس کا حساب آپ کرلے قبل اسکے کہ وہ ملک دیان پر عرض کیا جائے اسلئے کہ اس عرض سے نہ مفر ہے نہ فوت سو تعاطی معاصی سے جہانتک بن سکے دور رہے کہ کہین زبان قول شہادت سے وقت موت کے بند نہو جائے نسئل اللہ لنا ولکم العافیۃ **ف** اعتبار اعمال کا خاتمہ پر ہے اللہ تعالی سوء خاتمہ سے بچائے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کوئی آدمی زمانہ دراز تک جنت والون کا سا کام کرتا ہے پہر خاتمہ اوسکا عمل اہل نار پر ہوتا ہے اور کوئی شخص زمان دراز تک اہل نار کا سا کام کرتا ہے پہر خاتمہ اوسکے عمل کا عمل اہل جنت پر ہوتا ہے رواہ مسلم بخاری کا لفظ یہ ہے بندہ کام کرتا ہے اہل نار کا سا اور وہ اہل جنت مین سے ہے اور عمل کرتا ہے اہل جنت کا سا اور وہ اہل نار مین سے ہے وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ یعنی نہین ہے اعتبار کامون کا مگر خاتمہ سے ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک شخص تم مین کا عمل کرتا ہے مثل عمل اہل جنت کے یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور جنت کے مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے اوس پر کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے مثل عمل اہل نار کے پہر آگ مین جاتا ہے اور کوئی تم مین عمل کرتا ہے

مثل عمل اہل نار کے یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور آگ کے مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو عمل کرنے لگتا ہے اہل جنت کا سا پہر جنت مین جاتا ہے متفق علیہ اس حدیث کو اہل حدیث نے باب الایمان بالقدر وغیرہ مین لکہا ہے مصداق اس حدیث کا امت اسلام مین ہمیشہ مشہود ہوتا ہے صحابہ کا حال ابتدائی معلوم ہے کہ کیا تہا پہر آخر کو اونہین ایسے بہی ہوئے جنکے لئے بشارت جنت کی اسی دنیا مین زبان پیغمبر پر اونکے حین حیات مین آگئی وللہ الحمد جیسے عشرہ مبشرہ و اہل بیت و اہل بدر و اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم اور یون تو سارے صحابہ مرجو المغفرت ہین رضی اللہ عنہم اجمعین وحشرنا معہم تحت لواء سید المرسلین اور اسی امت مین بہت لوگ پڑے ہے نکے ایسے بہی دیکہے سنے کہ ابتدا مین اونہون نے علم واسطے اصلاح حال و مال کے طلب کیا تہا پہر بعد تحصیل و حصول علوم و فنون کے اونپر دنیا غالب آگئی کفار و فجار کے مددگار و ہم صفیر بنگئے اونہین کی محبت مین مرگئے سیکڑون نیکبخت نمازی ایسے دیکہے کہ مرید ہوکر پیر پرست گور پرست بنگئے بدعات و ضلالات مین پہنسکر عقائد باطلہ و اعمال فاسدہ پر مرگئے ونعوذ باللہ من سخط اللہ تعالی اور ایسے بہی دیکہے سنے کہ خاندانی پیرزادہ تہے اور دنیا بہر کی بدعت اونکے گہرون اور مریدون مین ہوتی تہی جب اللہ نے اونکو ہدایت توحید خالص کی فرمائی تو سارا کارخانہ پیری مریدی کا خاک مین ملاکر پکے سلمان بنگئے ومن یرد اللہ بہ خیرا فلا راد لفضلہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ولہذا حدیث عائشہ مین فرمایا ہے کہ اللہ نے کچہہ لوگ واسطے جنت کے پیدا کئے ہین اور وہ ہنوز پشت پدر مین ہین اور کچہہ لوگ واسطے آگ کے بنائے ہین اور وہ اسہی باپ کی پیٹہہ مین ہین رواہ مسلم یطلو لہ عمر بن خطاب رفعا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے

نے آدم کو پیدا کرکے اونکی پشت پر اپنا داہنا ہاتھہ پھیرا ذریت کو نکالا پھر فرمایا مینے انکو جنت کے لئے بنایا ہی یہ اہل جنت کا سا عمل کرینگے پھر اونکی پشت کو دوبارہ مسح کیا اور ذریت کو نکالا اور فرمایا کہ مینے انکو دوزخ کے لئے بنایا ہے یہ دوزخیون کا سا کام کرینگے ایکمرد نے کہا تو اب عمل کرنا کسلئے ہوا فرمایا اللہ جب کسی بندہ کو واسطے جنت کے پیدا کرتا ہے تو اوس سے اہل جنت کا سا کام لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل جنت مین سے مرتا ہے پھر بسبب اوس عمل کے جنت مین جاتا ہے اور جب کسی بندہ کو واسطے دوزخ کے بناتا ہے تو اوس سے کام اہل نار کا سا لیتا ہے یہانتک کہ وہ کسی عمل پر اعمال اہل نار مین سے مرتا ہے پھر بسبب اوس عمل کے دوزخ مین جاتا ہے رواہ مالک والترمذی وابوداؤد اس حدیث سے شناخت بہشتی دوزخی کی دنیا مین معلوم ہوئی کیونکہ جو بات اللہ کے علم سابق ازلی مین ٹھیر چکی ہے اوسی کے موافق ظہور ہر امر کا اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہتا ہے اور ہر شخص وہی کام کرتا ہے جسکے لئے اوسکو پیدا کیا ہے کل میسر لما خلق لہ حدیث ابن عمرو مین آیا ہی کہ حضرت باہر آئے آپکے ہاتھہ مین دو کتابین تھین فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کتابین کیا ہین ہمنے کہا ہم نہین جانتے آپ بتائین جو داہنے ہاتھہ مین تھی اوسکے نسبت فرمایا ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا یعنی اس کتاب مین نام بہشتیون کے مع اونکے باپ و قوم کے لکھے ہین پھر اوسپر مہر لگادی گئی ہے اب نہ کوئی بڑہے نہ گھٹے پھر اوس کتاب کی نسبت جو بائین ہاتھہ مین تھی فرمایا ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا یعنی اس دوسری کتاب مین نام دوزخیون کے ہین مع اونکے

باپ و قوم کے اب اوسپر مہر لگ گئی نہ کوئی کم ہو نہ زیادہ صحابہ نے کہا جب بات ٹھیری تو
اب عمل کرنا کسلیئے ہے کیونکہ اس کام سے تو فراغت حاصل ہو چکی ہے یعنی مدار کتاب ازل
پر ٹھیر چکا تو اب اکتساب عمل مین کیا فائدہ ہے فرمایا تم تو سیدہے چلے جاؤ اور عمل کرتے
رہو جنت والے کا خاتمہ عمل اہل جنت پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کیون نکرے اور دوزخ
والے کا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے گو وہ کیسا ہی کام کرے پھر ہاتھہ سے اشارہ کر کے
اون دونون کتابون کو چھوڑ دیا اور کہا فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق
فی السعیر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ جسکی تقدیر مین جنت مقرر ہو چکی ہے وہ ابتدا مین
گو برے کام کرے لکن انجام کو وہ جنت والون کا سا کام کر کے مغفور ہو جاتا ہے اور
جسکے مقدر مین دوزخ مقرر ہو چکی ہے اوس سے گو آغاز امر مین اچھے کام ہون لکن
آخر کو وہ اہل نار کا سا کام کر کے دوزخی ہو جاتا ہے غرضکہ شناخت سعادت وشقاوت کی اس
دار فانی مین عمل وخاتمہ پر ہے والغیب عند اللہ اسلیئے بڑی کوشش مومن کو اسمین
چاہیے کہ ہمیشہ اوس سے اعمال اہل جنت کے سے ہوتے رہین اور انتہاء اوسکی ابتداء سے
بہتر ہو ٥

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت صلعم اکثر یہ کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب ثبت
قلبی علی دینک انس نے کہا مینے عرض کیا ہم آپ پر ایمان لائے اور جو کچھہ آپ لائے
اوسکو ہمنے مانا کیا آپ کو ہمپر کچھہ ڈر ہے فرمایا ہان ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ
یقلبہا کیف یشاء یعنی دل اللہ کے ہاتھہ مین ہین وہ جسطرح چاہے اونکو پلٹ سکتا ہے
رواہ الترمذی وابن ماجة اس حدیث کے مصداق کا مشاہدہ اکثر خلق کو ہو چکا ہے

اوراس زمانہ مین بہی گاہ گاہ ہوا کرتا ہے سیکڑون نام کے مسلمان جنکے باپ دادے بہی
مسلمان کہلاتے تہے عیسائی ہوگئے بعض پرانے عیسائی ظاہر مین اسلام لے آئے
سیکڑون ہنود نے اسلام قبول کرلیا پکے مسلمان بنگئے سیکڑون مسلمان توحید چہوڑکر
شرک و بدعت مین پہنس کر گمراہ ہوگئے کوئی پیر پرست ہوگیا کوئی گور پرست کوئی
امام پرست کوئی تقلید پرست **ف** حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ قدریہ مجوس ہین اس
امت کے اگر بیمار ہون تو انکی عیادت نکرو اگر مرجائین تو انکے جنازے پر حاضر نہو رواہ
احمد و ابوداؤد قدریہ وہ لوگ ہین جو قدر یعنی تقدیر کا انکار کرتے ہین اور بندہ کو
خالق اپنے افعال کا جانتے ہین مدار انکا تدبیر پر ہے نہ اعتماد تقدیر پر انکو مجوس اسلئے
کہا کہ وہ بہی دو خالق بتاتے ہین ایک خالق خیر یزدان نام دوسرا خالق شر اہرمن نام
سو جسطرح وہ دو خدا کے قائل ہین اسیطرح یہ بیشمار خداؤن کے قائل ہین کیونکہ جب ہر
بندہ اپنے فعل کا خالق ٹہیرا اور گنتی بندون کی اللہ ہی جانے کہ کتنے ہین ہم انکو ٹہیک
ٹہیک شمار نہین کرسکتے تو بیشمار خالق قرار پائے و نعوذ باللہ دوسری حدیث ابن عباس
مین فرمایا ہے کہ دو نوع ہین میری امت کے جنکو اسلام مین کچہہ نصیب و حصہ نہین ہے ایک
مرجیہ دوسرے قدریہ رواہ الترمذی و استغربہ مرجیہ وہ ہین جو یہ بات کہتے ہین کہ سارے
افعال بندون کے بہ تقدیر الٰہی ہین بندون کو کچہہ بہی اختیار اپنے افعال مین نہین ہے ولہذا
ہمراہ ایمان کے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی ہے جسطرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع
نہین دیتی اور قدریہ وہی منکر قدر ہین اس زمانہ مین اکثر نام کے مسلمان قدریہ ہوگئے
ہین الناس علی دین ملوکھم باوجود اسکے آپ کو مسلمان کہتے ہین یہ ویسی بات ہے
ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ سو یہ دونون فرقے اسلام سے حرمان نصیب ہین مذاہب

حق یہ ہے کہ خالق افعال عباد کا اللہ ہے اور بندہ کاسب ہے نہ جبر ہے نہ قدر بلکہ ایک امر ہے
درمیان مین ان دونون کے ہمکو اس مسئلہ مین سرے سے خوض ہی کرنا روا نہین ہے
اسلئے کہ ہمارے سلف اس بحث و غور سے عافیت مین تھے اور بڑی ویرانی خانہ اسلام
کی اسی ہی خوض و بحث سے ہو چکی اور ہوتی ہے انا اللہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ
میری امت مین خسف و مسخ ہوگا مکذبین بالقدر مین رواہ ابوداؤد والترمذی
مورخین نے نشان دیا ہے کہ یہ واقعہ مطابق خبر کے ہو چکا اور کیا عجب ہے کہ آیندہ بھی
کسی جگہہ ہو اس زمانہ مین مذہب قدر کا رواج ہر جگہہ ہو چلا ہے جاہل مسلمان بلکہ
علماء دنیا دار بھی اسی طرف مائل اور اسیکے قائل اور بموجب اوسکے فاعل ہو گئے ہین یہ
علامت ہے قرب قیامت کی اور یہ مذہب روز بروز ترقی پذیر ہے حدیث عمر مین فرمایا ہے
تم پاس اہل قدر کے نہ بیٹھو اور اونسے ابتدا بالسلام و کلام نکرو رواہ ابوداؤد عائشہ کا لفظ
رفعا یہ ہے جو کوئی کچھہ بھی قدر مین کلام کریگا اوس سے دن قیامت کے سوال ہوگا اور
جو نکریگا وہ مسئول نہوگا رواہ ابن ماجۃ اس زمانہ مین نوبت تکلم کی مسئلہ قدر مین
یہانتک پہونچی ہے کہ عام و خاص اہل اسلام بلکہ ہنود نا فرجام بھی باوجود جہل تام کے مسیر
اہتمام ہو کر دعوت خلق کی طرف اس کفر کی کرتے ہین چنانچہ ہزارون نفر جو آپ کو
مسلمان کہتے ہین قدریہ ہو گئے ہین اور ترقی و ہمدردی قومی کا نام لیکر خلق خدا کو
عقیدۂ اسلام سے علحدہ کرتے ہین اسی طرح صدور ذنوب و معاصی مین ایک قوم قدر
کو حجت ٹہیراتی ہے اور آپکو مجبور محض خیال کرتی ہے حالانکہ جو شخص حرکت جماد و
حرکت حیوان مین فرق نکرے وہ شرعا و عقلا کافر بے عقل ہے مقصود ہمارا اسجگہہ کچھہ
بیان قدر کا نہین تہا بلکہ بحث خاتمۂ سوء و خاتمۂ حسن سے ہے سو یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے

انما الاعمال بالخواتیم مختصر تذکرہ مین شعرانی رح نے فرمایا ہے قال العلماء سوء الخاتمۃ
لایکون الالمن کان مصرا علی المعاصی فی الباطن وله اقدام علی الکبائر مخادعۃ
اللہ عز وجل اما من کان علی قدم الاستقامۃ فی الظاہر ولم یصر علی معصیۃ
فی الباطن فما سمعنا ولا علمنا ان مثل ھذا یختم له بسوء ابدا ولله الحمد علی
ذلک بخلاف من غلب علیه حب المعاصی والوقوع فیھا من غیر توبۃ فربما
نزل علیه الموت قبل التوبۃ فیصدمه الشیطان عند تلک الصدمۃ و
یختطفه عند تلک الدھشۃ والعیاذ باللہ تعالی فیظھر شقاوۃ للناس عند موته
وقد یکون العبد مستقیما طول عمرہ ثم یتغیر ویبدل اذا قرب اجله ویخرج
عن طریق الاستقامۃ فیکون ذلک سببا لسوء خاتمته وشوم عاقبته کما وقع
لابلیس کہتے ہین ابلیس نے ہمراہ ملائکہ کے ہزارہا سال عبادت کی تہی وہ بڑا عابد تھا اسیطرح
بلعام بن باعورا کو اللہ نے اپنی آیتین عطا فرمائی تہین وہ بڑا عالم تہا پہر اوسنے اوس علم
کو چہوڑکر خلود الی الارض واتباع ہوی اختیار کیا اللہ نے اوسکو اپنی بارگاہ عالیجاہ سے
مطرود ومردود فرمایا اور اوسکی مثال سانپ کتے کے دی یہی حال برصیصا عابد کا ہوا اللہ
نے اوسکے حق مین فرمایا ہے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر الآیہ خلاصہ
حکایت حال مذکور یہ ہے کہ جسکو جنون یا صرع ہوتا وہ برصیصا کے مسح سے اچہا ہوجاتا
بادشاہ کی بیٹی خبطن ہوگئی تہی اوسکو بہیجا کہ وہ زیر صومعہ برصیصا شب بسر کرے ابلیس نے
آکر کہا اسوقت وہ بے حس ہے عقل اوسکی غائب ہے تو اوس سے زنا کر جب زنا کر چکا تو
کہا اگر اوسکو یہ بات معلوم ہوجائیگی تو وہ لوگون مین تیرا ہتک کریگی اسلئے تو اوسکو ذبح کرکے
اس ریت کے ٹیلے کے نیچے گاڑ دے جب بادشاہ کے لوگ اوسکے لینے کو آئین تو تو یہ کہدینا کہ

وہ تو اچھی ہو کر چلی گئی وہ تجکو سچا جان لینگے اوسنے یہی کیا ابلیس صورت مین ایک عابد
کی پاس بادشاہ کے گیا اور کہا کہ برصیصا نے تیری بیٹی سے فسق کیا پہر خوف تہتک سے
اوسکو مار کر قریب صومعہ کے ایک ٹیلہ کے نیچے دفن کر دیا ہے اب وہ تمسے یہ بات کہیگا کہ
وہ تو اچھی ہو کر چلی گئی تم اُسکو سچا نہ سمجھنا بادشاہ نے ایک جماعت بھیجی اس خبر کو صحیح پایا
حکم دیا کہ برصیصا کو سولی پر کہینچو حالت صلب مین ابلیس نے آکر کہا تو اپنے ماتھے سے اشارہ
سجدہ کا میرے لئے کر دینے جسطرح تجکو گرفتار کرایا ہے اسی طرح تجکو رہا بھی کرا دونگا
اوسنے اشارہ سجدہ کا کیا اور کافر ہو گیا ابلیس وہان سے چلدیا اوسکو رہا نکرایا آخر وہ کفر پر
مر گیا اللھم احفظنا اسی طرح مصر عتیق مین ایک موذن صالح ایک دختر نصرانی پر عاشق
ہو گیا تہا پہر نصرانی ہو کر اوس دختر سے نکاح کیا اوسی دن سطح خانہ پر شہر دیکھنے کو چڑہا
وہان سے گر کر نصرانی مرگیا نہ جورو ہاتہ آئی نہ اسلام باقی رہا نسأل اللہ العافیۃ اس
حکایت کو زواجر مین مطولاً لکہا ہے اسی طرح قصہ ابن السقا کا ہے کہ وہ بغداد مین ایک
عالم سربرآوردہ تہا پہر روم مین ایک عورت نصرانیہ پر فریفتہ ہو کر بہت بری طرح حالت
کفر مین قبلۂ اسلام سے منہہ پہیر کر مرگیا اوسکو پورا قرآن حفظ تہا پا بعد عشق کے
ایک حرف تک یاد نرہا فاعتبروا منہ یا اولی الابصار مین کہتا ہون اہل علم نے اسی
جگہہ سے عشق کو منجملہ انواع شرک باللہ کے ٹہیرایا ہے ابتدا اسکی ایک زن کافرہ سے ہوئی
تہی ہمنے نہین سنا کہ کسی عاشق کا خاتمہ بالخیر ہوا ہو اور کیونکر ہو کہ جب غلبہ اس مرض کا کسی
شہوت پرست پر ہوتا ہے تو معشوق اوسکا معبود ٹہیر جاتا ہے وہ معشوق کی مرضی کو
خالق کی مرضی پر مقدم کرتا ہے اور یہ صریح کفر ہے **حکایت** حدیث عثمان مین آیا ہے
کہ بچو تم شراب سے کہ ام الکبائر ہے اگلے زمانہ مین تمسے پہلے ایک شخص تہا اللہ کی عبادت کرتا

ایک عورت اوسپر فریفتہ ہوگئی اپنی کنیز بھیجکر اوسکو بلایا کنیز نے کہا میری بی بی تمکو واسطے گواہی کے بلاتی ہین وہ ہمراہ اوس کنیز کے ہولیا جس دروازیکے اندر جاتا وہ اوسکو بند کرتی جاتی یہانتک کہ وہ نزدیک ایک عورت تابان و درخشان کے پہنچا اوسکے پاس ایک لڑکا اور ایک بوتل شراب کی رکہی تہی اوس عورت نے کہا واللہ مینے تجکو واسطے کسی گواہی کے نہین بلایا ہے ولکن اسلئے بلایا ہے کہ تو مجھسے صحبت کریا اس شراب کا ایک پیالہ پیے یا اس لڑکے کو قتل کر اوسنے کہا اچھا پیالہ شراب کا مجھے پلادے کہ یہ سب مین آسان امر ہے جب اوسکو ایک ساغر پلایا تو اوسنے کہا اور دے غرضکہ یہانتک اوسکو پلاتی رہی کہ شراب نے اپنا پورا اثر اوسمین کیا وہ مرد اس عورت پر گر پڑا یعنی اوس سے صحبت کی اور اوس غلام کو مار ڈالا سو بچو تم شراب سے واللہ ایمان و ادمان خمر جمع نہین ہوتا اور قریب ہے کہ ایک ان دونو نمین سے اپنے صاحب کو باہر کردے یعنی یا تو ایمان ہی رہیگا یا شراب اخرجہ رواہ النسائی **حکایت** ایک مرد مسلمان قید ہوگیا تہا وہ دو راہبون کی خدمت کیا کرتا اوسکو قران شریف یاد تہا جب قرآن پڑہتا اون دونون راہب کو رقت قلب ہوتی اور وہ دونون روتے یہانتک کہ مسلمان ہوگئے اور یہ مسلمان نصرانی ہوگیا اونہون نے ہر چند اوس سے کہا کہ تو اپنے اگلے دین پر آجا کہ وہ بہتر ہے اوسنے نہ مانا یہانتک کہ نصرانی مرا نسئل اللہ حسن الخاتمۃ ٥

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست	کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

ف بعض انبیاء علیہم السلام نے ملک الموت سے کہا تہا کہ تمہارا کوئی قاصد نہین ہے جو تمسے پہلے آکر ہوشیار کردے تاکہ لوگ تمسے حذرناک ہوجائین کہا ہان واللہ میرے بہت سے پیغامبر ہین علل و امراض و شیب و ہرم و نقص سمع و بصر لکن وہ شخص کہ جسپر یہ

نازل ہوتی ہین حبیثت کی فکرنہین کرتا ہے اور نہ تائب ہوتا ہے اور نہ زاد آخرت لیتا ہے تومین وقت قبض روح کے اوسکو پکارکر کہدیتا ہون کہ کیا مینے تیرے پاس اپنا رسول بعد رسول کے اور نذیر بعد نذیر کے نہین بھیجا اب مین وہ رسول ونذیر ہون کہ بعد میرے کوئی رسول ونذیر نہین ہے حدیث مین آیا ہے ہر دن جبکہ سورج نکلتا ہے تو ملک الموت ندا کرتا ہے کہ ای مرد چہل سالہ یہ وقت ہے اخذ زاد کا ابھی تمہارے ذہن حاضر اور تمہارے عضا قوی وسخت ہین ای مرد پنجاہ سالہ وقت اخذ وحصاد کا نزدیک آیا ای شخص شصت سالہ تو عقاب سو حساب کو بھول گیا اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ذکرہ ابن الجوزی رح اہل علم کہتے ہین آدمی جب ساٹھہ برسکو پہنچ جائے تو اب اوسکو لہو ولعب مین رہنا زیبا نہین ہے طبری نے کہا ہے مراد نذیر سے اس آیت مین پیری ہے اللہ تعالی ہر دن مین پچاس بار چہرۂ مرد پیر مین نظر کرکے فرماتا ہے ای ابن آدم تو کبیر السن ہوا تیرے استخوان سست پڑگئے تیری اجل قریب آئی تو مجھسے اب شرم کرجسطرح کہ مین تجھسے شرم کرتا ہون کیونکہ مجھے شرم آتی ہے کہ مین بوڑھے آدمی کو عذاب کرون ؎

رایت الشیب فی نذر المنایا	یذکرنی بعمرلی قصیر
تقول النفس غیر لون ھذا	عساک تطیب فی عمر یسیر
فقلت لھا المشیب نذیر عمری	ولست مسوداً وجہ النذیر

بعض علما نے کہا ہے کہ منجملہ نذر موت کے ایک حمی یعنی بیماری ہے تپ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول موت کا آنیوالا ہے موت اہل واقارب واحباب واصحاب کی ابلغ نذیر ہے ہر وقت وزمان مین مین کہتا ہون کہ ہم اپنے ایک ماں باپ سے پانچ بھائی بہن تھے

پہلے باپ نے وفات پائی مین یتیم پنجسالہ رہگیا پہر بڑے بہائی نے تیس برس چار ماہ کی عمر مین
انتقال کیا پہر بڑی بہن نے عمر چہل سالہ مین وفات پائی پہر منجہلی بہن نے عمر سی سالہ مین
انتقال کیا دو چار ہی سال کی مدت مین سب آگے پیچہے چلدئے اب ایک مین اور ایک چہوٹی
بہن باقی ہے ہماری عمر سارے گہر مین زیادہ ہوئی ذلك تقدیر العزیز العلیم اب
نذیر موت ہمارے پاس بہی آگیا یعنی دانت گر گئے بال سفید ہوگئے ہڈیان کمزور پڑگئین
طاقت اعضا نے جواب دیدیا بڑہاپے نے ہر طرف سے آکر گہیر لیا عمر پنجاہ و ہفت سال کو
پہنچی پیغام مرگ کا دمبدم آنے لگا ؎

موی سفید از اجل آرد پیام	پشت خم از مرگ بگوید سلام

یہ وقت اہتمام اور انتظام مراد کا ہے اللہ سے توفیق انابت کا سوال ہے وھو ارحم الراحمین
میری زندگی بمقابلۂ وفات والدین و برادر و خواہران کے وہ مثل ہے ؎

ان عشت تفجع بالاحبۃ کلھم	وفناء نفسك لا ابالك افجع

ف مجاہد نے کہا ہے جو شخص چالیس برس کو پہنچا تو اب اوسکے لئے وہ وقت آگیا کہ بمقدار
اللہ کی نعمتون کا پہچانے اور اوسکے احسان و کرم کو اپنے اوپر اور اپنے والدین پر جانے
لقولہ تعالی حتی اذا بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ امام مالک رح کہتے تہے
ہمنے لوگون کو اور اپنے شہر کے اہل علم کو پایا کہ وہ دنیا طلب کرتے لوگون سے خلط ملط رکہتے
یہانتک کہ جب ایک ان مین کا چالیس برس کو پہنچ جاتا تو لوگون سے کنارہ کش ہو کر عبادت کے
لئے فراغت و فرصت حاصل کرتا انتہی لکن اب تو حال خلق کا یہ ہے کہ ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

حکایت ایک عالم کبیر کی ایک مجلس تہی ایک باغ مین وہان سوا اوسکے اخوان و اصحاب

کے کوئی دوسرا نہ جاسکتا ایکدن وہ عالم بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک مرد اندر درختون کے نظر آیا اور پاس اس عالم کے آبیٹھا جماعت متکدر ہوئی اور قصد کیا کہ دربان سے باز پرس کرین عالم نے اوس شخص سے کہا کہ تمہارا کچھہ کام ہے کہا ہان ایک مرد پر حق ثابت ہو چکا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اوسکے لئے کوئی مدافع ہے جو اوس حق کو دور دفع کردیگا کہا حاکم کی رائے مین جتنا حق ثابت ہوا وسکو قائم کردے سائل نے کہا حاکم نے ایک اجل یعنی مدت واسطے اوسکے مقرر کردی ہے لکن اس سے کچھہ کام نہ چلا اور وہ اپنے لداد و جدال سے باز نہ آیا کہا اب حاکم کو چاہئے کہ اوسپر حکم قطعی جاری کردی کہا حاکم نے نہایت نرمی سے اوسکو پچاس برس سے زیادہ کی مہلت دی تھی عالم نے اپنا سر نیچے کیا اور ماتھے سے لپسینا بہہ نکلا سائل اوٹھکر چلدیا اور عالم اپنے نشہ غفلت سے ہوش مین آیا سائل کا حال پوچھا دربان نے کہا کہ ادہر سے تو کوئی شخص بہی اندر نہین گیا ہے اور نہ باہر آیا ہے عالم نے اپنے اصحاب سے کہا یار واب تم جاؤ رستہ لو مجھے چھوڑ دو کہ موت کی طیاری کرون پھر جب سے وہ سوا مجلس ذکر وعظ کے اور کہین نظر نہ آتا تھا تاآنکہ مرگیا رحمہ

الموت فی کل حین ینشر الکفنا	ونحن فی غفلة عما یراد بنا
لا تطمئن الی الدنیا و زینتها	وان توشحت من اثوابها الحسنا
این الاحبة والجیران ما فعلوا	این الذین هم کانوا لنا سکنا
سقاهم الموت کاسا غیر صافیة	فصیرتهم لاطباق الثری رهنا

حکایت ایک بادشاہ نے یکایک اپنا ملک چھوڑ دیا لوگون نے کہا اسکا کیا سبب ہے کہا مینے اپنی ریش مین دو موی سفید دیکہکر اوکھاڑ ڈالے وہ پھر نکل آئے پھر اونکو اوکھاڑا وہ پھر تیسری بار برآمد ہوئے مینے تامل کیا میری سمجھ مین یہ آیا کہ یہ دونون دو رسول

ہین طرف سے میرے رب کے یہ یون کہتے ہین اترك الدنیا وتعالی اسلئے مینے کہا سمعا وطاعۃ پھر وہ بادشاہ زمین مین سیاحت کرتا اللہ کی عبادت بجالاتا یہانتک کہ انتقال کیا

وزائرۃ للشیب لاحت بمفرقی	فادرکتھا بالنتف خوفا من الحتف
فقالت علی ضعفی استطلت وانما	رویدک حتی یلحق الجیش من خلفی

حدیث مرفوع مین آیا ہے من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ یعنی جو کوئی حالت اسلام مین بوڑھا ہوگیا یہ بڑھاپا اوسکے لئے دن قیامت کے نور ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ ان اللہ یستحی ان یعذب ذا شیبۃ مین کہتا ہون ای رب یہ تیرا بندہ شرمندہ اسلام مین بوڑھا ہوگیا ہے قد وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا یہ عمر درازاوسکی گناہون مین گذر گئی یہ گناہ زمین سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے غدرات فجرات سے نامہ اعمال سیاہ ہوچکا اتباع خطوات شیطان سے حال ہال تباہ نظر آتا ہے اب اس بڑھاپے کی شرم تجہی کو ہے اسدم تک جو گناہ مجہسے ہوئے ہون جنکو مین جانتا یا نہین جانتا ہون ان سب سے مین توبہ نصوح کرتا ہون اور یہ کہتا ہون رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین اب مارنا ایمان پر تیرے ارادے پر موقوف ہے اور تجہی کو معلوم ہے مجکو تو نے اگر دیوان اشقیا مین لکہا ہو تو اب ای غفور رحیم نام میرا دیوان سعدا مین لکہہ کیونکہ تو نے کہا ہے اور تجہسے بڑھکر کوئی سچا نہین ہے یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب اور مینے کتب عقائد مین پڑہا ہے کہ الشقی قد یسعد یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہتے ہین سب سے پہلے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے تھے عرض کیا ای رب یہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ وقار ہے عرض کیا رب زدنی وقارا ولہذا اوکہاڑنا موئی سفید کا مکروہ ہے اور سیاہ کرنا او نکا منہی عنہ **حکایت** ایک اعرابی نے کچھہ سفید بال اپنی ڈاڑہی

مین دیکھہ کر یہ شعر پڑہے ہے ؎

یا ویح من فقد الشباب وغیرت	منه مفارق راسه بخضاب
یرجو عمارة وجهه بخضابه	ومصیر کل عمارةٍ لخراب
انی وجدت هما اجل رزیة	فقد الشباب وفرقة الاحباب
پیری نے ملک تن کو اُجاڑا وگرنہ یان	تہا بند وبست اور ہی ملک شباب مین ؎
ضعف و ناطاقتی و سُستی اعضا ہر دم	ایک گھٹنے سے جوانی کے بڑہا گیا کچھہ ؎

وبالجملة فاعلموا یا اخوانی ان لیس بعد الشیب عذر یعتذر به البشر عند خالق القوی والقدر وما ذا بعد الحق الا الضلال وقد کفی الله المومنین القتال والله اعلم بحقائق الاحوال والاعمال

باب ۶

آدمی کی شناخت لوگون سے کب منقطع ہو جاتی ہے اور بیان توبہ اور بشارت روح کا

ابو موسی اشعری نے حضرت سے پوچہا تہا کہ معرفت بندہ کی لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے فرمایا کہ جب معائنہ کر لیتا ہے یعنی ملک الموت کو یا ملائکہ کو رواہ ابن ماجة یہی معنی اس حدیث ترمذی کے ہین ان الله یقبل توبة العبد مالم یغرغر یعنی قبول کرتا ہے الله توبہ بندے کی اوس دم تک کہ روح حلق تک نہین پہنچی ہے اور جب پہنچ جاتی ہے تو پہر معائنہ رحمت یا عذاب کا کر لیتا ہے اوسوقت توبہ کرنا یا ایمان لانا کچھہ نفع نہین دیتا اس سے معلوم ہوا کہ توبہ مبسوط ہے واسطے بندہ کے یہانتک کہ قابض الارواح کا معائنہ کرے یہ اوسوقت تک ہوتا ہے کہ روح غرغرہ کرے جب لگ سینے سے حلقوم تک

کٹ گئی تو اب وقت معائنہ کا آگیا اور موت حاضر ہو گئی اسلئے ہر بندہ کو چاہیے کہ معائنہ وغیرہ سے پہلے توبہ کر لے ؎

توبہ ہا از نفس باز پسین دست رد ست		بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند	

حدیث مرفوع مین آیا ہے شیطان نے کہا مجھے قسم ہے تیرے عزت و جلال کی مین ابن آدم کو نہ چھوڑونگا جب تک اونکے بدن مین جان ہے اللہ تعالی نے فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ مین توبہ کو ابن آدم سے حجاب مین نرکھونگا جبتک کہ جان اوسکی غرغرہ نکرے اس مہلت و امکان پر بھی اگر کوئی تائب نہو تو سمجھو کہ وہ بڑا بد نصیب ہے اہل علم نے کہا ہے کہ بڑی فریاد جہنم مین اسی تاخیر توبہ کی ہوگی حالانکہ ہمسے لوگون کی توبہ بھی محتاج استغفار کی ہوتی ہے بسبب عدم صدق کے حسن بصری کہتے تھے استغفارنا یحتاج الی استغفار کثیر قرطبی نے کہا ہے یہ ذکر اونکے زمانہ کا ہے ہم اپنے زمانہ کو کیا کہین جسمین ہر انسان گناہون اور ظلم پر جھکا ہوا ہے کسی کو توفیق توبہ کی حاصل نہین ہوتی ہے بعد اسکے ہاتھ مین سبحہ یعنی تسبیح موجود ہے وہ یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مین اپنے گناہون سے استغفار کرتا ہون حالانکہ دل اوسکا اعتبار سے بالکل غافل ہے واسطے علی بن ابی طالب جب کسی شخص کو دیکھتے کہ تسبیح پر استغفار کرنے مین شتابی کرتا ہے تو اوس سے فرماتے هذه توبة الكذابين وتوبتك تحتاج الى توبة ؎

سبحہ در دست توبہ میگوید		دل بگردان مرا چہ گردانی	

مین کہتا ہون یہ ذکر زمانہ مرتضوی و حسن بصری و قرطبی و شعرانی رحکا ہے اب ہم اپنے زمانہ کو بلکہ اپنی حالت کو کیا روئین کہ اب ہمکو وہ وقت ملا ہے کہ صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہو جاتا ہے اور بالعکس فانا للہ وانا الیہ راجعون محققین نے کہا ہے قدرت

نہین ہوتی ہے توبہ نصوح پر مگر افراد مردم کو اسلیئے کہ ایسی توبہ نہایت عزیز الوجود ہے فلہذا
تم کثرت سے استغفار ہی کیا کرو بلکہ اپنے استغفار سے بہی مستغفر ہوا سلیئے کہ تم اس استغفار
کرنے مین سچے نہین ہو ہمکو فضل سے تمہارے رب کے امید ہے کہ جب تمکو کچہہ بہی پشیمانی
حاصل ہو گی تو تمہاری توبہ قبول ہوجائیگی اسلیئے کہ حدیث مین آیا ہے الندم توبة
اور بخاری و مسلم مین رفعًا مروی ہے کہ بندہ نے جب اقرار اپنے گناہ کا کر لیا اور توبہ کی
تو اللہ اوسکی توبہ کو قبول کر لیتا ہے ابو حاتم نے اپنی مسند مین رفعًا روایت کیا ہے کہ جو بندہ
نماز پنجگانہ پڑہتا ہے اور رمضان کا روزہ رکہتا ہے اور ساتون کبائر سے بچتا ہے اوسکے
لئے دن قیامت کے آٹہون دروازے جنت کے کہولدئے جاوینگے یہانتک کہ وہ دروازے کہلکر
ہونگے پہر یہ آیت پڑہی ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم الی اخر الآیہ
مین کہتا ہون مراد ساتون کبائر سے وہ گناہ ہین جنکا ذکر حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا یون آیا
ہے کہ تم بچو سات موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ و سحر و قتل نفس محرم مگر حق کی
راہ سے اکل ربا اکل مال یتیم پیٹہہ پہیرنا دن زحف یعنی معرکہ کے تہمت زنا لگانا محصنات
مومنات غافلات کو متفق علیہ دوسری روایت ابن عمرو مین عقوق والدین و یمین
غموس و شہادت زور کو بہی زیادہ کیا ہے اور یون تو کبائر اعضا چار سو ایک ہین اور ربا
کے ۷۰ یا ۷۲ بہر حال تکفیر سیئات صغائر کی اجتناب کبائر پر موقوف ہے واللہ اعلم امام
مالک سے پوچہا تہا قاتل نفس کے لئے توبہ ہے کہا اللہ نے اس دروازے کو کہولا ہے
مین اوسکو بند نہین کر سکتا و للہ الحمد بیان مین توبہ کے رسالہ محو الحوبہ و تفہیم الکرب و
بہت جامع لائق مراجعت ہین و باللہ التوفیق **ف** مرتے وقت مومن ہو یا کافر اوسکی
روح کو بشارت دیجاتی ہے خواہ جنت کی یا دوزخ کی حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے

المومن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ الی قولہ واما الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ متفق علیہ بطولہ ابو قتادہ کہتے ہین حضرت کا گذر ایک جنازہ پر ہوا فرمایا مستریح ہے یا مستراح کہا یہ کون ہوئے فرمایا بندہ مومن مرکر تکلیف واذیت دنیا سے چھوٹ کر طرف رحمت خدا کے استراحت کرتا ہے اور بندہ فاجر سے عباد وبلاد وشجر ودواب راحت پاتے ہین متفق علیہ ٥

تو چنان زی کہ چو میری برہی		نہ چنان گر تو بہ میری برہند	

حافظ شیراز نے کیا خوب کہا ہے ٥

چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را		غبار خاطر از رہگذار ما نرسد	

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے پاس میت کے فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر نیک مرد ہے تو کہتے ہین نکل اے جان پاک تو جسد پاک مین تھی نکل ستودہ ہوکر تجھکو مژدہ ہو روح وریحان کا اور رب غیر غضبناک کا یہ بات اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ باہر نکلتی ہے پھر اوسکو آسمان پر لیجاتے ہین اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہین وہان پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے کہتے ہین فلان ہے تب کہا جاتا ہے اس جان پاک کو جو پاک بدن مین تھی داخل ہو تو ستودہ ہوکر اور خوش حال ہو ساتھ روح وریحان یعنی راحت ورزق کی اور رب کے جو تجھپر خفا نہین ہے یہانتک یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ روح اوس آسمان تک جا پہنچتی ہے جسپر اللہ ہے اور اگر وہ آدمی برا ہے تو اوس سے کہتے ہین نکل اے جان ناپاک تو بدن ناپاک مین تھی نکل بری ہوکر اور مژدہ لے آب گرم اور پیپ کا و آخر من شکلہ ازواج یعنی اسیطرح کے اور عذابون کا بھی یہ بات کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ باہر نکل آتی ہے پھر اوسکو آسمان کی طرف لے چڑھتے ہین اور دروازہ کھلوانا چاہتے ہین

وہان کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین فلان ہے جواب ملتا ہے کہ نہو مرحبا اس نفس خبیث
کو جو کہ بدن خبیث مین تہا پھر جا بد ہو کر تیرے لئے دروازے آسمان کے کہولے نجاینگے
تب وہ آسمان پر سے چہوڑ دیجاتی ہے پہر قبر پر آکر تہمتی ہے رواہ ابن ماجۃ دوسرا لفظ
ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا جسوقت روح مومن کی نکلتی ہے تو دو فرشتے اوسکو لیکر
اوپر چڑہتے ہین حماد راوی حدیث نے کہا پہر ذکر کیا خوشبو و مشک کا پہر کہا آسمان والے
کہتے ہین یہ پاک روح ہے جو طرف سے زمین کے آئی ہے رحمت کرے اللہ تجہپر اور اوس بدن
پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پہر اوسکو پاس اوسکے رب کے لیجاتے ہین حکم ہوتا ہے لیجاؤ
اسکو آخر اجل یعنی قیامت تک مراد قیامت سے اسجگہ برزخ ہے جسمین کہ قیامت تک وہ
رہیگی اور جب روح کافر کی نکلتی ہے حماد نے کہا پہر ذکر کیا اوسکی بدبو اور لعنت کا پہر
کہا کہ آسمان والے یہ کہتے ہین کہ یہ روح خبیث ہے طرف سے زمین کے آئی ہے لیجاؤ
اسکو آخر اجل تک ابوہریرہ کہتے ہین یہ کہکر حضرت نے اپنا کپڑا ناک پر رکہہ لیا رواہ مسلم
یعنی بدبو بتانے کو تیسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے حضرت نے فرمایا مومن جب محتضر ہوتا ہے تو
اوسکے پاس فرشتے رحمت کے حریر سفید لیکر آتے ہین کہتے ہین نکل تو راضی اور اللہ تجہسے
راضی طرف روح و ریحان کے اور ایسے رب کے جو غصے مین نہین ہے وہ عمدہ خوشبوی
مشک کی طرح نکلتی ہے اوسکو فرشتے ہاتہون ہاتہہ لیتے ہین اور آسمان کے دروازون
تک لیجاتے ہین وہ لوگ کہتے ہین یہ کیا عمدہ خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے تمکو آئی ہے
پہر اوسکو پاس ارواح مومنین کے لاتے ہین اونکو اوس سے بہی زیادہ خوشی ہوتی ہے
جیسے تم مین کسی غائب کے آنیسے ہو وہ اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان
نے کیا کیا فرشتے کہتے ہین اسکو چہوڑدو یہ دنیا کے غم مین تہا وہ کہتا ہے فلان مرگیا

کیا وہ تمھارے پاس نہین آیا کہتے ہین اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے اور کافر جب محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس فرشتے عذاب کے آتے ہین ٹاٹ لیکر اور کہتے ہین نکل تو خفا اور تجھپر خفگی ہے طرف عذاب خدا کے وہ مردار بدبودار کی طرح نکلتی ہے اوسکو زمین کے دروازے پر لاتے ہین مراد دروازۂ آسمان دنیا کا ہے کہتے ہین یہ بڑی بدبودار روح ہے پھر اوسکو پاس ارواح کفار کے لیجاتے ہین رواہ احمد والنسائی **حکایت** کعب جب مرنے لگے ام بشر نے آکر کہا تمسے اور فلان سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہدینا کعب نے کہا اللہ تجھے بخشے مین تو سخت شغل مین ہونگا یعنی اپنے حال وجزا اعمال مین گرفتار ہونگا کہا تو نے حضرت سے نہین سنا کہ روحین مومن کی اندر سبز پرندون کے ہونگے وہ جنت کے درخت چرتے ہین کہا ہان کہا یہی میرا مطلب ہے رواہ ابن ماجۃ والبیہقی **حکایت** محمد بن منکدر پاس جابر بن عبداللہ کے آئے وہ موت مین تھے کہا تم میرا سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدینا رواہ ابن ماجۃ محمد بن کعب قرظی تابعی جلیل کہتے ہین کہ جان جب منھہ مین آکر نکلنا چاہتی ہے تو ملک الموت آکر کہتا ہے السلام علیك یا ولی اللہ ان اللہ یقرءك السلام پھر یہ آیت پڑہی الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعلمون یعنی اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ملائکہ وفات وقت وفات کے سلام کرتے ہین اور مژدہ دخول جنت کا واسطے آیندہ کے سناتے ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ملک الموت جب آکر روح مومن کی قبض کرتا ہے تو کہتا ہے تیرے رب نے تجھکو سلام کہا ہے براء بن عازب نے آیہ تحیتھم یوم یلقونہ سلام مین کہا ہے کہ مراد تسلیم ملک الموت ہے میت پر وقت قبض کرنے روح کے جبتک کہ وہ اس سلام سے اوسکو نوید امن نہین دیتا ہے تب تک روح کو قبض نہین کرتا مجاہد نے

کہا ہے مومن کی جان جب نکلنے کو ہوتی ہے تو اوسکو بشارت صلاح ولد کی دیجاتی ہے
تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو حدیث عائشہ مین فرمایا ہے مومن کو جب اوسکی موت حاضر ہوتی
ہے تو اوسے اللہ کی رضوان وکرامت کی بشارت دیجاتی ہے اوسدم اوسکو کوئی شئے محبوب تر
حال آیندہ سے نہین ہوتی وہ اللہ سے ملنے کو بہت دوست رکہتا ہے اور اللہ اوسکا ملنا چاہتا
ہے اور کافر کو وقت احتضار کے بشارت عذاب وعقوبت کی دیتے ہین اوسکو کوئی شئی حال
آیندہ سے زیادہ ترمکروہ نہین ہوتی ہے وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے
کو مکروہ رکہتا ہے رواہ اهل السنن واصلہ فی الصحیحین ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ جب آنکھہ پہٹی اور سینہ نکلا اور کہال کے بال کہڑے ہوئے اور اونگلیو نمین تشنج ہوا تب
اوس گہڑی جو لقاء خدا کو دوست رکہتا ہے اللہ بہی اوسکے ملنے کو دوست رکہتا ہے اور
جو مکروہ رکہتا ہے اللہ بہی اوسکے ملنے کو مکروہ رکہتا ہے دوسری روایت یہ ہے کہ جب
اللہ کسی بندے کے ساتھہ بہلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکی موت سے پہلے ایک فرشتہ مقرر
کردیتا ہے جو اوسکو سیدہا رکہتا ہے اور توفیق خیر کی دیتا ہے یہانتک کہ لوگ یہ کہتے
ہین کہ فلان شخص اگلے حال سے اچہا مرا اور جب وہ اپنے ثواب کو دیکہتا ہے تو اوسکا
جی فرحان وشادان ہوتا ہے یہ اوسوقت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے ملنے کو دوست رکہتا ہے
اور اللہ اوسکے ملنے کو اور جب اللہ ساتھہ کسی بندہ کے ارادہ شر کا فرماتا ہے تو ایک سال اوسکے
مرنیسے پہلے ایک شیطان کو اوسپر مقرر کرتا ہے وہ اوسکو گمراہی و فتنے مین ڈالدیتا ہے
یہانتک کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ فلان اگلے حال سے بدتر مرا پہر وہ جبکہ محتضر ہو کر اپنے عذا
کو دیکہتا ہے تو اوسکا دم چہوٹ جاتا ہے یہ ہی مکروہ رکہنا اوسکا لقاء خدا کو اور خدا کا مکروہ
رکہنا اوسکے لقاء کو ترمذی مین بسند صحیح رفعاً آیا ہے کہ جب اللہ اپنے بندے کے ساتھہ

ارادہ بھلائی کا کرتا ہے تو اوسکو کام مین لگاتا ہے پوچھا کیونکر فرمایا مرنیسے پہلے اوسکو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے قتادہ نے معنی روح وریحان کے یہ کہے ہین کہ روح سے مراد رحمت ہے اور ریحان وقت موت کے فرشتے لیکر سامنے آتے ہین ابن ماجہ مین آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے تفسیر مین اس آیت کے اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون کہا تہا کہ مومن جب فرشتون کو دیکھتا ہے تو وہ اوس سے کہتے ہین کہ ہم تجکو دنیا مین پہیر دین وہ کہتا ہے کیا رنج وغم وہم وحزن کے گہر مین تم مجکو پہیروگے مجہے تو تم اللہ کے پاس لیچلو اور جب وہ کافر سے یہ بات کہتے ہین تو وہ کہتا ہے ارجعون لعلی اعمل صالحا الخ +

باب

روحین آپسمین آسمان پر ملتی ہین اور زمین والونکا حال دریافت کرتی ہین اعمال پیش ہوتے ہین

ابو ایوب انصاری کہتے تہے جب روح مومن کی قبض ہوجاتی ہے تو اہل رحمت اللہ کے بندون مین سے اوسکو آگے بڑہ کر لیتے ہین جسطرح کہ تم دنیا مین کسی بشیر کو تلقی کرتے ہو پہر اوس روح پر متوجہ ہوکر بعض بعض سے کہتے ہین کہ تم اپنے اس بہائی کو مہلت دو کہ یہ سستالے کیونکہ وہ ایک سخت بیچینی مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان مرد نے کیا کیا فلان عورت نے کیا کیا اوسنے دوسرا خاوند کرلیا یا نہین جب وہ کہتا ہے کہ فلان شخص تو مرچکا ہے تو کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے وہ بری مان اور بری مربی ہے یعنی جب تو وہ ہمارے پاس نہ آیا پہر اونپر اوس شخص کے اعمال پیش کئے جاتے ہین اگر اچہے ہوتے ہین تو خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین اللھم ھذہ نعمتک علی عبدک فاتمھا اور اگر برے ہوتے ہین

تو کہتے ہین اللھم ارجعہ بعبدك رواہ ابن المبارك ابو الدرداء کہتے تھے تمہارے
عمل تمہارے مُردون پر عرض کئے جاتے ہین وہ خوش ہوکر شکر بجالاتے ہین یا غمگین و
اندوہناک ہوتے ہین پھر کہتے اللھم انی اعوذبك ان اعمل عملا تخزنی بہ اموا
سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ اخبار زندون کے مُردون کے پاس آتے ہین ہر دوستدار
کے پاس خبر اوسکے اقارب کی آتی ہے اگر خیر ہے تو خوش و دلشاد ہوتا ہے اور اگر شر ہے تو
ترشرو و غمگین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ شخص مردہ کا حال پوچھتے ہین اور کہتے ہین کہ فلان کا
کیا حال ہے یہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے ہین لا واللہ نہین آیا او
نہ ہماری طرف اوسکا گزر ہوا اوسکو پاس اوسکی مان ہاویہ کے لیگئے وہ بُری مان بُری
پالنے والی ہے مراد ہاویہ سے دوزخ ہے اسکا ذکر قرآن کریم مین بھی آیا ہے فرمایا ہے
فامہ ھاویہ وما ادراك ماھیہ نار حامیۃ وہب بن منبہ کہتے ہین آسمان
ہفتم پر ایک گھر ہے بیضا نام وہان ارواح مومنین مجتمع ہوتی ہین جب کوئی میت اہل
دنیا مین سے مرجاتا ہے تو روحین اوسکی پیشوائی کرتی ہین اور اخبار دنیا پوچھتی ہین جسطرح
کہ غائب سے اہل اوسکے وقت واپس آنیکے سفر سے حال دریافت کرتے ہین رواہ ابو نعیم
ایک روایت مین رفعًا یہ آیا ہے کہ اگر عمل اچھے ہین تو خوش ہوتی ہین اور جو اور طرحپر ہوئی
تو کہتے ہین اللھم لا تمتہم حتی تھدیہم کما ھدیتنا دوسری روایت مین یون ہے
کہ عرض اعمال کا اللہ تعالی پر دن پیر و جمعرات کے ہوتا ہے اور اولاد و مان و باپ پر دن
جمعہ کے وہ حسنات سے خوش ہوتے ہین اونکے منہہ چمکنے لگتے ہین سو تم اللہ سے ڈرو
اپنے مُردون کو ایذا نہ دو حدیث الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما
تناکر منھا اختلف مین کہا ہے کہ مراد اس سے یہی تلاقی ہے اور بعض نے کہا کہ تلاقی

ارواح نائمین وموتی کی ہے اور کسی نے کچھ اور کہا ہے ❊

باب روح بدن سے نکل کر کہان جاتی ہے

ابونعیم روایت کرتے ہین کہ فرشتے ارواح کو لیجاکر سامنے اللہ کے کھڑا کرتے ہین اگر سعید ہین تو حکم ہوتا ہے کہ انکو لیجاکر انکی جگہہ بہشت مین دکھلاو چنانچہ اونکو جنت مین لیجاتے ہین اتنی دیر مین کہ مردہ کو غسل دیا جائے پھر جب اوسکو غسل وکفن کر چکتے ہین تو روح کو پھیر کر کفن وبدن مین درج کر دیتے ہین جب نعش اوٹھاتے ہین تو وہ بات لوگون کی سنتا ہے اچھی ہو یا بری پھر جب مصلی پر لیجاکر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیتے ہین تو روح پھر آتی ہے وہ اوٹھہ بیٹھتا ہے مع روح وجسد کے دو فرشتے فتان یعنی امتحان لینے والے آتے ہین اور اوس سے سوال کرتے ہین عمرو بن دینار نے کہا ہے ہر مردہ کی روح ہاتھہ مین فرشتے کے ہوتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ لوگ کس طرح اوسکو نہلاتے کفن کرتے لیجاتے ہین پھر وہ اپنی قبر مین اوٹھہ بیٹھتا ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ سریر پر ہوتا ہے اوس سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ سن لوگ تجکو کیا کہتے ہین اچھا یا برا **حکایت** یحیی بن اکثم کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا مجکو اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا یا شیخ السوء فعلت کذا وکذا یعنی ای برے بڈھے تو نے ایسا ایسا کام کیا مینے عرض کیا یا رب ما بھذا حدثت عنک یعنی ای رب مینے تیری طرف کی یہ بات نہین سنی تھی جو پیش آئی فرمایا فبم حدثت عنی یعنی پھر تو نے کیا سنا تھا مینے عرض کیا حدثنی معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلعم عن جبریل عنک سبحانک تبارکت وتعالیت انک قلت انی لا استحیی ان اعذب

ذا شیبۃٍ شاب فی الاسلام فرمایا صدقت وصدق معمر وصدق الزہری وصدق عروۃ وصدقت عائشۃ وصدق محمد وصدق جبرئیل قد غفرت لک

یعنی معمر نے مجکو حدیث کی تہی زہری سے اوسنے عائشہ سے اونہون نے حضرت سے حضرت نے جبرئیل سے اونہون نے تجہہ سبحانہ وتبارک وتعالی سے کہ تونے یہ فرمایا ہے کہ مجہے شرم آتی ہے عذاب کرنیسے بڈہے کے جو اسلام مین بوڑہا ہوا ہے فرمایا تونے سچ کہا اور معمر وزہری وعروہ وعائشہ وحضرت وجبرئیل سب نے سچ کہا جا مینے تجکو بخشدیا مین کہتا ہون یہ جواب بہی اللہ کی توفیق سے دیا گیا ورنہ کجا تراب اور کجا رب الارباب ای رب مین بہی اسلام مین بوڑہا ہو گیا ہون اسی حدیث معمر کو بطور التجا عرض کرتا ہون میرے بڑہاپے کی شرم تیرے ہاتہہ ہے کیونکہ اب وہ وقت قریب آگیا کہ مجکو تیرے روبرو حاضر کرین مجرمانہ طور پر اسلئے کہ میرے گناہ سے زمین وآسمان لبریز ہو گیا ہے مین ہرچند اس گرداب فنا مین واسطے رہائی کے ہاتہہ پاؤن مارتا ہون کہ کسیطرح دنیا سے الگ ہو کر ساحل نجات آخرت پر جا پہنچون لکن حسب دلخواہ میرے کوئی صورت آزادگی کی نظر نہین آتی قسر قاسر سے مجبور ہو رہا ہون فانت المولی وانت الموفق فارحمنا بنا یا ارحم الراحمین **حکایت** محمد بن نباتہ کو بعد اونکی موت کے خواب مین دیکہا کہا مافعل اللہ بک یعنی کہو اللہ نے تجہسے کیا کیا کہا مجکو اپنے روبرو کہڑا کیا اور فرمایا توہی وہ شخص ہے کہ تو اپنی بات کو درست کرکے کہتا تہا یہانتک کہ لوگون نے کہا کہ یہ بڑا فصیح ہے مینے عرض کیا تو پاک ہے مین تو تیری صفت بیان کیا کرتا تہا حکم ہوا کہ جسطرح تو دنیا مین کہا کرتا تہا اوسی طرح اب بہی کچہہ کہہ مینے کہا اباد ھم الذی خلقھم واسکتھم الذی انطقھم وسیوجدھم کما اعدمھم وسیجمعھم کما فرقھم فرمایا تو سچا ہے اذھب فقد غفرت لک جا مینے تجہے بخشدیا

مین کہتا ہون حسطرحپر کہ یہ عبارت فصیح ہے اور مقبول بارگاہ خداوندی ٹہیری اسی طرح یہ
عبارت بلیغ و صادق بہی ہے ولہذا فرمایا ہے صدقت اللہ کی حمد و ثنا وصفت بعبارات
نفیس و لطیف کرنا اور سچے مضمون و بیان سے ادا کرنا یہ بہی ایک ذریعہ جمیلہ ہے واسطے
مغفرت کے وللہ الحمد مینے ہر رسالہ کی حمد بطرز جداگانہ لکہی ہے اگرچہ کوئی مختصر اور کوئی مطول
ہے اگر ایک بہی وہان درجۂ قبول کو پہنچ جائیگی تو مجکو امید و چشم بلکہ ایقان مغفرت و
اذعان ترحم کا ہے اللہم غفرا **حکایت** منصور بن عمار کو بعد وفات خواب مین دیکہا تہا کہا اللہ نے
تمسے کیا کیا کہا مجسے اپنے سامنے کہڑا کر کے فرمایا ای منصور تو کیا لایا ہے مینے عرض کیا
تین سو ساٹہہ ختم قرآن کریم کے فرمایا مینے اونمین سے ایک کو بہی قبول نہین کیا مینے عرض کیا
تین سو ساٹہہ حج فرمایا اونمین سے بہی کچہہ قبول نہین کیا اب تو بتا کہ تو کیا لایا مینے کہا ایک
یعنی تجہی کو تیرے پاس لیکر آیا ہون ع ہم در تو گریزم اگر گریزم * فرمایا الآن اجئتنی اذھب
فقد غفرت لک یعنی ہان اب تو نے ٹہیک جواب دیا جا مینے تجہے بخشدیا مین کہتا ہون یہ
خواب اور یہ جواب بغایت بشارت مآب غریب نواز ہے اسلئے کہ یہ بخشش اوس کثرت عمل
پر نہوئی اور نہ وہ اعمال لائق قبول کے ٹہیرے نہ بخشش فقط اتنی بات پر ہوئی کہ توحید کا نام
لیا اور اللہ کے عفو پر بہروسا کیا وللہ الحمد اب ہمسے بے عمل بہی انشاء اللہ تعالی محروم نرہینگے

	بضاعت نیاوردم الا امید	۵	خدایا ز عفوم مکن نا امید	

قرطبی کہتے ہین ومن الناس من اذا انتہی الی الکرسی سمع النداء ردوہ ومنہم من
یرد من الحجب وانما یصل لحضرۃ اللہ عارفوہ یعنی کوئی کرسی تک پہنچکر واپس کیا
جاتا ہے اور کوئی اسی طرف حجاب کے درگاہ عالیجاہ شاہنشاہ تک یہی اہل عرفان پہنچتے ہین
مراد انسے اہل توحید مین جو عارف اسماء و صفات و افعال الٰہی تہے امام غزالی نے کہا ہے وہ نصاری جو دین

سیسح پر مرے ہین وہ کرسی سے طرف اپنی قبرون کے پہیر دیئے جاتے ہین اور تم مین
ہرکوئی اپنا غسل و کفن و دفن ہونا دیکھتا ہے رہے اہل شرک سو وہ کچہہ بہی ان امور مین
سے نہین دیکہتے اسلئے کہ وہ نیچے پہینکدئے جاتے ہین اور منافق مثل کافر کے ہے وہ مطرود
ممقوت ہوکر مردود کیا جاتا ہے اور مومنین مقصرین کا احوال مختلف ہوتا ہے کوئی اپنی
نماز مین چوری کرتا ہے اوسکے افعال و اقوال پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اوسکے
منہہ پر مارے جاتے ہین پہر اوسکو اوپر چڑہا لیجاتے ہین وہان نماز یہ کہتی ہے کہ خدا
تجکو ضایع کرے جسطرح کہ تونے مجہے ضایع کیا اور کسی شخص کی زکوٰۃ رد کیجاتی ہے اسلئے
کہ اوسنے اسلئے زکوٰۃ دی تہی کہ لوگ یہ کہین کہ وہ متصدق ہے یہی ماجرا روزہ و حج
وسائر قربات مین پیش آتا ہے نسأل اللہ العافیۃ وان یمن علینا بالموت علی الاسلام
رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین *

باب ۹

وفات دینے والا کون ہے اور صفت ملک الموت کی وقت قبض روح کے کیا ہوتی ہے

اضافت توفی کی کبہی طرف ملک الموت کی ہوتی ہے اسلئے کہ مباشر موت کے وہی ہوتے ہین
اور کبہی طرف اعوان ملک الموت کے یہ وہ فرشتے ہین جو اونکی مدد کو ہمراہ اونکے آتے ہین
اور کبہی طرف حقتعالی کے جیسے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا سو حقیقت مین
وفات دینے والا اللہ ہے پس اسی کلبی لئے کہا ہے کہ ملک الموت جان کو بدن سے
نکال کر ملائکہ رحمت کو سپرد کردیتا ہے اگر مومن ہوتا ہے اور ملائکہ عذاب کو اگر کافر ہوتا
ہے اللہ تعالی شب نصف شعبان مین سارے حکم جاری فرماکر شب قدر مین سپرد اہلکار

فرما دیتا ہے جب کسی شخص کی قبض روح کا وقت آتا ہے ایک پتا درخت سدرۃ المنتہی کا جسمین اوسکا نام لکہا ہوتا ہے جہڑ پڑتا ہے اوس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اجل تمام ہوگئی رزق منقطع ہوگیا **حکایت** کسی نے مالک بن انس سے پوچہا تہا کہ کیا براغیث کی روح یعنی مچہروں کی جان بہی ملک الموت قبض کرتے ہین دیر تک سر بگریبان رہے پہر اوٹہاکر کہا کیا وہ نفس یعنی جان رکہتا ہے کہا ہان فرمایا ملک الموت ہی قبض کرتا ہے **قال تعالیٰ** اللہ یتوفی الانفس حین موتہا انسان جب ملک الموت کو دیکہتا ہے اوسکے دل پر عجب طرحکی گہبراہٹ اور دہشت ہوتی ہے جو بسبب عظیم ہول و فظاعت روئیت کے بیان مین نہین آسکتی اور اس امر کی حقیقت وہی جانے جسپر اللہ نے کشف بصیرت کیا ہو ہم سے لوگونکی پہنچ فقط اتنی ہے کہ یون کہین انہا امثال تضرب و حکایات تروی مین کہتا ہون کہ ہم جب ایمان لے آئے تو اب کچہہ شک ہمکو خبر مخبر صادق مین باقی نہین رہا خواہ سمجہہ کشف ہو یا نہو آنا چاہئے کہ علم الیقین بوجہ قوت ایمان بمنزلہ عین الیقین کے ہوجائے ورنہ جبتک روح بدن مین ہے تب تک یہی علم الیقین ہے وہ بہی اہل علم کو نہ عوام کو پہر بعد موت کے برزخ مین ہر کسیکو خواہ عالم ہو یا جاہل عارف ہو یا غیر عارف عین الیقین ہو جاتا ہے بلکہ دفن و کفن سے پہلے حال اپنے جنتی یا دوزخی ہونیکا معلوم پڑجاتا ہے پہر حشر مین یہہ دونون علم حق الیقین کو پہنچ جاینگے جبکہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین تہ جا لگینگے جو مسلمان طالب ایمان رات دن علوم حقہ کتاب و سنت مین غرقاب رہتا ہے اور اوسکے دل پر ورود آیات بینات کتاب عزیز و احادیث کریمات کا شب و روز ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اوسکو بصیرت بہی بخشی ہے تو اوسکا علم الیقین اسی جگہہ حکم عین الیقین مین ہوجاتا ہے یعنی اوسکو صدق خبر خدا و رسول مین کبہی بہول کر بہی کوئی شبہہ عارض خاطر نہین ہوتا

فرضاً اگر یہ پردہ اوسکی آنکھوں سے اوٹھالیا جائے تب بھی اوسکو کچھہ زیادہ بصیرت بہ نسبت یقین سابق علمی کے حاصل نہو اسی جگہہ سے حضرت مرتضوی نے فرمایا تھا لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا ؎

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست	می بینمت عیان و دعا میفرستمت

حکایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا تھا مجھے دکھاؤ کہ تم روح کافر کی کس شکل مین قبض کرتے ہو کہا اپنا منہہ پھیر منہہ پھیر کر پھر جو التفات کیا تو دیکھا کہ ایک کالا آدمی ہے جسکے دونون پاؤن زمین مین اور سر آسمان مین ہے جتنی قبیح صورتین دیکھی ہون اون سب سے بدتر یہ صورت تھی ہر بال کے نیچے اونکے بدن مین سے ایک شعلہ آگ کا بھڑک رہا تھا خلیل جلیل نے کہا واللہ اگر کافر کچھہ نہ دیکھے مگر یہی ایک نظر تمہاری صورت کو تو اوسکو یہی کافی ہے واسطے رعب و خشیت و خوف کے پھر وہ اپنی صورت حسنہ پر آگئے اہل علم نے کہا ہے نظر آنا ملک الموت کا مختلف صورتون پر کچھہ تعجب کی جگہہ نہین ہے یہ ویسی بات ہے کہ انسان صحت و مرض و صغر و کبر و شباب و ہرم سے متغیر ہوجاتا ہے یا حمام مین جانیسے رنگت نکھر آتی ہے اور گرم ہوا لگنے سے دوپہر کو چہرہ سیاہ رنگ پڑجاتا ہے سو یہ صفتین فرشتو نمین ایک دن ایکدم مین بار بار ہوسکتی ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جبریل علیہ السلام کسی وقت اللہ کی قدرت سے اتنے بڑے ہوجاتے ہین کہ اگر حکم ہو تو ساری زمین کو جڑ سے اوکھیڑلین اور کسی وقت خدا کی عظمت کے سامنے مارے ڈر کے برابر چڑیا کے ہوجاتے ہین **ف** ابن عمر کہتے تھے ملک الموت روح مومن کی قبض کرکے گھر کی چوکھٹ پر کھڑے ہوجاتے ہین گھر والے چیختے چلاتے ہین کوئی اپنا منہہ کوٹتا ہے کوئی بال نوچتا ہے کوئی ہائے وائی کرتا ہے

وہ کہتے ہین یہ جزع کسلئے ہے واللہ بیٹے نہ کسی کی عمر کم کی ہے نہ کسی کا رزق چھین
لیا ہے نہ کسی پر کچھ ظلم کیا ہے یہ شکایت وخفگی تمہاری مجھپر ناحق ہے مین تو ایک بندہ
ماسور ہون میرا اختیار اللہ کو ہے اور اگر یہ شکایت تمہاری رب سے ہی تو تم کافر ہوا ور مین پھر تم
مین آؤنگا اور دوبارہ سہ بارہ عود کرونگا یہانتک کہ کسی ایک کو تم سے باقی نہ چھوڑونگا
امام محمد باقر کہتے ہین حضرت نے ملک الموت کو پاس سر کے ایک مرد انصاری کے دیکھا فرمایا
میرے صاحب کے ساتھہ نرمی کر کہ وہ مومن ہے کہا ای محمد تمہارا جی خوش ہوا اور آنکھہ
ٹھنڈی کہ مین ساتھہ ہر مومن کے نرم ہون پھر کہا کہ جتنے گھر والے ہین خواہ وہ گھر
بالون کا ہو یا کلوخ یعنی مٹی کا خشکی مین ہو یا تری مین لیکن مین ہر دن پانچ بار اونکی جستجو کرتا ہون
یہانتک کہ اونکے ہر چھوٹے بڑے کو خود بہ نسبت اونکے زیادہ تر پہچانتا ہون واللہ
اگر مین چاہون کہ ایک پشہ کی روح قبض کرون تو نہین کر سکتا جبتک کہ اللہ ہی حکم
ندے ماوردی کہتے ہین کہ یہ جستجو وقت نماز پنجگانہ کے ہوتی ہے قرطبی نے کہا حدیث
مین دلیل ہے اسپر کہ یہی ایک ملک الموت قبض روح ہر ذی روح پر مقرر ہین اور سارا
تصرف اونکا خلق مین اللہ کے حکم سے ہے ابن عطیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ قابض ارواح بہائم خود خداوند تعالیٰ ہے نہ ملک الموت یہی حال بنی آدم
کا ہے لکن جو کہ نوع بشر کو ایک طرح کا شرف بخشا ہے اسلیے اور ملائکہ کو بھی شریک ملک الموت
قبض واخراج روح مین کر دیا ہے یہ ایک لشکر ہے جو ہمراہ ملک الموت کے رہتا ہے اور
بموجب اونکے حکم کے کام کرتا ہے **قال تعالیٰ** اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
وقال تعالیٰ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ **وقال تعالیٰ** توفتہ
رسلنا وھم لا یفرطون الغرض اللہ ہی ساری موجودات وسائر مخلوقات کا خالق اور

سارے فاعلات و مفعولات کا فاعل ہے ملک الموت کا کام فقط قبض ارواح ہے باقی معالجہ اموات کا اونکے اعوان کرتے ہین اور زاہق ارواح حقتعالی ہے اس تقریر سے درمیان آیات واخبار کے جمع و توفیق حاصل ہو جاتی ہے لکن چونکہ ملک الموت بواسطہ متولی اور مباشر اس کام کے ہین اسلئے اضافت توفی کی طرف اونکے کیجاتی ہے جسطرح کہ اضافت خلق کی طرف عیسی علیہ السلام کے آئی ہے واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی یا نسبت تصویر کے طرف فرشتہ کے حدیث مرفوع مین آئی ہے کہ جب نطفہ پر ۴۲ دن گذر جاتے ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اوسکی صورت بناتا ہے کان آنکھ کھال گوشت ہڈی پیدا کرتا ہے پھر پوچھتا ہے کہ اے رب یہ نر ہوگا یا مادہ الحدیث قال تعالی ولقد خلقناکم ثم صورناکم وقال تعالی خالق کل شیٔ اس سے معلوم ہوا کہ اضافت خلق و تصویر کی طرف مخلوق کے اور اضافت وفات دینے کی طرف ملک الموت کے صحیح ہے گو کہ حقیقت مین خالق و مصور و قابض اللہ تعالی ہی ہے مین کہتا ہون اسی حکمت سے بعض نے یہ کہا ہے کہ التوحید ترک الاضافات ہمکو لازم ہی کہ ہم اس اضافت کو مجاز سمجھین اور تمام خلق کو روبرو خالق واحد کے عاجز محض اعتقاد کرین اور جان لین کہ سوا اللہ کے کسی مخلوق کو ذرہ برابر قدرت تصرف کی اور طاقت نفع و ضرر پہنچانے کی نہ خود حاصل ہے نہ کسی اور کے دینے سے اگر یہ اعتقاد نہوگا تو ایمان کے ساتھ شرک فی التصرف دنکو ہی لگا رہیگا احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے کہ درمیان ملک الموت و ملک الحیاۃ کے مناظرہ ہوا ملک الموت نے کہا مین زندون کو مارتا ہون ملک الحیاۃ نے کہا مین مردون کو زندہ کرتا ہون اللہ تعالی نے دونون کو وحی بھیجی کہ تم دونون اپنا اپنا کام کرو جسکے لئے تم مسخر کیے گئے ہو مارنے والا جلانیوالا

تو مین ہون سو امیرے نہ کوئی مارنیوالا ہے نہ جلانے والا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر ثابت بنانی کہتے
ہین رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین دن رات مین کوئی ساعت کسی ذی روح پر
نہین آتی ہے لکن ملک الموت اوسکے سر پر کھڑا ہوتا ہے اگر حکم ہوا جان نکال لی ورنہ چلا گیا اور
عام ہے حق مین ہر ذی روح کے ایک روایت مین آیا ہے کہ ملک الموت ہر دن وجوہ
عباد مین ستر بار نظر کرتا ہے بندہ مبعوث الیہ جب ہنستا ہے تو وہ کہتا ہے تعجب ہے ابن آدم
سے کہ مین تو اوسکی جان نکالنے کو بھیجا گیا ہون اور وہ ہنس رہا ہے واللہ اعلم ف کہتے
ہین کہ پہلے اللہ نے جبریل ومیکائیل کو بھیجا تھا کہ کچھ مٹی زمین کی لے آؤ زمین نے اللہ
کی پناہ پکڑی اونھون نے پناہ دی تب عزرائیل کو بھیجا اونھون نے اوسکا استعاذہ
نہ سنا مشت خاک لے آئے اللہ نے فرمایا کہ تو نے رحم نہ کیا جسطرح تیرے صاحبین نے
کیا تھا عرض کیا رب طاعتک اوجب علی من رحمتی لھا فرمایا جا تو ملک الموت ہے
مینے تجکو قبض ارواح پر مسلط کیا ابن عباس کہتے ہین آدم کی مٹی چھہ زمینون سے لی گئی
زیادہ تر زمین ششم سے لی ہے اور زمین ہفتم سے بالکل نہین لی اسلئے کہ وہان جہنم ہے
ایک روایت مین یہ ہے کہ لانے والا مٹی کا ابلیس تھا زمین نے پناہ مانگی اوسنے ندی
اللہ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ مین اس مٹی سے ایسی چیز بناؤنگا
جو تجھے بری لگے گی ف مسلم وابن ماجہ مین رفعًا آیا ہے کہ جب روح قبض کیجاتی
ہے تو بصر اوسکے پیچھے جاتی ہے دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ انسان جب مرجاتا ہے تو
اوسکی آنکھین پھٹی رہجاتی ہین مسلم مین رفعًا آیا ہے کہ جب تم کسی ایک کو کفن دو تو اچھا
دو ابو حاتم کا لفظ یہ ہے کہ اچھا دو کفن اپنے مردون کو کہ وہ اپنی قبرون مین ایک دوسرے

کی زیارت کرتے ہین اور فخر کرتے ہین یعنی اللہ کا شکر کفن کے اچھے ہونے پر بجالاتے ہین مراد
اچھے کفن سے پارچہ سفید و کافی ہے نہ قیمتی ابن المبارک نے کہا ہے مجھے یہ اچھا لگتا ہے
کہ آدمی اونہین کپڑون مین کفن کیا جائے جنمین وہ نماز پڑہتا تہا **ف** حدیث ابوہریرہؓ
مین فرمایا ہے شتابی کرو جنازہ مین اگر صالح ہے تو تم اوسکو خیر کی طرف بہیجتے ہو اور اگر
اور طرح پر ہے تو تم ایک شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر پہینکتے ہو رواہ الشیخان دوسرا
لفظ بخاری کا یہ ہے کہ جب لوگ جنازہ کو اپنی گردنون پر اوٹہاتے ہین اگر وہ صالح ہو تو کہتا ہے مجھے
آگے لیچلو اور اگر صالح نہین ہے تو کہتا ہے کہ ہائی خرابی میری تم مجھے کدہر لیئے جاتے
ہو اس آواز کو ہر شئی سُنتی ہے مگر انسان اور اگر انسان اوسکو سن لے تو بیہوش ہو کر
گر پڑے علمانے کہا ہے مراد اسراع بالجنازہ سے شتابی کرنا ہے غسل و کفن و حمل و مشی
مین ابراہیم نخعی کہتے تہے چلنا مطابق عادت کے تہوڑا تہوڑا ہو نہ یہود و نصاری کی
طرح ٹہیر ٹہیر کر صحابہ آہستہ روی کو مکروہ اور جلدی کو محبوب رکہتے تہے **حکایت**
قرطبی کے یار عبدالرحمن قصری نے ذکر کیا کہ ہمنے بعض والیان ملک کو قسطنطینیہ مین
دفن کیا جب قبر کہود کر لاش رکہنا چاہا اندر قبر کے ایک کالا سانپ دیکہا اوس سے ڈر کر
دوسری قبر کہودی اوسمین بہی وہی سانپ پایا یہانتک کہ تیس قبرین کہودین وہ سب
مین موجود تہا آخر سب کی رای اسپر متفق ہوئی کہ اسی سانپ کے ساتہہ اسکو دفن کر دینا چاہا
تسلیماً للہ عزوجل نسئال اللہ العافیہ والستر فی الدنیا والاخرۃ اللہم آمین

باب اقبر کے پاس وقت دفن کی کیا پڑہے

امام احمد نے کہا ہے مقابر مین فاتحہ و معوذتین و قل ہو اللہ احد پڑہے اور ثواب مردون کو دے

عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ بعد دفن کے نزدیک اونکے سر کے فاتحہ و خاتمہ سورہ بقر پڑھی جاوے اور گیارہ بار بھی پڑھنا قل ہو اللہ کا آیا ہے اس سے برابر عدد اموات کے اجر ملتا ہے قرطبی نے کہا علما کا اجماع ہے کہ ثواب صدقہ کا مُردون کو پہنچتا ہے اسی طرح قرات قرآن و دعا و استغفار کا حدیث مین آیا ہے مردہ اپنی قبر مین مثل غریق درماندہ کے ہوتا ہے انتظار دعا کا کرتا ہے کہ طرف سے باپ یا بہائی یا دوست کے پہنچے جب پہنچتی ہے تو دنیا و مافیہا سے زیادہ اوسکو محبوب ہوتی ہے ہدیہ زندون کا واسطے مُردونکے یہی دعا و استغفار ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ محتاج زندے کا ہوتا ہے نہ زندہ محتاج مردے کا لکن اہل شرک نے عکس القضیہ کردیا ہے گور پرستون نے زندہ بدست مردہ ٹھیرا دیا ہے انا للہ اسجگہ مردہ عام ہے صالح ہو یا فاسق کیونکہ حدیث عموماً آئی ہے شامل ہے ہر میت کو خواہ قریب ہو یا غریب نیک ہو یا بد **حکایت** حسن بصری کہتے ہین ایک عورت کو قبر مین عذاب ہوتا تہا سب لوگ خواب مین دیکھتے تھے پھر چند روز کے بعد دیکھا تو اوسکو آرام مین پایا پوچھا اسکا سبب کیا ہے کہا مجھپر ایک شخص کا گزر ہوا تھا اوسنے فاتحہ اور درود حضرت پر پڑہ کر مجکو بہیجی اس مقبرہ مین پانسو ساتہہ مُردے تہے جنکو عذاب ہوتا تہا آواز آئی کہ عذاب کو اونسے اوٹھا لو برکت سے اس درود شریف کے مین کہتا ہون کہ وہ شخص قاری کوئی مرد صالح ہونگے جنکی قرات مقبول ہوئی ورنہ قلب غافل لاہی ساہی کی قرات کیا **حکایت** حارث بن منہال کہتے ہین ایکبار مین جبانہ یعنی عیدگاہ مین گیا وہان محراب مین سو گیا وہان ایک قبر تھی مینے آواز سنی کہ ایک لوہے کے ہتوڑے سے اوس مردہ کو مار رہے ہین اور اوسکے گلے مین ایک زنجیر ہے اور اوسکا چہرہ سیاہ ہوگیا ہے اور آنکھین نیلی پڑگئی ہین وہ کہتا ہے ہای مجھپر کیا بلا آئی اگر دنیا والے مجکو دیکھین تو

کوئی اونکے ارد گرد گناہ کے نہ پہرے اور عصیان نکرے واللہ مجھسے مطالبہ لذات کا ہوا اونہون
نے مجکو ہلاک کرڈالا مجھسے بازپرس خطاؤن کی ہوئی اونہون نے مجھے جلاڈالا کوئی ہے جو میرے
حال کی خبر میرے گہروالون کو دے حارث کہتے ہین مین نیند سے جاگ اوٹہا اور فزع
ورعب مین تہا پینے اوسکے گہروالون کو تلاش کیا تین لڑکیان پائین اونکو اوسکے حال
کی خبر دی اور اوسکے دوستون سے یہ ماجرا بیان کیا وہ سب اوسکی قبر پر آئے اور روئے
اور اللہ سے اوسکے لئے مغفرت چاہی بعد چند روز کے پہر مین اوس قبر کے متصل سویا
اوسکو اچہی ہیئت مین پایا اوسکے سر پر ایک تاج تہا جسکی چمک آنکہہ کو اوچکتی تہی اوسکے
پاؤن مین سونے کی دو نعلین تہی مجھسے کہا جزاک اللہ عنی خیلا تو نے میری بیٹیون
اور اصحاب کو خبر دی یہانتک کہ اونہون نے میرے لئے استغفار و دعا کی والحکایات
فی ذلک کثیرۃ مشہورۃ فی کتب الرقائق واللہ اعلم **ف** مردہ اوسی زمین مین
دفن ہوتا ہے جس مٹی سے کہ پیدا ہوا ہے ترمذی مین رفعاً مروی ہے اذا قضی اللہ
لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیہا حاجۃ یعنی جب اللہ کسی بندہ کے حق
مین یہ حکم جاری کرتا ہے کہ وہ فلان زمین مین مرے تو اوسکو کوئی کام طرف اوس زمین
کے پیش آجاتا ہے پہر وہ اوسجگہ جا کر مرتا ہے

دعتہ الیہا حاجۃ فیطیر	اذا ما حمام المرء کان ببلدۃ

دیلمی کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ ہر بچے کی ناف پر مٹی اوسکے گڑہے کی چہڑک دیتے ہین جب مرتا ہے
تو اوسی خاک کی طرف پہیر دیا جاتا ہے ابو حاتم نے کہا ہم ابوبکر و عمر کے لئے کوئی فضیلت مثل
اس فضیلت کے نہین پاتے کہ اونکی خاک طینت رسول خدا صلعم سے تہی محمد بن سیرین کہتے
ہین اگر مین حلف کرون تو سچا ہونگا نہ شاک کہ اللہ نے حضرت اور شیخین کو ایک ہی طینت

سے پیدا کیا تھا پھر اونکو اوسی طینت کی طرف پھیر دیا قرطبی کہتے ہین اسی طینت سے عیسی بن مریم
علیہما السلام بہی پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وہ آخر زمان مین اوترکر نزدیک
قبر رسول خدا کے مدفون ہونگے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قطعہ واحد زمین مین
دفن ہوتے ہین وہ طینت مین بہی متحد ہوتے ہین وذلك فضل الله یوتیه من یشاء
حکیم ترمذی کہتے ہین حضرت کا گذر مدینہ مین ایک قبر پر ہوا لوگ اوسکو کہود رہے تھے کھڑے
ہوکر پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا ایک شخص کے حبشہ مین سے فرمایا لا اله الا الله یہ اپنی زمین سے
ادہر ہیکا گیا یہانتک کہ اوس زمین مین دفن ہوا جس سے وہ پیدا ہوا تھا ابن ماجہ کا لفظ
رفعًا یہ ہے جب اجل کسی بندے کی کسی زمین مین ہوتی ہے تو حاجت اوسکو باندہ کر
اوسطرف لیجاتی ہے یہانتک کہ جب وہ اقصی اثر اپنے کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ اوسکو وفات
دیتا ہے پہر جب اوسکو اوٹہائیگا تو دن قیامت کے زمین کہے گی هذا ما استودعتنی
یعنی یہ تیری امانت ہے اہل علم نے کہا ہے اسی جگہہ سے یہ بات مستحب ہے کہ آدمی جب
سفر کرے تو مظالم سے باہر نکلے قرض وام ادا کردے نفع نقصان کی وصیت کرجائے اوسے
کیا معلوم ہے کہ وہ پہر آئیگا یا نہین ؎

ومن کانت منیته بارض	فلیس یموت فی ارض سواها

حکایت ایک شخص پاس سلیمان علیہ السلام کے آیا اور کہا اے نبی خدا مجھے زمین ہند مین
کچھہ کام ہے ہوا کو حکم دو کہ وہ اسی دم مجھے وہان پہنچا دے سلیمان نے ملک الموت کو اپنے
پاس بیٹہا ہوا تبسم دیکہا پوچھا تم کیون مسکراتے ہو تعجب سے کہا مجھے حکم ہے کہ مین اس
ساعت کے بقیہ مین اس شخص کی روح کو ہند مین قبض کرون اور مین اسکو تمہارے پاس
دیکھتا ہون ہوا نے اوسی دم اوسکو اوٹہاکر ہند مین پہنچا دیا وہان اوسکی روح قبض کیگئی

واللہ اعلم مین کہتا ہون ہم سب بہائی بہن مع والدہ متوطن شہر قنوج تھے ہمنے کبہی
نام ونشان اس شہر کا جس جگہہ اب ہم ہین نہین سنا تہا تقدیر الٰہی وحکم خداوندی کو دیکہنا
چاہیے کہ بہائی کا انتقال زمین گجرات بلدہ بڑودہ مین ہوا مادر وخواہر نے کبہی سفر نکیا تہا
اونکو موت اسجگہہ لے آئی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما تدری
نفس بای ارض تموت آدمی کہان پیدا ہوتا ہے اور کہان مرتا ہے دیکہیے اپنی موت
کس جگہہ کی لکہی ہے دعا تو یہ ہے کہ احد الحرمین مین وفات ہووے

یارب این آرزوی من چہ خوش ست	تو بدین آرزو مرا برسان

اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک ف مسلم مین
رفعاً آیا ہے کہ مردہ کے ساتہہ تین چیزین جاتی ہین دو پہر آتی ہین اور ایک رہجاتی ہے
اہل ومال وعمل اہل ومال پہر آتا ہے عمل باقی رہجاتا ہے ابو نعیم نے کہا سات چیزین بعد
موت کے جاری رہتی ہین اور وہ قبر مین ہوتا ہے ایک سکہانا علم کا دوسرے جاری کرنا نہر
کا تیسرے کندہ کرنا چاہ کا چوتہی لگانا درخت کا پانچوین بنانا مسجد کا چہٹے وارث کر جانا مصحف کا
ساتوین چہوڑ جانا ولد کا جو اوسکے لئے بعد اوسکی موت کے استغفار کرے دوسری روایت
مین یون ہے اور ولد صالح یدعو لہ مین کہتا ہون ان سات کے سوا منجملہ باقیات
صالحات کے آٹہوین چیز رباط فی سبیل اللہ ہے یعنی حفظ کرنا سرحد اسلام کا اعداء سے نوین
چیز انتظار نماز کا ہے بعد نماز کے اسکو بہی رباط کہتے ہین دسوین نکال جانا کوئی راہ اچہی
جسپر لوگ چلتے رہین جیسے زندہ کرنا کسی سنت مردہ کا یا دور کرنا کسی بدعت سیئہ کا
گیارہوین کہنا ان کلمات طیبات کا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ بارہوین بنا جانا مہمان سرای کا واسطے مسافروں کے

باقیات صالحات

تیرہوین دینا صدقہ کا حالت صحت وحیات مین چودہوین بنا جانا پل کسی نالہ ندی دریا کا پندرہوین وقف کرجانا زمین یا باغ یا مکان یا مدرسہ یا خانقاہ وغیرہ کا یہ سب پندرہ چیزین ہین جنکا اجر بعد مرنیکے ہمیشہ قیامت تک جاری رہتا ہے اور مردہ کو ثواب ونکا ملا کرتا ہے مگر اس شرط سے کہ صاحب ان اعمال کا انواع شرک سے بری ہوا اعتقاداً وعملاً وقولاً وحالاً دوسرے یہ کہ یہ کام خالصاً لوجہ اللہ ہون ناموری وشہرت کے لئے نہون اسلئے کہ ریا ایک جزء اعظم ہے شرک کا تیسرے یہ کہ مال حلال سے ہون نہ مال حرام وشبہ سے ورنہ پھر نیکی برباد گناہ لازم ہوگا چوتھے یہ کہ موافق سنت صحیحہ کے ہون نہ ہیئت بدعت پر ثبوت ان باقیات صالحات کا احادیث صحیحہ وحسنہ سے ہے جمعاً وفرادی ابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے مما یلحق المومن من عملہ وحسناتہ صدقۃ اخرجہا من مالہ فی صحتہ قید صحت کی اسلئے ہے کہ مرتے وقت تو ہر بخیل بھی کچھ نہ کچھ صدقہ دینے لگتا ہے جب زندگی سے ناامید ہوگیا تو اب مال کا انکا لنا کیا صحت مین نہتا تو باقیات مین ہوتا و باللہ التوفیق ولہذا دوسری حدیث مین آیا ہے تتصدق وانت صحیح شحیح **ف** جب کوئی گھر والا اپنی میت کی طرفسے صدقہ دیتا ہے تو فرشتہ اوس میت کو قبر مین خبر کردیتا ہے کہ تیرے گھر والون نے تجکو ہدیہ بہیجا ہے وہ کہتا ہے جزی اللہ عنی اہلی خیرا اور اوسکی قبر مین نور و وسعت دیجاتی ہے **حکایت** ایک شخص صالح رابعہ بصریہ کے لئے بہت دعا کیا کرتے تھے ایکبار اونکو خواب مین دیکھا کہا تمہارا ہدیہ مجھے اطباق نور مین خوان پوش حریر سے چہپا کر پہنچتا ہے گو کتنا ہی قلیل کیون نہو یہی حال دعاء مومنین کا واسطے اخوان مسلمین کے ہے کہ اولنسے کہتے ہین ہذہ ہدیۃ فلان **قال تعالی** والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین

امنوا ربنا انک رءوف رحیم اس آیت سے باشارۃ النص ثابت ہوا کہ زندون کو چاہیے
کہ واسطے مردون کے دعا و استغفار کیا کرین اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد
وارحمھما کما ربیانی صغیرا ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات **حکایت** بعض صالحین کا گزر
ایک بڑے مقبرہ پر ہوا انہون نے فاتحہ و قل ہو اللہ و معوذتین تین تین بار پڑہکر ثواب اوسکا
اونکو بخشا پھر اپنے جی مین کہا کہ ہر ایک کو حصہ اوسکا پہنچا یا نہین اونکو نیند آگئی ایک
نور دیکھا کہ آسمان سے اوترا اور زمین کو ڈہانپ لیا اور ایک ایک پارہ اوسکا ہر قبر کو پہنچا
اور ایک کہنے والے نے کہا ھذا ثواب قراءتک التی اھدیتھا لھم وللہ الحمد
بہرحال اجر دعا و استغفار و صدقہ کا موتی کو بلاشک و شبہ پہنچتا ہے شیخ عزالدین بن
عبدالسلام رحمہ وصول ثواب کی اموات کو قائل نہ تھی بعد موت کے اونکو خواب مین دیکھکر
پوچھا کہا مینے اس مسئلہ سے رجوع کیا کیونکہ مین قبر مین ہون اور دیکھتا ہون کہ ثواب
قراءت قاری کا مردون کو برابر پہنچتا ہے واللہ اعلم **ف** ہول مطلع کا شدید ہوتا ہے
حدیث مین آیا ہے تم موت کی تمنا نکرو اسلئے کہ ہول مطلع کا شدید ہے عمر بن خطاب
کو جب زخمی کیا تو ایک شخص نے کہا مجھے امید ہے کہ تمہاری کہال کو آگ نہ چہوئے گی
عمر نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا ان من غررتموہ لمغرور یعنی جسکو تم دہوکے مین لو تو وہ
مغرور ہے یعنی فریب خوردہ واللہ اگر ساری دنیا میرے پاس ہو تو مین ہول مطلع کے
عوض مین دیدون انس بن مالک نے کہا ہے کہ دو راتین بہت سخت ہوتی ہین کہ اوس
جیسے خلائق نے نہین سنین ایک وہ رات جسمین مردہ اندر قبر کے رکہا جاتا ہے دوسرے
وہ رات جسکی صبح کو قیامت ہوگی نسأل اللہ تعالی من فضلہ ان یلطف بنا فی کل

شدہ حتی نجاوز الصراط ف قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے ابن ماجہ مین آیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑہی بھیگ جاتی اونسے کہا تم جنت ونار کو یاد کرتے ہو نہین روتے اور قبر کو دیکھکر رو دیتے ہو یعنی یہ کیا بات ہے کہا مینے حضرت کو سُنا فرماتے تھے ان القبر اول منزل من منازل الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ الیسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ شر منہ یعنی قبر پہلی منزل ہے آخرت کی اگر اس سے نجات ہو گئی تو پھر بعد اوسکے آسانی ہے اور اگر نہوئی تو مابعد اور بھی بدتر ہے

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ	والا فانی لا اخالک ناجیا

ترمذی مین رفعًا آیا ہے کہ ما رایت منظرًا قط الا والقبر افظع منہ یعنی ہر صورت خوفناک سے قبر زیادہ تر وحشت ناک ہے براء بن عازب کا لفظ یہ ہے کہ ہم ساتھ حضرت کے تھے آپ ایک کنارہ قبر پر بیٹھ گئے خود روئے اور لوگون کو رولایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پھر کہا یا اخوانی لمثل ھذا فاعدوا رواہ ابن ماجۃ اہل علم نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسنے دفن کرنا نکالا غراب ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اور بعض نے کہا کہ قابیل کو دفن کرنا آتا تھا مگر اہانت کے لئے ہابیل کو دفن نکیا مین کہتا ہون کہ قول اول راجح اور مطابق ظاہر قرآن ہے بناء قبور مین مباہات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اوسکا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہین ہوتا اوس کا نفع تو منحصر ہے اوسکے عمل صالح مین ہے

یا صاحب القبر المنقش سطحہ	ولعلہ من تحتہ مغلول
از برون چون گور کافر پُر حلل	وز درون قہر خدای عزوجل

اہل علم نے کہا ہے کہ تفاخر کرنا بنائے قبور مین ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے وہ

لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنی کے کرتے تھے اسی جگہہ سے یہ اشعار ہین ؎

اری اهل القصور اذا اُمیتوا	بنوا فوق المقابر بالصخور
ابوا الا مباهاة وفخرا	علی الفقراء حتی فی القبور
لعمرك لو کشفت الترب عنهم	لما عرف الغنی من الفقیر
ولا الجلد المباشر ثوب صوف	ولا الجسد المنعم بالحریر
اذا اکل الثری هذا وهذا	فما فضل الغنی علی الفقیر

ذکره الشعرانی رح مین کہتا ہون یہ بدعت عموم البلوی ہوگئی ہے میرے خیال مین اس کبیرہ نے سارے ملک عرب وعجم مین سرایت کرلی ہے حالانکہ حدیث صحیح مین اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے مگر لوگون نے نہ مانا اور علما نے خدا جانے کسلئے منع نکیا یا مجبوری سے سکوت اختیار کیا یہانتک کہ خود علما کے قبور پر بڑی بڑی عمارتین بنگئین اولیاء وسلاطین کے لئے مقابر عظیمہ طیار ہوگئے حضرت صلعم زندون کے لئے عمارات زائد پسند نہ فرماتے تھے اور ارشاد کیا ہے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی پانی مین ہو علی مرتضی کا لفظ رفعا یہ ہے اذا اراد الله بعبد شرا اهلك ماله فی الماء والطین رواه البیهقی فی شعب الایمان پہر مردون پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یعنی جبکہ سیکڑون مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلای فقر ہر زمانہ مین موجود ہوتے ہین اگر وہ زر خطیر جو عمارت مقابر وجنا بذمین صرف ہوا اور ہوتا ہے اونپر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹھیرتا یہ لاکھون ہزارون روپیے جو عمارت وآرائش قبور مین صرف ہوگئے اور ہوتے رہتے ہین ایک ایک درہم ودینار ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا اگر مقبور نے وصیت نہی کردی ہے تو وہ بری ہے ورنہ بانی اور بنتی لہ دونون اس معصیت مین برابر ہین اور اگر وصیت اس بنا کی اپنے

اولیا کو کی ہے تو پہر اس عصیان کی عظم کا کچہہ پوچہنا نہین کیونکہ یہ صریح شقاق ہے ساتہ رسول خدا صلعم کے کہ وہ تو نہی کرجائین اور لعنت فرمائین اور یہ جاہل بر دین اس عصیان کی وصیت کر جاوے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کوئی احمق یہ نہ سمجہے کہ حضرت کا بہی مقبرہ وگنبد موجود ہے اسلئے کہ حضرت کو عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین دفن کیا تہا صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تہا اوسی حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کردیجاتی تہی اب جو کوئی اوسکو گنبد کردے وہ جانئے اور اوسکا کام اللہ ورسول اوسکے فعل سے بری ہین گنبد ومقبرہ کا کیا ذکر ہی یہان تو حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پاؤ برابر زمین کے کردو چنانچہ حضرت امیر نے ہر قبر پختہ وبلند کو برابر خاک کے کردیا تہا حضرت کی قبر شریف ایک بالشت بلند تہی یہ فعل صحابہ کا تہا کچہہ حجت نہین ہے راجح یہی ہے کہ ہر قبر برابر زمین کے ہو بالکل بلند نہو واسطے شناخت کے ایک پتہر جانب سر نصب کردیا جائے اگر ضرورت سمجہی جاوے والا قبور واسطے عبرت کے ہوتی ہین نہ واسطے نزہت کے آجکل مقابر اولیاء وعلماء وسلاطین ورؤساء قابل سیر وتماشے کے بنائے جاتے ہین طرح طرح کے میلے ٹہیلے ہر ایک کی قبر پر جمتے ہین یہ جگہہ تو سیرگاہ اور جای گلگشت خلائق ہوئی یا محل عبرت واعتبار وگریہ وزاری وخوف پروردگار یزید رقاشی بحر فرماتے تہے جسکا گذر کسی قبر پر ہوا اور اوس سے عبرت نہ پکڑی تو سمجہو کہ وہ بہائم مین سے ہے اور خود وہ جب کسی قبر کو دیکہتے مثل گاؤ کے چلاتے ؎

یکی بگور غریبان شہر سیری کن	ببین کہ نقش شما چہ باطل افتادست

ف دفن ہونیکے لئے کوئی جگہہ پسند کرنا چاہئے دارقطنی سے نے رفعا روایت کیا ہے کہ جسنے

زیارت کی میرے قبر کی یا میری تو مین اوسکے لئے شہید یا شفیع ہونگا اور جو کوئی مرا ایک
حرم مین دو حرم مین سے اللہ اوسکو دن قیامت کے امن والون مین اوٹھائیگا اس حدیث
سے فضیلت زیارت قبر مطہر منور نبوی صلعم کی ثابت ہوئی ہر مسلمان میت کی زیارت
قبر کرنا سنت ہے ہر سنت ایک حسنہ ہے ہر حسنہ کا اجر دس گنا ہوتا ہے پھر حضرت کی زیارت
کا خدا جانے کتنا اجر بیحساب ملیگا بلکہ چشم اہل بصائر مین جو عبرت آپکی زیارت سے حاصل
ہوتی ہے وہ کسی اور کی زیارت قبر سے میسر آنا مشکل ہے یعنی جبکہ سید المرسلین خاتم النبیین
شفیع المذنبین اس دار فانی مین باقی نہ رہے اور زیر زمین دفن ہوئے اور آپکی قبر ہر
تکلف و رونق سے خالی ہے تو پھر کسی اور کامل کو عالم ہو یا عابد بادشاہ ہو یا وزیر کیا
امید بقاء و تمنای عمارت قبر و نحوہا ہو سکتی ہے الغرض جسکو حاصل کرنا اس فضیلت زیارت
مرقد منور معطر کا منظور نظر ہو اوسکو چاہئے کہ نیت مسجد نبوی جسمین حضرت کی قبر شریف واقع ہے
قبل حج یا بعد حج یا بغیر کسی اور عزم و ارادہ خاص کے سفر اختیار کرے اور مدینہ منورہ
مین پہنچکر مشرف بہ زیارت ہو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے رسالہ منسک حج مین آداب زیارت
نبوی کو بہت خوب موافق طریق ماثورہ کے ذکر کیا ہے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے یہ
دعا کی ہے اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد اللہ تعالی نے حضرت کی یہ دعا قبول فرمائی جو
پرستش و گور پرستی اولیا و صلحاء امت کی قبور پر ہوتی ہے قبر مطہر ابتک اون سب
بدعات سے محفوظ ہے وللہ الحمد اگرچہ زمانہ حج مین جہال حجاج و عوام نافرجام وقت ادائے
صلوٰۃ و سلام کے کمر خم کر لیتے ہین یا اور بعض امور منکرہ بجالاتے ہون فرحم اللہ من
نہاھم عن ذلک **ف** ترمذی وغیرہ مین باسناد صحیح آیا ہے من استطاع ان یموت
بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن مات بھا مراد اس شفاعت سے یہ ہے کہ اول

ادنہین لوگونکی شفاعت ہوگی جو ہمراہ ایمان کے مدینہ مین مرے اور گڑے ہین ورنہ یون توحضرت
ساری امت کے شفیع ہین یہ شفاعت اوسیکے لئے ہوگی جسنے شرک نکیا ہوگا کیونکہ مشرک
قطعاً ہر مغفرت وشفاعت سے بنص کتاب وسنت محروم ومایوس ٹہیر چکا ہے عیاذا باللہ عمر
رضی اللہ عنہ حصول شہادت وموت مدینہ کی دعا کیا کرتے تہے اللہ نے اونکی دعا قبول کی
شہید بہی ہوئے اور مدینہ مین بہی مرے سعد بن ابی وقاص وسعید بن زید نے اپنے یارون
سے عہد لیا تہا کہ جب ہم مرجائین تو ہمکو عقیق سے بقیع مین لیجانا بقیع قبرستان مدینہ منورہ ہے
وہان دفن کرنا اس روایت سے فی الجملہ جواز نقل میت کا ثابت ہوتا ہے قرطبی نے کہا یہ بات
اونہون نے بسبب معلوم ہونے کسی فضیلت کے کہی ہوگی اور اگر کچہہ بہی فضل اسمین نہو
مگر یہی مجاورت رسول خدا وہمسائگی شہداء وصلحاء تو کیا کم ہے بلکہ کافی وافی شافی ہے
حکایت ایک مرد مصر کا پاس کعب احبار کے آیا اوسنے کہا کچہہ تمہارا کام ہو تو کہو
کہا ہان اتنا کام ہے کہ سفح مقطم یعنی کوہ مصر کی کچہہ مٹی مجھے بہیجدینا اوسنے کہا یرحمک اللہ
اوس مٹی کو کیا کروگے کہا اپنی قبر مین رکہونگا اوسنے کہا تم مدینہ مین ہو اور فضیلت بقیع کی
معلوم ہے پہر ایسی بات کہتے ہو کہا مینے کتاب اول مین پایا ہے کہ وہ جگہہ مقدس ہے
قصیر سے یحموم تک قاموس مین کہا ہے کہ یحموم مصر کا پہاڑ ہے اہل علم نے کہا یہ عرضاً ہوا
اور طولاً جبل سے نہر نیل تک ہے اس بنیاد پر جتنا مصر سامنے واقع ہے وہ سفح مین داخل ہے
علما کہتے ہین انبیاء وصالحین جو دفن ہونا اپنا بقاع مبارکہ مین چاہتے تہے وہ طلب واسطے
زیادت کے اوس تقدیس پر تہی جو کہ اونکو اعمال صالحہ سے حاصل تہی ورنہ عصاۃ کو ارض مقدسہ
مقدس نہین کرتی ہے ابو الدرداء نے سلمان فارسی کو خط لکہا تہا هلم یا اخی الی الارض
المقدسۃ فلعلك ان تدفن بہا سلمان رضی اللہ عنہ نے اونکو جواب لکہا اعلم یا اخی

ان الارض المقدسة لا تقدس احدا و انما یقدس کل انسان عملہ انتھی یعنے
زمین پاک کسی شخص کو پاک نہین کرتی ہے پاک کرنے والا ہر انسان کا اوسکا عمل ہے مالک
نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ بقیع مین دفن ہون بلکہ
اور جگہہ دفن ہونا مجھے دوست تر ہے مجھے ڈر ہے کہ میرے سبب سے کسی آدمی کا استخوان توڑے
یا مین کسی فاجر کا ہمسایہ ہون قرطبی کہتے ہین یہ بات ہر جگہہ یکسان ہے لوگ دفن مین
مزاحمت کرتے ہین اور مردے کو مردے پر دفن کر لیتے ہین اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ زمین
مقدس مین طالب دفن ہونا کچھہ مجمع علیہ نہین ہے بلکہ کبھی انسان دفن ہونا اپنا اپنی
جای فراش مین یا درمیان اپنے اخوان و جیران کے مستحسن جانتا ہے لکن نہ بسبب کسی
فضل و درجہ کے واللہ اعلم **ف** میت کے لئے قوم صالحین کو اختیار کرے تاکہ اونکے ہمراہ
ہو علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم اپنے مردون کو درمیان نیک قوم
کے دفن کرین کیونکہ مردہ ہمسایہ بد سے ایذا پاتا ہے جسطرح کہ زندہ پاتا ہے رواہ ابو سعید
المالینی و ابو بکر الخراطی ابو نعیم کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جنبوہ جار السوء یعنی بچاؤ
مردی کو ہمسایہ بد سے کہا ای رسول خدا کیا ہمسایہ نیک آخرت مین کچھہ نفع دیگا فرمایا
ہمسایہ دنیا مین نفع دیتا ہی کہا ہان فرمایا اسی طرح آخرت مین نفع دیگا اسی جگہہ سے علما نے
کہا ہے مردے کے لئے قبور صالحین و اہل خیر کا قصد کرے تبرکا بہم و توسلا الی
اللہ بقربہم **حکایت** ایک عورت کو ایک شخص فاسق کے پڑوس مین دفن کر دیا تھا
وہ صالحات مین سے تھی اپنے گھر والون کے خواب مین آئی اور کہا کہ تم کو کوئی جگہہ نہ ملی
جہان تم مجکو دفن کرتے مگر یہی قرن جیر اوسکے گھر والون نے اوسکی قبر کو کھودا اور پوچھا کہ قرن
جیر سے کیا مراد ہے کہا شاید قبر فلان فاسق کی مراد ہے علماء نے کچھہ انکار اسپر نکیا

حکایت ایک اعرابی کو دفن کیا اوسکے بیٹے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا اچھا کیا بجز اسکے کہ مجھے مقابل مین فلان کے دفن کر دیا ہے وہ شخص فاسق تہا ہر ادنی امر سے جسپر اوسکو عذاب ہوتا ہے انواع عقوبات سے مجھے ڈر لگتا ہے نسال اللہ تعالی العافیۃ والموت علی التوحید مین کہتا ہون کہ ہمسائگی فاسق سے ضرر وصالح کو قبر مین ایذا پہنچتی ہے جسطرح کہ دنیا مین بہی یہ تکلیف مشہود ہے یہ اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ صالح وفاسق برابر نہین ہوتے ہین ام حسب الذین اجترحوا السیأت ان نجعلھم کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء مایحکمون **ف** حدیث ترمذی مین رفعاً ذکر آیا ہے کہ قبر کلام کرتی ہے ہر مومن وفاجر سے مطابق اوسکے حال کے ظاہر آیہ کلام نزبان قال ہوتا ہے نہ بزبان حال اور آثار صحابہ مین بہی تکلم قبر کا ذکر آیا ہے یہ کلام اوسکا مردے سے بعد دفن کے ہوتا ہے ۵

در پردۂ خاک نغمہ ہاہست بسے	آنگہ شنوی کہ گوش برخاک نہی

سفیان ثوری کہتے تہے جو شخص ذکر قبر کا بہت کیا کرتا ہے وہ قبر کو ایک چمن بہشت کے چمنون مین سے پائیگا اور جو شخص اوسکے ذکر سے غافل رہتا ہے وہ قبر کو ایک گڑہا دوزخ کے گڑہون مین سے پائیگا مقامات حریری مین کیا خوب فقرہ مناسب اسجگہ کے لکہا ہے وفی القبر مقیلک فما قیلک والی اللہ مصیرک فمن نصیرک بعض زہاد سے کہا تہا ما ابلغ العظات جواب دیا کہ النظر الی الاموات سچ ہے کفی بالموت واعظا احمد بن حرب نے کہا جو شخص سونے کے لئے بچھونا آراستہ کرتا ہے زمین متعجب ہوکر اوس سے یہ بات کہتی ہے تو اپنے خواب دراز کو میرے اندر نہین سوچتا کہ میرے تیرے بیچ مین کوئی فرش نہوگا **حکایت** حسن بصری نے ایک جنازہ پر نماز پڑہی دفن مین حاضر رہے جب

قبر مین اوتارنے لگے ایک عورت نے چلا کر کہا ای قبر والو اگر تم جانو کہ تمہارے پاس کون آیا ہے تو تم اوسکی عزت و آبرو کرو قبر کے اندر سے کسی نے کہا کہ واللہ یہ ہمارے پاس پہاڑون کے برابر گناہ لیکر آیا ہے اور زمین کو حکم ہوا ہے کہ وہ اسکو کہا کر مٹی کر دے اور دو فرشتے اسکو اوٹھا بٹھا کر اس سے سوال کرنیلگے کہ تیرے ہاتھون نے کیا پکڑا تھا اور تیرے قدم کدہر چلے تھے اور زبان نے کیا بات کی تھی اور جوارح و ارکان نے کیا کیا کام کئے تھے حسن تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور مردہ نے نعش پر اضطراب کیا قال تعالیٰ ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا ۝

اما واللہ لو علم الانام	لما خلقوا لما غفلوا وناموا
لقد خلقوا لیوم لو رأتہ	عیون قلوبہم ساحوا وھاموا
ممات ثم نشر ثم حشر	وتوبیخ واھوال عظام
لیوم الحشر قد عملت اناس	فصلوا من مخافتہ وصاموا
ونحن اذا امرنا او نہینا	کاھل الکھف ایقاظ نیام

فاستیقظوا رحمکم اللہ من ھذہ الرقدۃ واعدوا لہا الاعمال الصالحۃ مع اعتمادکم علی عفو اللہ ولا تتمنوا منازل الابرار واحدکم مقیم علی الاوزار قال تعالیٰ ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون وانشدوا ۝

تزود من حیاتک للمعاد	وقم للہ واعمل خیر زاد
ولا تطلب من الدنیا کثیرا	فان المال یجمع للنعاد
اترضی ان تکون رفیق قوم	لھم زاد وانت بغیر زاد وقال آخر

الموت بحر موجہ طافح ماینفع الانسان فی قبرہ	۵	یغرق فیہ الرجل السابح الا التقی والعمل الصالح	

ف ضغطہ قبر کا حق ہے اگرچہ میت مرد صالح ہو لنسائی مین آیا ہے کہ سعد بن معاذ کے لئے عرش ہل گیا دروازے آسمان کے کھل گئے ستر ہزار فرشتے اونکے جنازے پر حاضر ہوئے معہذا زمین نے اونکو دبوچا پھر کشادگی پائی عائشہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا قبر کے لئے ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ پاتا لکن روایت ابونعیم مین رفعاً آیا ہے کہ ماعفی لاحد عن ضغطۃ القبر الا فاطمۃ بنت اسد الحدیث اور حدیث یزید بن عبداللہ مین فرمایا ہے جسنے اپنی بیماری مین قل ہو اللہ پڑھی پھر مرگیا تو اوسپر قبر تنگ نہین کیجاتی اور وہ ضغطہ قبر سے امن مین رہتا ہے فرشتے اوسکو دن قیامت کے اپنے کفدست پر اوٹھاکر صراط کے پلے پار جنت مین داخل کردینگے دوسری روایت مین سو بار پڑھنا آیا ہے حکایت عمران بن حصین نے کہا حضرت نے فرمایا ہے ان المیت لیعذب ببکاء الحی علیہ یعنی زندے کے رونیسے مردہ کو عذاب ہوتا ہے ایک مرد نے کہا ایک شخص خراسان مین مرا ہے اور اوسپر اسجگہ نوحہ کیا گیا تو پھر اوسکو عذاب کسطرح ہوگا عمران نے کہا رسول خدا سچے ہین اور تو جھوٹا ہے علماء کہتے ہین کہ یہ عذاب اوسی وقت ہوتا ہے کہ مردہ وصیت نوحہ کی کرگیا ہو یا راضی ببکاء ہو اور بعض نے کہا کہ بے وصیت بھی معذب ہوتا ہے لکن اول راجح ہے بدلیل کریمہ ولا تزر وازرۃ وزر اخری وبحدیث لا یجنی جان الا علی نفسہ نسأل اللہ تعالیٰ ان یحفظنا من عذاب القبر ف سفیان ثوری کہتے ہین مردے سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان متمثل ہوکر آتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مین تیرا رب ہون انتہے علمانے کہا ہے اسی جگہہ سے یہ بات ہے کہ جب

لوگ لحد کو برابر کرنے لگتے تو حضرت یہ دعا کرتے اللھم اجرہ من الشیطان ومن عذاب القبر وثبت عند المسئلۃ منطقہ وافتح ابواب السماء لروحہ سواگر شیطان بہکانے آتا تو حضرت یہ دعا واسطے میت کے کیون کرتے نسأل اللہ ان یجیرنا من تعرض الشیطان بعض احادیث مین آیا ہے کہ بعد دفن کے قدرے قلیل ٹھیر کر واسطے میت کے دعاء تثبیت کرے عمرو بن عاص نے وقت حضور وفات کے کہا تہا کہ تم مجکو دفن کر کے مٹی ڈالکر گرد میری قبر کے اتنا ٹھیرنا جتنی دیر مین اونٹ کو نحر کر کے اوسکا گوشت تقسیم کرتے ہین مین تمہارے ساتہہ مستانس ہونگا اور دیکہون کہ مین اپنے رب کے قاصد کو کیا جواب دیتا ہون رواہ مسلم حافظ ابو نعیم نے کہا ہے کہ داعی رو بقبلہ ہو کر بعد دفن کے دعا کرے حکیم ترمذی نے اسکو مستحب ٹھیرایا ہے مثلاً یہ دعا کرے اللھم ھذا عبدک وانت اعلم بہ منا ولا نعلم بہ الا خیرا وقد اجلستہ لتسألہ فنسألک اللھم ان تثبتہ بالقول الثابت فی الاخرۃ کما ثبتہ فی الدنیا اللھم ارحمہ والحقہ بنبیہ محمد صلعم ولا تضلنا بعدہ ولا تحرمنا اجرہ **ف** مردہ کو بعد موت کے تلقین شہادت اخلاص کی قبر مین کرنا بعض روایات مین آیا ہے اگرچہ قوی نہین ہے یعنی یون کہے کہ یاد کر تو وہ شہادت کہ جسپر تو دنیا سے نکلا ہے لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم نبیا وبالقرآن اماما وان الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور کیونکہ وہ وقت سوال منکر ونکیر کا ہوتا ہے **حکایت** شیبہ بن ابی شیبہ کو اونکی مان نے وصیت کی تہی کہ بعد دفن کے ٹھیر کر یہ کہیو اے مان شیبہ کی کہہ لا الہ الا اللہ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا رات کو خواب مین دیکہا وہ کہتی ہین اے بیٹے مین قریب ہلاک کے تہی اگر تو خبر میری سا تہہ

لا الہ الا اللہ کی نہ لیتا اسلئے جو شخص دفن مین کسی برادر مسلمان کے حاضر ہو تو بعد برابر کرنے مٹی کے اوس سے یون کہدے کہ ای فلان بن فلان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کہہ یا یون کہے کہ اللہ ربی والاسلام دینی ومحمد صلعم رسولی کتہ مین کہتا ہون رواج اس تلقین کا اکثر بلاد مین اسی لیے نہین ہے کہ ثبوت اسکا احادیث مرفوعہ صحیحہ سے جیسا کہ چاہئے نہین ہوا اور سیرت صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے بھی پایا نہین گیا غایت یہ ہے کہ یہ فعل جائز ہو ولہذا بعض نے اسکو بدعت بھی کہا ہے واللہ اعلم **ف** آدمی میت کو بعد چندے بھول جاتا ہے حسن بصری کہتے تھے غفلت واجل دو بڑی نعمتین اللہ کی ہین ابن آدم پر اگر یہ نہوتین تو مسلمان راہ مین نہ چلتے سارے اسباب معطل ہو جاتے امر معاش مین ایک ضرر عظیم آلگتا مطرف بن عبداللہ نے کہا ہے لو علمت وقت اجلی لخشیت علی ذہاب عقلی ولکن اللہ مَنّ علی عبادہ بالغفلۃ عن الموت فی بعض الاوقات لیھنئوا بالعیش ولولا ذلک ما تھنئوا بہ ولا قامت بینہم اسواق قصہ یعنی اگر مجھے وقت اپنی موت کا معلوم ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ کہین میری عقل جاتی نرہے اللہ کا احسان ہے بندون پر کہ بعض وقت موت سے غفلت ہو جاتی ہے تاکہ زیست گوارا ہو اگر یہ بات نہوتی تو کوئی زیست نکرتا نہ بازار قائم ہوتے **ف** عطاء خراسانی کہتے ہین سب سے زیادہ رحم اللہ کو بندہ پر اوس دم ہوتا ہے کہ وہ قبر مین جاتا ہے اور اہل و ہمسایہ و شناسا لوگ اوس سے جدا ہو جاتے ہین

اے کس ما بیکسی ما ببین		قافلہ شد و اسپ ما ببین

حکایت ابو امامہ باہلی کا ایک ہمسایہ شام مین تہا اوسکا ایک بھتیجا مسرف علی النفس تہا وہ مرنے لگا اوسکے چچا نے کہا کیا مین تجکو فلان فلان کام سے منع نہین کرتا تہا تو نے میری

نصیحت نہ سنی اوسنے کہا ای چچا اگر اللہ مجکو حوالے میری مان کے کردے تو وہ میرے ساتھہ کیا کریگی کہا ابہی تجہے جنت مین داخل کریگی اوسنے کہا اللہ تعالی ارحم بی من امی جب اوسکو دفن کیا چچا قبر مین اوترا اور ایک چیخ ماری پوچہا تو کہا کہ مینے قبر کو نور سے بہرا ہوا اور نہایت کشادہ پایا مین کہتا ہون وجہ اسکی یہی تہی کہ اوسکو مرتے دم کمال حسن ظن ساتھہ اللہ کے حاصل ہو گیا تھا اور اسی ظن حسن پر اوسکا دم نکلا وقد قال تعالی انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء ○

دارم گنہے ز قطرہ باران بیش
ناگاہ نداشد کہ مترس ای درویش

وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
مادر خور خود کنیم تو در خور خویش

باب قبر مین دو فرشتے آکر سوال کرتے ہین * عذاب قبر سے پناہ مانگنا چاہیے

انس نے رفعاً کہا ہے کہ بندہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی پہر کر جاتے ہین تو وہ آواز اونکے پاپوش کی سنتا ہے دو فرشتے آکر اوسکو اوٹھا بٹھاتے ہین اور کہتے ہین کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا مراد رسول خدا صلعم ہین مومن کہتا ہے اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ اوس سے کہتے ہین تو اپنی جگہہ آگ مین دیکہہ اللہ نے تجکو اوسکے بدل مین یہ جگہہ جنت کی دی ہے وہ اون دونون جگہون کو جمیعاً دیکہتا ہے اور منافق وکافر سے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ تو حق مین اس مرد کے کیا کہتا تہا تو وہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا مین بہی اوسی طرح کہتا تہا جسطرح لوگ کہتے تہے تب اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت ولا تلیت یعنی تو نے نہ کچہہ جانا اور نہ کتاب پڑہی پہر اوسکو ایک آلہ کر آہن سے مارتے ہین اوسکی چیخ ہر پاس والا سنتا ہے مگر جن و انس رواہ البخاری قرطبی کہتے ہین بعض لوگون کی

زبان وقت مسئلہ کے لڑکھڑانے لگتی ہے جبکہ اوسکے عقیدہ مین دربارۂ حق سبحانہ و تعالےٰ
کچھہ مخالفت ہوتی ہے تب اوسکو قدرت ربی اللہ کہنے پر نہین ہوتی وہ کچھہ اور ہی الفاظ
کہنے لگتا ہے پھر اوسکو ایسا مارتے ہین جسکے سبب سے ساری قبر آگ سے بھڑک اوٹھتی
ہے پھر چند روز تھم جاتی ہے پھر بھڑکتی ہے جب تک دنیا باقی ہے یہی دستور رہتا ہے
اور بعضا شخص الاسلام دینی نہین کہہ سکتا بسبب شک یا کسی اور فتنہ کے جو وقت
موت کے اوسکو عارض ہوا تھا اوسپر بھی ویسی ہی مار پڑتی ہے جس سے ساری قبر آگ
ہو جاتی ہے مثل شخص اول کے اور کوئی آدمی القرآن امامی نہین کہہ سکتا اسلئے کہ
وہ تلاوت تو کرتا تھا مگر نصیحت نہین پکڑتا اور نہ اوسکے امر و نہی پر چلتا اوسکے ساتھہ بھی
مثل پہر دو مرد اول کے کارروائی کرتے ہین اور کسیکا عمل سگ بچہ ہو جاتا ہے اوسکو بقدر
جرم ساتھہ اوسکے عذاب کرتے ہین اور کسی کا عمل خوک بچہ ہو جاتا ہے اور کوئی شخص
نبیی محمد نہین کہہ سکتا اسلئے کہ وہ فراموشکار سنت تھا اور کسی کو الکعبۃ قبلتی کا کہنا
مشکل پڑتا ہے اسلئے کہ وہ تحری قبلہ مین کوشش نکرتا تھا یا اوسکے وضو مین فساد ہوتا یا
نماز مین التفات کرتا تھا یا رکوع و سجدہ بخوبی بجا نہ لاتا و نحو ذلک اور بعض آدمی پر ابراھیم
الخلیل ابی کا کہنا دشوار ہوتا ہے اسلئے کہ اوسنے بعض کفار سے سُنا تھا کہ ابراہیم یہودی
یا نصرانی تھے اور یہ قول اللہ کا بھول گیا تھا کہ وہ حنیف مسلم تھے اسکی سزا بھی وہی ہوگی
جو دو شخص اول کی ہے اور فاجر جواب مین لاادری کہتا ہے وہ کہتے ہین لا دریت و لا عرفت
یعنی تو نے نہ کچھہ جانا اور نہ پہچانا پھر مقامع حدید سے ایسا مارتے ہین کہ وہ زمین مین
گھستا چلا جاتا ہے الغرض لوگ سوال مین مختلف ہوتے ہین کسی سے کسی بات کا
سوال ہوتا ہے اور کسی سے کسی امر کا اسی طرح احوال اونکا عذاب مین بھی مختلف ہوگا

کسی کا عمل کتا بنکر تا قیام ساعت نوچیگا یہ خوارج ہونگے اور کسی کا عمل شور بنکر عذاب دیگا یہ
شک کرنیوالے ہونگے علمانے کہا ہے اصل یہ ہے کہ جس چیز سے جو شخص دنیا مین ڈرتا تہا
قبر مین اوسی صورت کا عذاب اوسکو ہوگا کوئی شخص کتے سے زیادہ ڈرتا ہے اور کوئی شیر
سے اور کوئی کسی اور شئ سے غرضکہ جزا جنس عمل سے ہوگی نسئال اللہ العافیۃ دربارۂ
عذاب قبر و ہول برزخ حدیث طویل براء بن عازب باسناد صحیح نزدیک امام احمد کے آئی ہے
مشکوٰۃ شریف اور تذکرۂ قرطبی و مختصر تذکرہ اور ترغیب و ترہیب منذری وغیرہ کتب مین
مروی ہے اوسمین ذکر موت مومن و فاجر کا رفعاً آیا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت نے
ایک قبر پر تین بار اعوذ باللہ من عذاب القبر کہکر فرمایا کہ بندۂ مومن جب متوجہ آخرت
اور دنیا سے منقطع ہونے کو ہوتا ہے تو ملک الموت آکر پاس اوسکے سر کے بیٹہتا ہے اور
کہتا ہے نکل اے نفس مطمئن طرف مغفرت و رضوان خدا کے وہ نفس مثل قطرہ کے مشک سے
بہہ نکلتا ہے پہر آسمان سے سفید منہہ کے فرشتے اوترتے ہین گویا اونکے چہرے سورج ہین اونکے
ہمراہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے وہ اوس سے مد بصر پر بیٹہتے ہین جب ملک الموت روح قبض کر لیتا
ہے تو وہ طرفۃ العین روح کو اوسکے ہاتہہ مین نہین چہوڑتے قال تعالیٰ توفتہ رسلنا
وھم لا یفرطون اوسکی جان ایسی نکلتی ہے جیسے کوئی بڑی اچہی خوشبو ہو پہر فرشتے اوسکو
لیکر اوپر چڑہتے ہین درمیان زمین و آسمان کے ایک لشکر پر آتے ہین وہ لشکر کہتا ہے یہ کیسی
روح ہے وہ کہتے ہین فلان شخص کی روح ہے بہتر سے بہتر نام اوسکا لیتے ہین یہانتک کہ
آسمان دنیا کے دروازون پر پہنچ کر دروازہ کہلواتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے ہمراہ
ہو جاتے ہین ساتوین آسمان تک جا کر تہمتے ہین حکم ہوتا ہے کہ اسکے لئے علیین مین کتاب
لکہو وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون چنانچہ اوسکی کتاب

حدیث براء بن عازب

علیین مین لکھی جاتی ہے پہر حکم ہوتا ہے کہ اسکو طرف زمین کے پہیر دو کیونکہ مینے اونسے وعدہ
کیا ہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری وہ روح زمین مین پہر
آتی ہے تب دو فرشتے سخت جہڑکنے والے آکر اوسکو جہڑکتے اور اوٹھا بٹھا لیتے ہین اور کہتے
ہین من ربک ومادینک وہ کہتا ہے ربی اللہ ودینی الاسلام وہ کہتے ہین تو اس
شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تھا کیا کہتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ
کے رسول ہین یہ کہتے ہین کہ تونے کیونکر جانا وہ کہتا ہے کہ وہ ہمارے پاس طرف سے
ہمارے رب کے بیّنات لائے یعنی کہلی ہوئی نشانیان اور حجتین مینے اونکو مانا اور ان کی
تصدیق کی **وذلک قولہ تعالی** یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ
الدنیا وفی الاخرۃ پہر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا
اوسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اوسکو اوسکی منزل دکہا دو چنانچہ مد بصر تک قبر اوسکی کشادہ
کردیجاتی ہے پہر عمل اوسکا شکل مین ایک مرد خوبصورت خوشبو دار خوش جامے کی ہوکر
اوس سے یہ کہتا ہے تجہے بشارت ہو اوسکی جو اللہ نے تیرے لئے طیار کر رکہا ہے تو مژدہ
سن رضوان خدا وجنات نعیم مقیم کا وہ کہتا ہے تجہے بہی اللہ بشارت خیر کی دے تو کون
شخص ہے کہ تیری صورت یہ خیر لائے وہ کہتا ہے کہ یہ وہ دن ہے جسکا وعدہ تجہسے تہا
اور مین تیرا عمل صالح ہون واللہ مجہے تیرا حال بہی معلوم ہے کہ تو طاعت خدا مین جلد باز
تہا معصیت خدا مین دیر کرتا تہا فجزاک اللہ خیرا وہ کہتا ہے ای رب قیامت قائم
کر کہ مین پاس اپنے اہل ومال کے جاؤن پہر فرمایا کہ اگر فاجر ہوتا ہے اور طرف دنیا کے
متوجہ اور آخرت سے منقطع ہے تو بہی ملک الموت آکر پاس اوسکے سر کے بیٹہتا ہے اور
کہتا ہے نکل اے نفس خبیث نکل ساتہہ خفگی وغصہ خدا کے پہر کالے منہہ کے فرشتے آگ

کانٹے لیکر نازل ہوتے ہین جب ملک الموت روح قبض کر چکتا ہے تو یہ اوٹھکر جھٹ پٹ اوسکے
ہاتھہ سے لے لیتے ہین ایک پلک مارنے برابر بہنین چھوڑتے جان اوسکے تن مین پراگندہ
ہوجاتی ہے یعنی نکلنا نہین چاہتی مگر ملک الموت اوسکو نکالتا ہے سارے رگ پٹھے
پارہ پارہ ہوجاتے ہین جیسے سیخ گرم صوف تر سے نکالی جائے وہ فرشتے اوسکو ہاتھہ سے
ملک الموت کے لے لیتے ہین یہ جان اسطرح نکلتی ہے جیسے کوئی مردار سخت بدبودار ہو پھر
گذر اوسکا جس کسی لشکر پر درمیان آسمان و زمین کے ہوتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ یہ کیسی
ناپاک روح ہے وہ کہتے ہین یہ فلان ہے برا سا برا نام اوسکا لیکر یہانتک کہ آسمان دنیا
تک پہنچتے ہین دروازہ کھلواتے ہین وہانکے فرشتے کہتے ہین کہ اسکو طرف زمین کے پہیر دو
مینے انسے وعدہ کیا ہے کہ اسی زمین سے اونکو پیدا کرونگا اور اوسی مین پہیر دونگا
پھر اوسی سے نکالونگا چنانچہ آسمان سے اوسکو پہینک دیتے ہین پھر حضرت نے یہ آیت
پڑھی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان
سحیق وہ روح زمین مین پھر کر عود کرتی ہے دو فرشتے سخت جھڑکنے والے آکر اور گھرک
کر اوٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین تیرا رب تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے مین کچھہ نہین جانتا
وہ کہتے ہین یہ مرد جو تم مین بہیجا گیا تھا تو اسکے حق مین کیا کہتا ہے وہ نام حضرت کا نہین
سمجھہ سکتا کہتے ہین محمد وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مینے لوگون کو سُنا کچھہ کہتے تھے مین بھی
وہی کہتا تھا اوس سے کہا جاتا ہے لا دریت یعنی تو نے کچھہ نہ جانا پھر قبر اوسپر تنگ ہوجاتی
ہے یہانتک کہ پسلیان درہم برہم ہوجاتی ہین اور عمل اوسکا شکل مین ایک مرد بدصورت
بدبودار بدلباس کے متمثل ہوکر آتا ہے اور کہتا ہے تجھے مژدہ ہو خدا کے عذاب سخط کا
وہ کہتا ہے تو کون ہے کہ تیری صورت یہ شر لائے وہ کہتا ہے کہ مین تیرا عمل خبیث ہون

واللہ مینے تیرا حال یہی جانا تھا کہ تو طاعت خدا مین دیر کار اور طرف معصیت خدا کے شتاب کار تھا پھر اوسپر ایک گونگا بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جسکے ہاتھہ مین ایک مرزبہ ہوتا ہے کہ اگر پہاڑ کو مارے تو وہ خاک ہوجائے اوس سے وہ اوس فاجر کو مارتا ہے ساری خلائق سنتی ہے بجز ثقلین کے پہر دوبارہ عود روح کا ہوتا ہے اور مار پڑتی ہے روایت ابوداؤد طیالسی مین اتنا اور آیا ہے کہ یہ بات بہی کہی جاتی ہے کہ بچہاؤ اسکے لئے دو تختیان آگ کی اور کہولدو ایک دروازہ طرف آگ کے روایت مشکوۃ مین بعض الفاظ کی کم وبیشی ہے مگر حاصل ایک ہے **ف** عذاب ونعیم قبر حق ہے احادیث صحیحہ مین صراحت اسکی آئی ہے لکن اللہ تعالی نے جن وانس کے آنکھہ کان کو اوسکی رویت سے بسبب حکمت الہیہ کے روک رکہا ہے شک کرنے والا اسمین ملحد ہے احوال اہل مقابر برخلاف احوال اہل دنیا کے ہوتا ہے اسلئے احوال برزخ واحوال آخرت کا قیاس احوال دنیا پر نہین ہوسکتا اگر صادق مصدوق ہمکو اسکی خبر ندیتے تو ہم کچہہ بہی عارف احوال اہل قبور کے نہوتے نہ منعم کو پہچانتے نہ معذب کو اہل کشف کا اس بات پر اجماع ہے کہ میت ضغطہ قبر واختلاف اضلاع کا احساس کرتا ہے گو پیٹ مین درندے یا پرندے کے ہو یا آگ مین جلگیا ہو یا ہوا مین اوڑ گیا یا دریا مین ڈوب گیا ہر ذرہ احساس الم کا کرتا ہے گو متفرق ہو **ف** اہل علم کہتے ہین طفل ضغطہ وعذاب قبر مین مثل بالغ کے ہے کیونکہ مقتضای ظواہر احادیث یہی ہے ولہذا اصحاب جب نماز جنازہ کی کسی طفل پر پڑہتے تو اللہ سے اوسکے لئے دعا کرتے کہ اللھم اعذہ من عذاب القبر ان فرشتون کا نام منکر نکیر اسلئے ہوا ہے کہ انکی خلقت سارے جہان سے الگ ہے یہ نہ بصورت انسان ہین اور نہ بشکل ملائکہ اور نہ بصورت بہائم اور نہ بشکل ہوام بلکہ خلق بدیع ہین کوئی دیکہنے والا اونکے ساتھہ مانوس نہین ہوتا ہر انسان

کے پاس اوسکے علم وعمل وعقیدہ کے موافق شکل مین آتی ہین پھر جسکے اعمال صالح ہوتے ہین اوسکے
قبر زیادہ کشادہ ہوتی ہے تفاوت سعت قبور کا بموجب اعمال کے ہوتا ہے ولہذا کسی جگہہ ستر گز
آیا ہے اور کہین ستر در ستر ہان کافر کی قبر ایک ہی حالت پر رہتی ہے تنگ و تاریک اوسمین کشادگی
نہین ہوتی نسأل الله العافیة **ف** ابو سعید خدری و ابن مسعود نے کہا ہے کہ مراد
فان له معیشة ضنکا سے عذاب قبر ہے علی مرتضے نے کہا ہے لوگ عذاب
قبر مین شک کرتے تھے یہان تک کہ سورۂ الھاکم التکاثر اوتری تعلمون
اول اشارہ ہے طرف عذاب قبر کے تعلمون ثانی اشارہ ہے طرف عذاب آخرت کے
اہل علم نے کہا ہے کہ احوال عصاۃ کا عذاب قبر مین باختلاف قلت وکثرت معاصی وانواع
ذنوب قالبی وقلبی کے مختلف ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اکثر سبب اس عذاب کا عدم تنزہ ہے
بول ونمیمہ سے رواہ الشیخان اس سے ثابت ہوا کہ پاک رہنا بول سے واجب ہے کیونکہ
عذاب نہین ہوتا ہے مگر ترک واجب پر اسی طرح حکم دور کرنے جمیع نجاسات کا ہے قیاسًا
علی البول امام مالک نے کہا ہے جسنے بول سے استبرا نکیا اور نماز پڑہی اوسنے بے وضو نماز
پڑہی حدیث معراج مین ذکر انواع عذاب کا انواع معاصی پر آیا ہے کسی کو دیکہا کہ اوسکا سر
پتہرون سے کچلتے ہین یہ وہ لوگ تہے جو نماز سے سر گرانی کرتے کسی کو دیکہا ضریع وزقوم
کہانے کو جہنم مین بہیجے جاتے ہین یہ وہ تہے جو مال کی زکوٰۃ نہ دیتے کسی کو دیکہا کہ
اوسکے سامنے پکا کچا گوشت رکہا ہے وہ اچہا گوشت چھوڑ کر ناپاک گوشت کہاتا ہے یہ
وہ تہے جو حلال جورو کے ہوتے ہوئے زنا کرتے تہے کسی کو دیکہا کہ مقراض نار سے اونکے
لب کترے جاتے ہین یہ خطبا ر فتنہ تہے کسی کے پیٹ کو ایک گہر کی برابر دیکہا لوگ اوسکو
پامال کرتے ہین وہ اوٹہنا چاہتا ہے مگر کہڑا نہین ہوسکتا یہ سود خوار لوگ تہے کسی کو

دیکھا کہ اونکے منہہ مین پتھر کا لقمہ دیا جاتا ہے وہ اسفل سے نکل جاتا ہے یہ وہ تھے جو یتیمون
کا مال کہاتے تھے پہر کچھہ عورتون کو دیکھا کہ چہاتی کے بل لٹک رہی ہین اور چیخین مارتی
ہین یہ حرامکار عورتین تہین کسیکو دیکھا کہ اونکا گوشت کاٹ کر خود اونکو کہلایا جاتا ہے یہ
ہماز لماز لوگ تھے کسی کو دیکھا کہ اونکے ناخن تانبے کے ہین وہ اپنے منہہ نوچتے کھسوٹتے
ہین یہ وہ تھے جو لوگونکی آبروریزی کرتے یہ مضمون کئی حدیثون سے لیا گیا ہے تفصیل
اس احوال کی اصل احادیث مین ہے **ف** مومن کو اوسکی قبر مین مژدہ سناتے ہین کعب احبار
کہتے تھے فرشتے عذاب کی طرفسے سر و قدم وغیرہ جوانب سے آتے ہین اونکو اعمال صالحہ جیسے
نماز روزہ حج وجہاد و صدقہ روکتے ہین اور کہتے ہین تمکو اس طرفسے رستہ نہین ملیگا تب فرشتہ
کہتا ہے نم ھنیئاً طبت حیا و میتا قرطبی نے کہا ہے کہ یہ اوس شخص کے لئے ہے جو اپنے
اعمال مین مخلص اور اپنے قول وفعل مین واسطے اللہ کے صادق اور نیت مین محسن ہو ایسے
ہی شخص کے اعمال اوسکے لئے حجت ہونگے رہے ہمسے گناہگار خطاوار سو کبھی یہ سارے
امور بطور ریا و سمعہ کرتے ہین وہ اعمال کسی شئے کو عذاب سے دور نکرینگے نسأل اللہ العافیة
حدیث مین فرمایا ہے کہ مجھے وحی آئی ہے کہ تم قبور مین امتحان کئے جاتے ہو فتنہ مین پڑتے
ہو پاس ایک تمہارے کے آکر کہا جاتا ہے کہ ما علمك بھذا الرجل مومن کہتا ہے ہو
محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات والھدی فاجبنا واطعنا تین بار اسی طرح ہوتا ہے
پہر اوس سے کہا جاتا ہے قد علمنا انك تومن بہ فنم صالحا منافق یا مرتاب یون کہتا ہے
لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ مین نہین جانتا لوگ کچھہ کہتے تھے
وہی بات مینے بھی کہی رواہ مسلم والاحادیث فی ذلك کثیرة نسأل اللہ العافیة
ف بہائم عذاب قبر کو سنتے ہین اور مردے سے جو بات کہی جاتی ہے وہ بھی سنتا ہے

مسلم مین ذکر حضرت کے گذر کرنیکا حائط بنی النجار پر آیا ہے آپکا خچر بھڑکا وہان کئی قبرین تھین پوچھا تو کہا کہ یہ حالت شرک مین مر گئے ہین فرمایا یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا ہوتی ہے اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دوگے تومین اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمھین اس عذاب قبر کو جو مین سنتا ہون سُنا دے انتہیٰ بعض عارفین نے کہا ہے کہ عذاب قبر کو وہی شخص سُنتا ہے جو کاتم اسرار ہوتا ہے مثل بہائم کے کیونکہ یہ عذاب عالم تعبیر سے نہین ہے اور جو شخص ہر دیکھے ہوئے بات کی خبر لوگون کو دیتا ہے وہ نہین سُن سکتا یہ حکمت الٰہیہ ہے کہ اللہ نے اوسکو جن و انس سے پوشیدہ کہا ہے کما اشار الیہ الحدیث المذکور کسکو غلبۂ خوف سے یہ طاقت ہے کہ وہ عذاب قبر کو سُن سکے باوجود اس ضعف کے جو دنیا مین ہے ایک خلق کثیر آواز رعد قاصف و زلازل ہائلہ کو سُنکر مر گئی حالانکہ یہ آواز صیحۂ ملک سے میت پر یقینًا گھٹ کر ہوگی پھر اس آواز عذاب کا کیونکر تحمل ہو سکتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگر تم آواز ضربۂ ملک کی مردہ کو سنو تو مر جاؤ نسأل اللہ العافیۃ رہی دلیل سماع موتیٰ کی سو وہی حدیث قلیب بدر ہے کہ حضرت نے ایک ایک مشرک قتیل کا نام لیکر فرمایا تھا ھل وجدتم ما وعد اللہ و رسولہ حقا فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا عمر نے کہا آپ جسد بے روح سے بات کرتے ہین فرمایا ما انتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علیکم شیئا رواہ مسلم بطولہ دوسری حدیث مین آیا ہے نہین گذرتا کوئی قبر پر برادر مومن کے جسکو دنیا مین وہ پہچانتا تھا پھر اوسکو سلام کرتا ہے لکن وہ اوسکو پہچان لیتا ہے اور جواب سلام کا دیتا ہے اِسکو عبد الحق نے صحیح کہا ہی قرطبی نے کہا کہ یہ انک لا تسمع الموتی و قولہ ما انت بمسمع من فی القبور محمول ہے بعض اوقات دون بعض یا بعض اشخاص دون بعض پر اس سے دربیان

آیات واخبار کے جمعیت حاصل ہوتی ہے بہرحال عذاب قبر کا حق ہین کافر ومنافق ومومن عاصی
کے عام ہے نسأل اللہ العفو والعافیۃ مین کہتا ہون کہ قول راجح دربارہ سماع موتی یہ ہے
کہ مقصور علی المورد ہے اور یہ بات کہ جب سماع ثابت ہوا تو اب اونسے استغاثہ کرنا مدد چاہنا
مراد مانگنا فیض باطن حاصل کرنا قبر پر مراقب ہو کر بیٹھنا تصور شیخ کرنا بھی ہو سکتا ہے جہل ہے
مدارک شرع سے اسلئے کہ جب وہ میت زندہ تھا تب بھی یہ امور ساتھہ اوسکے بجالانا حرام یا
شرک تھا اب بعد موت کے وہ اور بھی زیادہ عاجز ہو گیا ہے وہ زندون کی دعا واستغفار کا
محتاج رہتا ہے وہ دوسرے کے کیا کام آسکیگا پیر خود درماندہ شفاعت کجا مگر گور پرست
پیر پرست اپنے افعال شرکیہ وبدعیہ سے ساتھہ اہل قبور کے کسی طرح باز نہین آتے ہین آنکھہ
بند ہونے پر سارا انجام اپنے کردار کا اونکو نظر آئیگا جسدم کہ ندامت کچھہ سود مند نہو گی ف
وہ کام جو عذاب قبر سے نجات دیتے ہین منجملہ اونکے ایک رباط ہے راہ خدا مین حدیث صحیح مسلم
مین رفعاً آیا ہے رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شہر وقیامہ وان مات اجری علیہ
عملہ وامن من الفتانین مراد رباط سے نگاہبانی کرنا ہے سرحد اسلام کے ہاتھہ سے کفار
واعدا کے اور بعد ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر رہنا بھی داخل رباط ہے گویا اسمین نگاہبانی
ہے سرحد ایمان کی دست تسلط شیطان سے دوسرے پڑہنا ہے سورۂ تبارک الذی بیدہ
الملک کا ہر رات یہ بات کئی حدیثون مین ثابت ہے اسی طرح پڑہنا قل ہو اللہ احد کا مرض
موت مین یہ تیسری بات ہوئی چوتھے مرنا مرض شکم مین یعنے اسہال سے حدیث ابی داؤد
مین رفعاً آیا ہے من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ پانچوین مرنا دن جمعہ کے یا شب جمعہ
مین بدلیل حدیث ترمذی رفعاً ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ اولیلۃ الجمعۃ الا وقاہ
اللہ فتنۃ القبر والاحادیث فی ذلک کثیرۃ واللہ اعلم چھٹی موت معرکہ کفار مین

بدلیل حدیث ابن ابی شیبہ وغیرہ رفعاً کل مومن یفتتن فی قبرہ الا الشہید یعنی مقتول فی
سبیل اللہ نسائی وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ شہید کے لئے چھ خصلتین ہین منجملہ اونکے ایک
یہ ہے کہ وہ عذاب قبر سے امن مین ہوتا ہے مطعون ومبطون وغریق وصاحب ہدم وذات الجنب
وطلق وحریق اور جو شخص کہ اپنے مال یا خون یا حریم ونحو ذلک کے بچانے مین مارا گیا ہے وہ اجر
وثواب مین ملحق بشہید ہے انتہی مین کہتا ہون کہ تعداد شہداء کی علاوہ شہید معرکہ کفار کے چھپالیس
قسم تک پہنچتی ہے اگر وہ سب ملحق بشہید فی سبیل اللہ ہون تو کچھ رحمت خدا سے دور نہین ہے
اسلئے کہ جب اونکی موت پر اطلاق لفظ شہادت کا کیا گیا اور اونکے لئے اجر بہ نسبت عام موتی
کے زیادہ ٹہیرا تو آب اگر وہ فتنہ وعذاب قبر سے مامون رکھے جائین تو کچھ بُعد نہین ہے
لکن جب تک اسکی صراحت نہو ہمارا قیاس بے اساس ہے واللہ اعلم **ف** مٹی ہر انسان کو
اندر قبر کے کہا لیتی ہے کچھ بہی اوسکے جسد سے باقی نہین رہتا ہے سوا عجب الذنب کے یا
اجساد انبیاء کے کہ وہ بوسیدہ وخاکسار نہین ہوتے ہین یا شہداء مسلم وابن ماجہ مین رفعاً آیا ہے
لیس من الانسان شئی الا یبلی الا عظم واحد وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم
القیامۃ دوسری روایت مین یون آیا ہے منہ خلق ومنہ یرکب الخلق یوم القیامۃ
یعنی آغاز وانجام آفرینش انسان کا اسی استخوان سے ہوا ہے اور ہوگا حضرت سے پوچھا تہا کہ
وہ کیا ہے فرمایا برابر دانہ رائی کے ہے اوسی سے اوگین گے اہل علم نے کہا ہے کہ زمین شہیدون
کے بدن کو اسلئے نہین کہاتی ہے کہ وہ نزدیک اپنے رب کے زندہ ہین اونکو رزق ملتا ہے
کما صرح بہ القرآن **حکایت** صحیح مین آیا ہے کہ عمرو بن جموح وعبداللہ بن عمرو انصاری
دن احد کے ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے تہے سیلاب آیا قبر کہل گئی ناچار اونکو وہان سے دوسری
جگہہ مین نقل کیا دیکہا تو اوسیطرح پر تہے کچھ تغیر نہوا تہا گویا کل مرے ہین ایک اونمین سے

اپنا ہاتہہ اپنے زخم پر رکہے ہوئے تہا وہ ہاتہہ اوسی طرح ابتک رکہا تھا جب آپ اوسکو زخم پر سے ہٹاتے تو وہ پہر اپنی جگہہ پر جا رہتا یہ ماجرا بعد وقعۂ احد کے ۴۶ سال کے بعد ہوا و لنذا محمد قرطبی نے کہا اس عدم بوسیدگی مین کچہہ فرق درمیان ہمارے شہیدون اور اگلی امتون کے شہدا مین نہین ہے جو ہمراہ اپنے پیغمبرون کے جہاد مین مارے گئے اور قتال مین مرے بدلیل قصۂ اصحاب اخدود جو ترمذی مین آیا ہے کہ وہ لڑکا جسکو بادشاہ نے قتل کیا تہا وہ اپنی انگشت اپنے صدغ پر رکہے ہوئے تہا جب زمانہ عمر بن خطاب مین اوسکی قبر نکلی تو اوسکو اوسیطرح انگشت بالای صدغ رکہے ہوئے پایا اصحاب اخدود نجران مین بزمانۂ فترت کے تہے درمیان عیسی و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے کما فی صحیح مسلم مورخین کہتے ہین معاویہ نے جب مدینہ مین نہر نکالی اور وہ وسط مقبرہ پر گزرنے لگی تو لوگون سے کہا کہ تم اپنے موتی کو اسجگہ سے دوسری جگہہ لیجاؤ ۵۰ برس بعد احد سے زمانہ خلافت معاویہ مین تو اون مُردون کو اونکے حال سابق پر پایا قدم حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مین جو زخم آیا تہا اوس سے خون بہنے لگا جابر بن عبد اللہ نے اپنے باپ کو نکالا گویا کل دفن ہوئے ہین الغرض حیات شہدا اشہر من الذکر ہے تمام اہل مدینہ نے ذکر کیا ہے کہ دیوار قبر نبی صلعم کی گر گئی تہی اوسوقت ولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ تہا اور عمر بن عبد العزیز والی مدینہ تہے ایک قدم ظاہر ہوا لوگ ڈرے کہ کہین حضرت صلعم کا قدم مبارک نہو اور نہایت گہبرائے سعید بن مسیب نے کہا جثۂ انبیاء علیہم السلام کا چالیس دن سے زیادہ زمین مین نہین رہتا پہر اوٹہا لیا جاتا ہے لکن اسکو بعض نے حق مین غیر آنحضرت صلعم کے ٹہیرایا ہے بدلیل حدیث آیندہ پہر سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آکر پہچانا کہ یہ قدم اونکے دادا عمر بن خطاب کا ہے اسی طرح بموجب ایک حدیث مرفوع کے موذن محتسب کو بہی زیان نہین کما فی حدیث صحیح مین فرمایا ہے ان اللہ عزوجل حرم

علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اپنی قبر مطہر مین زندہ موجود
ہین آپکو رزق ملتا ہے بعض ائمہ نے کہا ہے اللہ تعالی اسنے حضرت سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپکی امت
پر ایسی بلا نازل نکریگا جس سے وہ بالکل فنا ہوجاوین جب تک کہ حضرت زمین مین موجود
ہین والی ذلک الاشارۃ بقولہ تعالی وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم انتھی مختصر
تذکرہ مین کہا ہے وھو کلام علیہ حشمۃ ووقار فینبغی اعتمادہ لیصح الاستدلال
والقول باستحباب زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقبور الانبیاء واللہ اعلم

خاتمہ

مضامین اس رسالہ کے بطور اختصار مختصر تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسے لئے گئے ہین یہ مختصر
تالیف شیخ عبدالوہاب شعرانی رح ہے اس استفادہ مین بعض مطالب و احادیث اصل مختصر
پر زیادہ بھی کئے گئے ہین اور بعض احادیث ایسی ہین جنکی پوری تخریج مع نام راوی حدیث
کے صاحب مختصر نے نہین لکھی ہے سو پتہ اون تخاریج کا کتاب طی الفراسخ سے جو بعض
معاصرین نے فی الحال اس باب مین نہایت بسط کے ساتھہ تالیف کی ہے بے تکلف ہاتھہ
آتا ہے مینے اس سے پہلے ایک رسالہ مختصر قضیۃ المقدور نام بیان مین حال مقبور
کے لکھا تھا وہ طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے اوس سے پہلے ایک شرح فارسی ابیات التثبیت
سیوطی پر شمار التنکیت نام لکھی تھی وہ بھی مدت ہوئی کہ چھپ چکی سو جسطرح کہ یہ رسالہ بہ نسبت
قضیۃ المقدور کے بعض فوائد زوائد پر مشتمل ہے اسی طرح اس عجالہ کی نسبت شرح ابیات مذکور مبسوط
تر ہے اکثر اہل علم و دین عبادات و معاملات فقہ مین زیادہ خوض رکھتے ہین لکن ایسے لوگ
جو موت کو یاد کرین اور مابعد موت مین خائض ہون بہت کم ہین حالانکہ بعد تصحیح ایمان و اصلاح

اعمال کے کوئی فن لائق مزید اشتغال کے اس علم احوال برزخ سے نہین ہے جو رقت طبع
وخوف خدا وہمت عمل دریافت اہوال قبر واحوال مقبور سے مرد ایمانداز کو میسر آتی ہے وہ
ہرگز منزاولت علوم فقہ وفنون معاملات سے حاصل نہین ہوتی جس شخص نے حالات برزخ کو
معلوم نہین کیا اوسکو کچہہ اپنے دین پر اطلاع نہین ہے بعد موت کے قبر پہلی منزل ہوتی ہے
اس منزل کا حال معلوم کرنا ضرور ہے دوسری منزل بعد اسکے آخرت ہے اوسکا حال بہی
جان لینا واجب ہے اسلئے کہ ہر بشر کو وقت سفر آخرت کے ان دونون منازل سے کام پڑیگا
اگر پہلے سے ہوشیار رہا اور اس سفر کے لئے زاد بہم پہنچالیا تو راہ مین آرام سے گزرے
گی ورنہ جس صورت مین کہ سفر دنیا بمنزلہ سقر کے ہوتا ہے تو سفر آخرت کے شدائد کا
کیا ذکر ہے اس عقبہ کئود سے سواے رحمت ومغفرت الٰہی کے کوئی پار نہین کر سکتا ہے
جو بات ہمکو لازم ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے بعد صحت عقیدۂ توحید وترک شرک باللہ کے
بجا آوری فرائض خدا وحفظ حدود شرع مین قصور نکرین اور تحصیل اخلاص وصواب مین
ہمت نہ ہارین اخلاص سے یہ مراد ہے کہ کسی قول وفعل وحال وعمل قلب وقالب سے سواے ذات
واحد لاشریک لہ کے کوئی دوسرا مقصود ومطلوب نہو شرک خفی وجلی کے ہوا بہی لگنے
نہ پائے صواب سے مراد یہ ہے کہ جو کچہہ ہو وہ مطابق سنت صحیحہ مرفوعہ محکمہ مطہرہ کے ہو
گرد بدعت کے دامن عمل وعقیدہ پر پڑنے نپائے گو ایک زمانہ اوس بدعت کو حسنہ کہے پہر ہمراہ
اس حالت کے جناب باری تعالیٰ شانہ مین رجوع وانابت وتوبہ واستغفار وندامت کا وظیفہ
بہی چلا جائے خوف کے ہمراہ رجا بہی موجود رہے خصوصاً وقت موت کے کہ وہ وقت اسی
حسن ظن باللہ کا زیادہ تر محتاج ہوتا ہے اوسوقت پر راجی عفو ومغفرت ہونا علامت
خیر کی ہے ؏

قم فی ظلام اللیل واقصد مهیمنا	یراك الیه فی الدجا تتوسل
وقل یا عظیم العفو لا تقطع الرجا	فانت المنی یا غایتی والمؤمل
ویا رب فاقبل توبتی بتفضل	فما زلت تعفو عن کثیر وتمهل
اذا کنت تجفونی وانت ذخیرتی	لمن اشتکی حالی ومن اتوسل
حقیق لمن اخطی وعاد لما مضی	ویبقی علی ابوابه یتذلل
ویبکی علی جسم ضعیف من البلا	لعل بجود السید المتفضل
فصدت الٰهی رحمة وتفضلا	لمن تاب من زلاته یتقبل

مین اپنے حال کو مصداق انھین ابیات کا پاتا ہون اور لوگونکو دیکھتا ہون کہ وہ مجکو بدترین خلق خیال کرتے ہین سو یہ خیال اونکا میرے نزدیک بہی صحیح ہے اسلئے کہ میرے عیوب باطن وذنوب ظاہر اسقدر ہین کہ مین اونکو مخفی نہین رکہہ سکتا اور نہ اونسے لبشرہ انکار کر سکتا ہون لکن مجکو اپنے رب رحیم وغفور کریم سے نا امیدی نہین ہے وہ چاہے تو طاعت کثیرہ پر پکڑ لے اور چاہے تو زمین وآسمان بہر کے گناہ ایکدم مین عفو کردے اسلئے مین یہ کہتا ہون ؎

یا رب قد حلف الاعداء واجتهدوا	ایمانهم اننی من ساکن النار
ایحلفون علی عمیاء ویحهم	ما ظنهم بعظیم العفو غفار

کسی کو اپنے نسب کا گھمنڈ ہے کہ اولاد رسول مین ہون کسی کو اپنے حسب پر فخر ہے کہ فلان بادشاہ یا امیر یا امام یا مجتہد یا شیخ یا عالم یا صوفی کی اولاد مین ہون کسی کو اپنے پیر کا بہروسا ہے کہ وہ دین دنیا کا حامی وشفیع ہے کسی کو اپنے اعمال پر اعتماد ہے کہ ہمنے بہت سے حسنات کئے ہین کسیکو اپنے فضائل علمی کا غرور ہے وهکذا وهکذا الحمد للہ تعالی کہ مجہ فقیر حقیر شکستہ بال پریشان حال کو سوائے فضل وکرم ذو الاکرام والجلال کے کسی امر پر اعتماد واستناد نہین ہے

اور نہ سوائے توحید کے کوئی عمل صالح موجود ہے اور اگر بفرض محال کوئی عمل یا استعمال ہو بھی تو اوسکے قبول واقبال کا علم حاصل نہین ہوسکتا ہے اس صورت مین بجز اسکے کہ شہادت لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله کو دستاویز ٹھیرایا جائے خصوصاً جبکہ بتوفیق غفور رحیم موت بھی انشاء اللہ تعالی اسی کلمۂ طیبہ پر بہ نطق زبان یا تصدیق جنان آئے کوئی وسیلہ وذریعہ نجات کا عذاب برزخ وعقاب محشر سے مشہود نہین ہے رب انت ولیی فی الدنیا والآخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ہ

یامن تری مدّ البعوض جناحها	فی ظلمة اللیل البهیم الالیل
وتری عروق نیاطها فی نحرها	والمخ فی تلک العظام النُّحَّل
اغفر لعبد تاب من فرطاته	ماکان منه فی الزمان الاول

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین وسلام علی المرسلین آج روز یکشنبہ ہشتم رمضان سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ایک ہفتہ مین باوجود کسل طبع وضعف اعضاء کے ختم ہوا والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وختم الله لنا بالحسنی وزیادة ورزقنا فی الدار الآخرة بمنه وکرمه ولطفه وتفضله اسباب السیادة وابواب السعادة انه علی مایشاء قدیر وبالاجابة جدیر

تمت بالخیر

صحت نامہ دوار القلب القاسی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	ینبغی	ینبغی	۴	۱۲	آتی	یاد آتی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴	۱۰	ھادم	ھاذم	۳۷	۱۸	علضتم	علفتم
۵	۷	ثلا	قلن	۴۱	۱۵	یزادفہم	یزادفیہم
//	//	والا	ولا	۵۷	۱۴	نعلمون	تعلمون
//	۱۹	تومیرا	توتومیرا	۶۳	۱۰	اجستنی	احببتنی
۶	۸	خفرۃ	حفرۃ	۶۴	//	باالصالحین	بالصالحین
۷	۱۱	جان اپنا	جان اپنی	۶۷	۲	اںک	ایک
۱۱	۶	شکوہ	شکوا	۶۸	۶	۳۴ دن	۳ چلّی
۱۲	۹	لاابرار	للابرار	۷۱	۱۳	ساتھہ	ساٹھہ
۱۴	۳	بدن	بدن کا	۷۶	۱۲	مطلّع	مُطّلع
۱۵	۱۲	تعبد	یعبد	۷۷	۸	منتظر	منظر
۱۶	۷	عذلا	غلا	۸۰	۱۹	تلیمت	فلیمت
//	۸	لتعلمن	لنعلمن	۸۴	۱۸	للتعاد	للنقاد
۱۷	۱	واعیہ	کوئی داعیہ	۸۷	۱۰	عیاد	عبادہ
//	۱۷	سیر	لوگ سیر	۹۰	۱۹	علییون	علیون
۲۰	۵	بسوا	سو	۹۵	۴	لماز	غماز
۲۵	۱۳	اسرذلکم	ابرذلکم	۹۷	۹	لگا	لگے گا
۳۶	۳	تلزغ	تنزغ	×	×	×	×

تمت